جنتی عورت

www.KitaboSunnat.com

ازقلم

ابو حمدان اشرف فیضی

ناظم: جامعہ محمدیہ عربیہ، رائیدرگ

ناشر

جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جنتی عورت

ابوحمدان اشرف فیضی
(ناظم جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ)

ناشر:
جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ، اننت پور، آندھرا پردیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	جنتی عورت
مؤلف	:	ابوحمدان اشرف فیضی
صفحات	:	152
سن اشاعت	:	مارچ ۲۰۲۳ء
تعداد	:	1000
کمپوزنگ	:	ابوحسان محمد ثابت محمد یعقوب جامعی
طباعت	:	مکتبۃ الفیضی ،ٹولی چوکی ،حیدر آباد

ملنے کے پتے:

۱۔جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ (9533448071)

۲۔مکتبۃ الفیضی ،ٹولی چوکی ،حیدر آباد (9494511336)

۳۔مسجد عبادالرحمٰن ،دھان کوٹہ ،گول کنڈہ قلعہ ،حیدر آباد (9701134786)

۴۔مدرسہ عائشہ صدیقہ للبنات ،ویم پلی ،آندھرا پردیش (9966561101)

۵۔مدرسہ عائشہ صدیقہ الاسلامیہ للبنات ،ہلگندہ ،آندھرا پردیش (7799609420)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوعات	صفحات
۱	نقش آغاز	۱۰
۲	**عورت اسلام کے سائے میں**	۱۳
۳	اسلام میں عورتوں کے حقوق	۲۱
۴	ساحر لدھیانوی کی شاہ کار نظم	۲۲
۵	**جنتی عورت**	۲۳
۶	کامل ترین جنتی عورتیں	۲۳
۷	جنت کا حصول کیسے ممکن ہے؟	۲۴
۸	**ایمان اور توحید**	۲۵
۹	خواتین میں اعتقادی برائیاں	۲۷
۱۰	مسلم لڑکیاں اور فتنۂ ارتداد	۳۱
۱۱	**نمازوں کی پابندی**	۳۴
۱۲	صحابیات اور سنن ونوافل کا اہتمام	۳۸
۱۳	**زبان کی حفاظت**	۴۰
۱۴	(۱) مذاق اڑانا	۴۲
۱۵	(۲) غیبت	۴۳
۱۶	(۳) چغلی	۴۴
۱۷	(۴) جھوٹ بولنا	۴۵
۱۸	(۵) گالی گلوچ	۴۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹	(۶)لعن طعن	۴۸
۲۰	(۷) جھوٹی خبریں پھیلانا	۴۹
۲۱	(۸)الزام تراشی	۵۰
۲۲	**عفت وپاک دامنی**	۵۱
۲۳	عفت و پاک دامنی کی اہمیت	۵۱
۲۴	عفت و پاک دامنی کے اسباب	۵۴
۲۵	**ا۔نظروں کی حفاظت**	۵۴
۲۶	سوشل میڈیا اور گنہگار آنکھیں	۵۵
۲۷	تنہائی کے گناہوں سے بچیں	۵۶
۲۸	نظروں کی حفاظت پر جنت کی بشارت	۵۷
۲۹	**نظروں کی حفاظت کے اسباب**	۵۸
۳۰	(۱)اللہ کی عظمت کا احساس	۵۸
۳۱	(۲) ہمارے گھر میں بھی بہن بیٹیاں ہیں	۵۹
۳۲	(۳) آنکھوں کے شر سے اللہ کی پناہ	۵۹
۳۳	**۲۔نکاح کرنا**	۶۰
۳۴	**۳۔پردہ کا اہتمام**	۶۰
۳۵	عورت کا اصل مقام گھر ہے	۶۰
۳۶	اسلام میں پردہ کا حکم	۶۱
۳۷	صحابیات میں پردہ کا اہتمام	۶۲
۳۸	بے پردگی ایک سنگین گناہ	۶۳
۳۹	پردہ مرد کی غیرت کی دلیل ہے	۶۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۰	**شرعی حجاب**	۶۴
۴۱	(۱) پورے جسم کا پردہ	۶۴
۴۲	(۲) لباس کا پردہ	۶۵
۴۳	(۳) آواز کا پردہ	۶۵
۴۴	(۴) زیورات کا پردہ	۶۵
۴۵	(۵) عورت کی خوشبو بھی پردہ ہے	۶۵
۴۶	**۴۔ دعاؤں کا اہتمام**	۶۶
۴۷	**۵۔ حیاء**	۶۶
۴۸	حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے	۶۶
۴۹	ہر خیر کی کنجی ہے	۶۶
۵۰	دخول جنت کا ذریعہ ہے	۶۶
۵۱	اسلام کا اخلاق ہے	۶۶
۵۲	حیاء اللہ کو پسند ہے	۶۷
۵۳	حیاء باعث زینت ہے	۶۷
۵۴	حیاء گناہوں سے ڈھال ہے	۶۷
۵۵	حیاء نبوی اخلاق ہے	۶۷
۵۶	عائشہ رضی اللہ عنہا کی حیاء	۶۷
۵۷	عورت کا اصل زیور حیاء ہے	۶۸
۵۸	ویلنٹائن ڈے بے حیائی کا عالمی دن	۶۸
۵۹	**۶۔ خلوت وجلوت میں اللہ کا خوف**	۶۹
۶۰	**۷۔ مخلوط ماحول سے بچیں**	۷۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۱	**شوہر کا حق ادا کرنا**	۷۲
۶۲	**صبر وشکر**	۷۴
۶۳	صبر اور شکر مومن کی دو عظیم خصلت	۷۴
۶۴	آزمائشوں پر صبر	۷۵
۶۵	بیماری پر صبر	۷۷
۶۶	معصوم بچوں کی موت پر صبر	۸۰
۶۷	بچپن میں مرنے والے بچوں کی کفالت	۸۳
۶۸	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ وصحابیات کا جذبہ صبر	۸۳
۶۹	نوحہ وماتم کی حرمت	۸۶
۷۰	**شوہر کی شکر گزاری**	۸۹
۷۱	**شکر گزار کیسے بنیں؟**	۹۰
۷۲	اپنے سے کمتر کو دیکھیں	۹۰
۷۳	دعاؤں کا اہتمام	۹۱
۷۴	بچوں کی دینی تربیت	۹۱
۷۵	اولاد کی تربیت میں عدل وانصاف	۹۲
۷۶	بیٹیاں رحمت ہیں زحمت نہیں	۹۳
۷۷	والدین بچوں کے لیے بہترین قدوہ بنیں	۹۵
۷۸	**حقوق ومعاملات**	۹۶
۷۹	والدین کے ساتھ حسن سلوک	۹۶
۸۰	صلہ رحمی	۹۷
۸۱	پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک	۹۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۲	مریض کی عیادت	۱۰۰
۸۳	راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا	۱۰۰
۸۴	کھانا کھلانا	۱۰۰
۸۵	**ذکرواذکار**	۱۰۳
۸۶	ذکر کی اہمیت	۱۰۳
۸۷	کثرت سے اللہ کا ذکر	۱۰۴
۸۸	کثرت سے ذکر کا فائدہ	۱۰۷
۸۹	ذکر الٰہی اور اسوۂ نبوی	۱۰۷
۹۰	**ذکر کے فوائد**	۱۰۸
۹۱	(۱) اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں کا ذکر کرتا ہے	۱۰۸
۹۲	(۲) دل اور روح کی غذا اور سکون قلب کا ذریعہ	۱۰۹
۹۳	(۳) شیطان کے مکروفریب سے حفاظت	۱۰۹
۹۴	(۴) گناہوں کی مغفرت	۱۱۱
۹۵	(۵) آخرت میں اجرعظیم	۱۱۲
۹۶	فضیلت والے بعض اذکار	۱۱۲
۹۷	فرض نمازوں کے بعد کے اذکار	۱۱۵
۹۸	صبح وشام کے اذکار	۱۱۷
۹۹	منتخب اذکار	۱۱۸
۱۰۰	مجلس ذکر کی اہمیت	۱۲۰
۱۰۱	**حسن اخلاق**	۱۲۱
۱۰۲	**حصول جنت میں جلدی کریں**	۱۲۳

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۰۳	**دعاؤں کا اہتمام**	۱۲۵
۱۰۴	**خاتون اسلام کے نام** (فضا ابن فیضی کی شاہ کار نظم)	۱۲۷
۱۰۵	**ماہ رمضان اور خواتین**	۱۲۹
۱۰۶	رمضان المبارک اللہ رب العالمین کی طرف سے گراں قدر تحفہ۔۔۔	۱۲۹
۱۰۷	نیکیوں کا موسم بہار	۱۳۰
۱۰۸	روزہ	۱۳۲
۱۰۹	**روزہ داروں کا مقام**	۱۳۳
۱۱۰	روزہ بے مثال عمل	۱۳۳
۱۱۱	قیامت کے دن روزہ کی سفارش	۱۳۳
۱۱۲	مغفرت کا ذریعہ	۱۳۴
۱۱۳	گناہوں اور عذاب جہنم سے حفاظت	۱۳۴
۱۱۴	روزہ داروں کے لیے بے حساب اجر وثواب	۱۳۴
۱۱۵	روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ پاکیزہ	۱۳۵
۱۱۶	روزہ دار صدیقین اور شہداء کے ساتھ	۱۳۵
۱۱۷	روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی	۱۳۵
۱۱۸	روزہ دار کو جنت کی بشارت	۱۳۶
۱۱۹	**روزہ خوروں کا عبرت ناک انجام**	۱۳۷
۱۲۰	**بچوں کو روزہ رکھنے کی تربیت دیں**	۱۳۸
۱۲۱	**تراویح کا اہتمام**	۱۳۹
۱۲۲	**ماہ رمضان ماہ قرآن**	۱۳۹
۱۲۳	**تلاوت قرآن کے فوائد**	۱۴۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۴	(۱)ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکی	۱۴۰
۱۲۵	(۲)ماہر قرآن معزز فرشتوں کے ساتھ	۱۴۱
۱۲۶	(۳)تلاوت قرآن نفع بخش تجارت	۱۴۱
۱۲۷	(۴)اللہ اور اس کے رسول کی محبت	۱۴۱
۱۲۸	(۵)عذاب قبر سے حفاظت	۱۴۱
۱۲۹	**سماعت قرآن کے فوائد**	۱۴۲
۱۳۰	(۱)ہدایت کا ذریعہ	۱۴۲
۱۳۱	(۲)ایمان میں اضافہ	۱۴۳
۱۳۲	(۳)حصول رحمت کا ذریعہ	۱۴۳
۱۳۳	(۴)دلوں کی نرمی کا ذریعہ	۱۴۳
۱۳۴	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کی سماعت	۱۴۴
۱۳۵	ملائکہ اور قرآن کی سماعت	۱۴۴
۱۳۶	خواتین میں سماعت قرآن کا شوق	۱۴۵
۱۳۷	**صدقہ وخیرات**	۱۴۶
۱۳۸	**عمرہ کی ادائیگی**	۱۴۷
۱۳۹	**عشرۂ اخیر میں خصوصی اہتمام**	۱۴۷
۱۴۰	**اعتکاف**	۱۴۸
۱۴۱	**اخلاقی تربیت**	۱۴۸
۱۴۲	**تنظیم اوقات**	۱۴۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نقش آغاز

الحمدلله رب العالمین، الرحمٰن الرحیم، مالك یوم الدین، أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شریك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا [الأحزاب: ۳۵] بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جنتی مردوں کے دس صفات اور جنتی عورتوں کے دس صفات ذکر کیے ہیں، نیز کتاب وسنت میں جنتی خواتین کے صفات اور اعمال بکثرت مذکور ہیں، ذیل کے سطور میں جنتی عورت کے چند صفات اجمالی طور پر ذکر کیے جا رہے ہیں:

- مومنہ اور مسلمہ ہو۔
- متبع سنت ہو۔
- شرک و بدعات سے دور ہو۔
- اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزار اور فرماں بردار ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پابند ہو۔
- نماز روزہ کی پابند ہو۔
- فرائض کے ساتھ سنن ونوافل کی پابند ہو۔
- تہجد گزار ہو۔
- صدقہ وخیرات کرنے والی ہو۔
- قرآن مجید کے حقوق ادا کرنے والی ہو۔
- اپنے شوہر کے لیے مثالی بیوی ہو۔
- نیکی اور بھلائی کے کاموں میں اپنے شوہر کے لیے معاون ہو۔
- اپنی عزت وآبرو کی محافظ ہو۔
- شوہر کے مال کی محافظ ہو۔
- شوہر کے راز دارانہ امور کی محافظ ہو۔
- پردے کا اہتمام کرتی ہو۔
- قناعت پسند ہو۔
- مصائب ومشکلات میں صبر کرنے والی ہو۔
- شوہر کی شکر گزار ہو۔
- زبان کی حفاظت کرنے والی ہو۔
- کثرت سے اللہ کی طرف رجوع کرنے والی ہو۔
- کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والی ہو۔
- حیاء والی ہو۔
- کثرت سے توبہ واستغفار کرنے والی ہو۔
- یتیموں کی کفالت اور بیواؤں کی خبر گیری کرنے والی ہو۔
- غریبوں اور کمزوروں کا درد رکھنے والی ہو۔
- اپنے بچوں کے لیے مثالی ماں ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞ صلہ رحمی کرنے والی ہو۔

۞ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والی ہو۔

۞ عفو ودر گزر کرنے والی ہو۔

۞ عاجزی وانکساری کرنے والی ہو۔

۞ کبر وغرور سے پاک ہو۔

۞ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والی ہو۔

۞ اعلیٰ اخلاق کی پیکر ہو۔

۞ تقویٰ شعار ہو۔

۞ آخرت کی فکر کرنے والی ہو۔

۞ تربیت ذات کے ساتھ دعوت دین کا جذبہ رکھتی ہو۔

خواتین کو چاہیے کہ مذکورہ صفات سے متصف ہو کر سعادت دارین سے ہمکنار اور جنت کی حق دار ہوں، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

زیر نظر کتاب دراصل ان مضامین پر مشتمل ہے جو دو ماہی مجلہ الرشد اور جریدہ ترجمان میں شائع ہوئے ہیں، بہت سارے قارئین نے ان مضامین کو پسند کیا اور دعائیں دے کر حوصلہ افزائی کی، بالخصوص میرے محسن ومکرم فضیلۃ الشیخ محمد رفیق سلفی/حفظہ اللہ (سابق شیخ الجامعہ جامعۃ المفلحات حیدرآباد) جنھوں نے نہ صرف ان مضامین کو پسند کیا بلکہ کتابی شکل میں انہیں شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی، آپ کی طلب اور خواہش پر کتابی شکل میں مضامین کو حذف واضافہ اور تنقیح وتصحیح کے بعد جمع کردیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے جملہ قارئین کے لیے مفید بنائے، بالخصوص خواتین کی اصلاح وتربیت کا ذریعہ بنائے اور کتاب کے معاون ومحسن کے لیے زاد آخرت بنائے، آمین۔

ابو حمدان اشرف فیضی

ناظم جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ

۱۲/رجب ۱۴۴۴ھ، ۴/فروری ۲۰۲۳ء بروز ہفتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت اسلام کے سائے میں

اسلام نے عورتوں کو ہر اعتبار سے جو عزت و شرافت اور مقام و مرتبہ عطا کیا ہے دیگر ادیان و مذاہب میں اس کی مثال نہیں ملتی، مختلف اقوام و مذاہب میں عورتوں پر جو ظلم و ستم ڈھائے گئے اس کے تصور ہی سے جسم کانپ اٹھتے ہیں، دل دہل جاتے ہیں، آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں، سچ تو یہ ہے کہ بیشتر مذاہب میں عورت اور جانور میں کوئی فرق نہ تھا، ایسی قومیں بھی گزری ہیں جو عورت کو انسان ماننے کے لیے بھی تیار نہ تھیں، اسے نجس اور گری پڑی چیز سمجھا جاتا تھا، گھر اور بچوں کی دیکھ بھال اور مردوں کی جنسی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا، اسے زمین پر جینے کا حق حاصل نہ تھا، اس کے وجود کو منحوس اور باعث لعنت سمجھا جاتا تھا، اس کی عزت و عصمت محفوظ نہ تھی، اسلام نے عورتوں کے مقام کو اس قدر بلند کیا کہ اسے دنیا کی سب سے بہترین دولت قرار دیا، ارشاد نبوی ﷺ ہے: الدُّنيا مَتاعٌ، وَخَيرُ مَتاعِ الدُّنيا، الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الرِّضَاعِ، بَابٌ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا، الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ: ۱۴۶۷] دنیا متاع ہے (چندروزہ سامان ہے) اور دنیا کا بہترین متاع (فائدہ بخش سامان) نیک عورت ہے۔

اسی طرح اسلام نے عورت کو منحوس نہیں بلکہ باعث سعادت اور محبوب قرار دیا، فرمان نبوی ﷺ ہے: أربعٌ من السعادةِ: المرأةُ الصالحةُ، والمسكنُ الواسعُ، والجارُ الصالحُ، والمركبُ الهنيءُ [أخرجه ابن حبان: ۴۰۳۲، والخطيب في تاريخ بغداد: ۱۲/۹۹، باختلاف يسير، صحيح الترغيب: ۲۵۷۶] چار چیزیں باعث سعادت ہیں: نیک عورت، کشادہ گھر، نیک پڑوسی، آرام دہ سواری۔ دوسری حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حُبِّب إليَّ منَ الدُّنيا، النساءُ، والطِّيبُ، وجُعِلَ قرةُ عيني في الصلاةِ [سنن النسائي: كِتَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ، بَابٌ حُبُّ النِّسَاءِ: ۳۹۳۹، حسن صحيح، وأحمد: ۱۳۰۷۹] دنیا کی چیزوں میں سے عورتیں اور خوشبو میرے لیے محبوب بنادی گئی ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں

اسی طرح اسلام نے بتایا کہ مرد اور عورت انسان ہونے میں دونوں برابر ہیں، جس طرح مرد کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احساسات اور جذبات ہوتے ہیں اسی طرح عورت کے بھی احساسات اور جذبات ہوتے ہیں، جس طرح مردوں کو انسانی مخلوق ہونے کا شرف حاصل ہے اسی طرح عورتوں کو بھی یہ شرف حاصل ہے، دونوں کی تخلیق ایک جنس سے ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً [النساء: ١] اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، دوسری جگہ اللہ نے فرمایا: وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ [الروم: ٢١] اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

حدیث میں ہے: إنّما النِساءُ شقائقُ الرِجالِ [سنن أبي داود: كِتَابُ الطَّهَارَةِ، بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبِلَّةَ فِي مَنَامِهِ: ٢٣٦، صحيح] عورتیں بھی (شرعی احکام میں) مردوں ہی کی طرح ہیں۔

اسی طرح ایمان میں دونوں برابر ہیں، ایسا نہیں کہ مرد کا ایمان الگ اور عورت کا ایمان الگ، مرد کا ایمان اعلیٰ اور عورت کا ایمان ناقص، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اسی طرح اعمال وعبادات کے اجر وثواب میں بھی دونوں برابر ہیں، ایسا بھی نہیں ہے کہ کوئی نیکی مرد کرے تو اسے زیادہ ثواب اور وہی نیکی عورت کرے تو اسے کم ثواب، اللہ تعالیٰ کے پاس اجر وثواب کے معاملے میں جنس کی بنیاد پر کوئی تفریق نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ [آل عمران: ١٩٥] پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا [الأحزاب: ۳۵] بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں، ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ غور فرمائیں! اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کے دس صفات اور عورتوں کے دس صفات ذکر کیا ہے اور دونوں کے لیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

بعض مذاہب میں عورت کو دینی ترقی میں رکاوٹ سمجھا جاتا تھا، اس لیے دیندار اور مذہبی بننے کے لیے عورت سے الگ ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا، جیسا کہ نصاریٰ میں شادی بیاہ ایک پلید رسم ہے جس سے بچنا ضروری ہے، ان کے پاس غیر شادی شدہ شخص زیادہ مکرم و محترم ہے۔

اسلام نے نکاح کا نہ صرف حکم دیا بلکہ اس کی ترغیب دلائی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا [النساء: ۳] اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی، یہ زیادہ قریب ہے کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ۔ دوسری جگہ اللہ نے فرمایا: وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ [النور: ۳۲] تم میں سے جو مرد و عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا، اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔

حدیث میں ہے، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُمْ: الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ، وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ، وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ [سنن النسائي: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابٌ مَعُونَةُ اللَّهِ النَّاكِحَ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ: ٣٢١٨، حسن] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین (طرح کے لوگ) ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم وضروری کرلیا ہے: (ایک) وہ مکاتب جو مقررہ رقم ادا کرکے آزادی حاصل کرلینے کے لیے کوشاں ہو۔ (دوسرا) ایسا نکاح کرنے والا جو شادی کرکے عفت وپاکدامنی کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہو (تیسرا) وہ مجاہد جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلا ہو۔ تابعی ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی سے کہا: تزوج فإن الذي كان يرزقها في بيتها، هو يرزقها ويرزقك في بيتك [تاريخ ابن محرز: ١٠٥] تم شادی کرو کیوں کہ وہ اللہ جو اس عورت کو اس کے گھر میں روزی دیتا تھا وہی اللہ اس کو اور تجھ کو بھی تیرے گھر میں روزی دے گا۔ اور طاقت رکھنے کے باوجود اس سے اعراض کرنے والوں کی مذمت کی ہے۔

بلکہ جب بعض صحابہ کرام نے زیادہ عبادت کے مقصد سے نکاح نہ کرنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اس فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے تنبیہ کی، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا، فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي [صحيح البخاري: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ: ٥٠٦٣] تین حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے، جب انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ میں تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي پس میرے طریقے سے جس نے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں ہے: رَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا [صحيح البخاري: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ: ۵۰۷۳] سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی شادی کے بغیر زندگی گزارنے کی درخواست رد کر دی، اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اجازت دی ہوتی تو ہم خصی ہو جاتے۔ ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي، فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي، وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ، وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النِّكَاحِ: ۱۸۴۶، حسن] عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نکاح میری سنت اور میرا طریقہ ہے، تو جو میری سنت پہ عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں ہے، تم لوگ شادی کرو، اس لیے کہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر (قیامت کے دن) فخر کروں گا، اور جو صاحب استطاعت ہوں شادی کریں، اور جس کو شادی کی استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے، اس لیے کہ روزہ اس کی شہوت کو کچلنے کا ذریعہ ہے۔

اسلام نے خواتین کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی، عفو و درگزر اور چشم پوشی کا حکم دیا اور بدسلوکی اور بدخلقی سے منع کیا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا [النساء: ۱۹] ان کے ساتھ اچھے طریقہ سے بود و باش رکھو، گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو، اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت ہی بھلائی کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ [صحيح البخاري: كِتَابُ أَحَادِيثُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ، بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً: ٣٣٣١] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے بارے میں میری وصیت کا ہمیشہ خیال رکھنا، کیوں کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اوپر کا حصہ ہوتا ہے۔ اگر تو اسے بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو انجام کار توڑ کے رہے گا اور اگر اسے یونہی چھوڑ دے گا تو پھر ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی۔ پس عورتوں کے بارے میں میری نصیحت مانو، عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔

دوسری حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الرِّضَاعِ، بَابُ الْوَصِيَّةُ بِالنِّسَاءِ: ١٤٦٩] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نفرت نہ کرے کوئی مؤمن مرد کسی مومنہ عورت کو اگر اس میں ایک عادت ناپسند ہو گی تو دوسری پسند بھی ہو گی۔

ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواتین کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا: مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ "أَوِ اكْتَسَبْتَ" وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ [سنن أبي داود: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابٌ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا: ٢١٤٢، حسن صحيح، صحيح الترغيب: ١٩٢٩] معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے اوپر ہماری بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب پہنو یا کماؤ تو اسے بھی پہناؤ، چہرے پر نہ مارو، برا بھلا نہ کہو، اور گھر کے علاوہ اس سے جدائی اختیار نہ کرو۔ یعنی کسی بات پر ناراض ہو تو اسے گھر سے دوسری جگہ نہ بھگاؤ گھر ہی میں رکھو، بطور سرزنش صرف بستر الگ کر دو۔

اسی طرح اسلام نے عورت کو دینی ترقی میں رکاوٹ نہیں بلکہ معاون بتایا اور عورت کو مرد کے لیے نصف دین اور ایمان کی حفاظت کا ذریعہ بتایا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: مَنْ تَزَوَّجَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقدِ استكمَلَ نِصفَ الإيمانِ, فلْيَتَّقِ اللهَ فِي النصفِ الباقِي [أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط: ۷۶۴۷، صحيح الجامع: ۶۱۴۸، حسن] جس نے شادی کی تو اس نے آدھا ایمان مکمل کر لیا پس اسے بقیہ آدھا ایمان میں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔

دوسری حدیث میں ہے: من رزقه اللهُ امرأةً صالحةً, فقد أعانه على شَطرِ دِينِه, فلْيَتَّقِ اللهَ في الشطرِ الباقي [أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط: ۹۷۲، والحاكم: ۲۶۸۱، والبيهقي في شعب الإيمان: ۵۴۸۷، صحيح الترغيب: ۱۹۱۶، حسن لغيره] جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے نیک بیوی عطا کیا پس اس کے نصف دین میں مدد کیا اب اسے بقیہ آدھا دین میں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔

اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں عورت کو جینے کا حق نہ تھا، باپ بیٹی کا دشمن تھا، اسے اپنے ہی ہاتھوں سے زندہ دفن کر دیتا تھا، اسلام نے عورت کو عزت کے ساتھ زمین پر جینے کا حق دیا اور اس سنگ دلی سے منع کیا اور اسے حرام قرار دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ [النحل: ۵۸-۵۹] ان میں سے جب کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے۔ اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے۔ سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کے ساتھ لیے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے، آہ! کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں؟۔

دوسرے مقام پر فرمایا: وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ [التكوير: ۸-۹] اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی؟۔ اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيكُم عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ, وَمَنْعًا وَهَاتِ, وَوَأْدَ الْبَنَاتِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَدَبِ, بَابٌ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ: ۵۹۷۵] اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی حرام قرار دی ہے اور (دوسروں کے حقوق) نہ دینا اور ناحق دوسروں سے مطالبات کرنا بھی حرام قرار دیا ہے، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا (بھی حرام قرار دیا ہے) ؎

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
تو خوف شماتت سے بے رحم مادر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھرے دیکھتی تھی جو شوہر کا تیور
کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جاکر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی
(مسدس حالی)

اسلام نے نہ صرف مسلمان عورت بلکہ دشمن قوم کی عورتوں کی زندگی کی حفاظت کی، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ: ٣٠١٥] عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کسی غزوے میں مقتول پائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

اسی طرح اسلام نے بیواؤں کو جینے کا حق دیا، قدیم مذاہب اور تہذیبوں میں بیواؤں کی حالت ناگفتہ بہ رہی، مختلف طریقے سے ان پر ظلم ڈھایا جاتا تھا، شوہر کے انتقال کے بعد اس کے اولیاء بیوہ کو اپنے تصرف میں لے لیتے تھے، بیوہ کو نکاح ثانی کا اختیار نہ تھا، یا تو عورت کی مرضی کے بغیر خود اس سے نکاح کر لیتے یا دوسروں سے کراتے اور مہر خود لے لیتے یا شادی سے روکتے، اسلام نے بیوہ عورت کے ساتھ ہونے والے ان مظالم کا خاتمہ کیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُواْ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًا ۖ [النساء: ١٩] اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو۔ دوسری جگہ فرمایا: وَأَنكِحُواْ ٱلْأَيَٰمَىٰ مِنكُمْ وَٱلصَّٰلِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَآئِكُمْ ۚ [النور: ٣٢] تم میں سے جو مرد عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کردو اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوہ عورت سے نکاح کرکے اس ظالمانہ نظام کو باطل قرار دیا، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ بیوہ عورت کی خبر گیری کرنے اور اس کی مدد کو باعث اجر وثواب بتایا، حدیث میں ہے: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ [صحيح البخاري: كِتَابُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَدَبُ، بَابُ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ: ٦٠٠٦] بیواؤں اور مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

اسلام میں عورتوں کے حقوق:

عورت تمام اقوام و مذاہب میں بنیادی اور معمولی حقوق سے بھی محروم تھی اسلام نے ہر حیثیت سے عورت کو حق دیا، مثلاً:

نکاح کا حق، مہر کا حق، نان ونفقہ کا حق، خلع کا حق، ملکیت اور تصرف کا حق، عزت و آبرو کا حق، میراث کا حق، حسن سلوک کا حق، تعلیم و تعلم کا حق وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ** [البقرة: ٢٢٨] اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ۔ ہاں مردوں کو عورتوں پر فضلیت ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔

الغرض اسلام نے عورت کو ذلت و رسوائی کے گڑھے سے نکال کر عزت و سربلندی کے اعلیٰ مقام پر فائز کیا، بعض روشن خیال لوگ آزادی نسواں اور حقوق نسواں کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور اپنے آپ کو عورتوں کا ہمدرد اور خیر خواہ بتاتے ہیں، یاد رکھیں کہ اسلام نے عورت کو اس کی طاقت کے مطابق ذمہ داریاں عطا کی ہیں، خالق کو زیادہ معلوم کہ کون کیا بوجھ اٹھا سکتا ہے؟ لہٰذا خواتین اسلام ان کے پرفریب نعروں سے مرعوب و متأثر نہ ہوں اور یاد رکھیں کہ ؎

نہ جا ظاہر پرستی پر! اگر کچھ عقل و دانش ہے
چمکتا جو نظر آتا ہے سب سونا نہیں ہوتا

بلکہ دین اسلام کی قدر کریں اور ہر حال میں اسلام پر قائم رہیں۔ کیوں کہ عورتوں کے حقوق کا سچا علم بردار اور ان کی عزت و عصمت کا حقیقی محافظ اگر کوئی دین ہے تو وہ فقط دین اسلام ہے، سچ ہے ؎

عافیت چاہو تو آؤ دامن اسلام میں
یہ وہ دریا ہے کہ جس میں ڈوبتا کوئی نہیں

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساحرلدھیانوی کی شاہ کارنظم

عورت نے جنم دیا مردوں کو، مردوں نے اُسے بازار دیا

جب جی چاہا مسلا کچلا، جب جی چاہا دھتکار دیا
تُلتی ہے کہیں دیناروں میں، بکتی ہے کہیں بازاروں میں
ننگی نچوائی جاتی ہے عیاشوں کے درباروں میں
یہ وہ بےعزت چیز ہے جو بٹ جاتی ہے عزت داروں میں

عورت نے جنم دیا مردوں کو، مردوں نے اُسے بازار دیا

مردوں کے لیے ہر ظلم روا، عورت کے لیے رونا بھی خطا
مردوں کے لیے ہر عیش کا حق، عورت کے لیے جینا بھی سزا
مردوں کے لیے لاکھوں سیجیں، عورت کے لیے بس اِک چِتا

عورت نے جنم دیا مردوں کو، مردوں نے اُسے بازار دیا

جن سینوں نے ان کو دودھ دیا ان سینوں کا بیوپار کیا
جس کوکھ میں ان کا جسم ڈھلا اس کوکھ کا کاروبار کیا
جس تن سے اُگے کونپل بن کر اس تن کو ذلیل و خوار کیا

عورت نے جنم دیا مردوں کو، مردوں نے اُسے بازار دیا

سنسار کی ہر اک بے شرمی غربت کی گود میں پلتی ہے
چکلوں ہی میں آ کر رُکتی ہے، فاقوں سے جو راہ نکلتی ہے
مردوں کی ہوس ہے جو اکثر عورت کے پاپ میں ڈھلتی ہے

عورت نے جنم دیا مردوں کو، مردوں نے اُسے بازار دیا

عورت سنسار کی قسمت ہے پھر بھی تقدیر کی ہیٹی ہے
اوتار پیمبر جنتی ہے پھر بھی شیطان کی بیٹی ہے
یہ وہ بدقسمت ماں ہے جو بیٹوں کی سیج پہ لیٹی ہے

عورت نے جنم دیا مردوں کو، مردوں نے اُسے بازار دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنتی عورت

ہر مومن مرد وعورت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے آخرت میں جنت مل جائے اور یہ خواہش کیوں نہ ہو جب کہ یہ آخرت کی سب سے بڑی کامیابی ہے، اللہ رب العالمین نے فرمایا: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ [آل عمران: ۱۸۵] جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہوگیا، بالخصوص ایمان والی عورت کی سب سے بڑی خواہش یہاں تک کہ اس کے اپنے شوہر، بچے، رشتہ دار، گھر بار، مال وجائیداد، زیورات، بلکہ ہر چیز سے بڑھ کر یہ ہوتی ہے کہ اسے آخرت میں جنت مل جائے، قرآن میں اللہ رب العالمین نے فرعون کی بیوی کی مثال ایمان والوں کے لیے بیان کی ہے فرمایا: وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ [التحريم: ۱۱] اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جب کہ اس نے دعا کی، اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔

غور فرمائیں کہ فرعون کی بیوی کے پاس کیا کچھ نہیں تھا، آخر اللہ کی اس نیک بندی کے پاس کیا کمی تھی؟ وہ فرعون کے دربار میں تھی، دنیا کی ساری نعمتیں اس کے قدموں میں تھیں، لیکن ان تمام کے باوجود وہ اللہ سے دعا مانگتی ہے کہ یہ دنیا کا شاہی دربار مجھے پسند نہیں، اے میرے رب! تو تیرے پاس میرے لیے ایک گھر بنا دے۔

کامل ترین جنتی عورتیں: اس مومنہ خاتون کے ایمان اور تقویٰ کی وجہ سے آپ ﷺ نے اسے دنیا کی کامل اور افضل ترین جنتی عورتوں میں شمار کیا، جیسا کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: كَمَلَ مِنَ الرِّجالِ كَثِيرٌ، ولَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّساءِ إلَّا مَرْيَمُ بنْتُ عِمْرانَ، وآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وفَضْلُ عائِشَةَ على النِّساءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ على سائِرِ الطَّعامِ [صحيح البخاري: كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب فضل عائشة رضي الله عنها: ۳۷۶۹] مردوں میں تو بہت سے کامل پیدا ہوئے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا اور کوئی کامل پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوئی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر ہے، اہل عرب کے یہاں ثرید کھانا سب سے اچھا کھانا مانا جاتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تشبیہ دی کہ جیسے ثرید کھانے کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے، اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام خواتین پر فضیلت حاصل ہے۔

دوسری حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ** [مسند أحمد، وَمِنْ مُسْنَدِ بَنِي هَاشِمٍ: مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ: ۲۹۰۱، السنن الكبرى للنسائي: ۸۳۵۵، صحيح الجامع: ۱۱۳۵، السلسلة الصحيحة: ۱۵۰۸] افضل ترین جنتی عورتیں یہ ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم۔

جنت کا حصول کیسے ممکن ہے؟: ویسے جنت حاصل کرنے کی خواہش تو ہر ایک کی ہوتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا جنت صرف خواہش اور آرزو سے مل جائے گی یا جنت حاصل کرنے کے لیے کچھ اعمال کرنا ہوگا؟ اہل کتاب کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ اللہ کے محبوب اور مقرب بندے ہیں اور جنت کے مستحق صرف وہی لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: **وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ** [البقرة: ۱۱۱] یہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود و نصاریٰ کے سوا اور کوئی نہ جائے گا، یہ صرف ان کی آرزوئیں ہیں، ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل تو پیش کرو۔

واضح رہے کہ جنت میں لے جانے والے اعمال مشقت طلب ہیں، اس کے لیے سخت محنت اور مجاہدے کی ضرورت ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: **حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ، وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ** [صحيح مسلم: كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا: ۲۸۲۲] جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔ دوسری حدیث میں ہے: **مَنْ خَافَ أَدْلَجَ، وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةٌ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةُ** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: ۲۴۵۰، صحيح الجامع: ۶۲۲۲، السلسلة الصحيحة: ۲۳۳۵، صحيح بمجموع طرقه] جو دشمن کے حملہ سے ڈرا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع رات ہی میں سفر میں نکل پڑا وہ منزل کو پہنچ گیا، آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ کا سامان بڑی قیمت والا ہے، آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا [سنن الترمذي: أَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ مِنْهُ: ۲۶۰۱، حسن] میں نے جہنم سے بھاگنے والے کسی شخص کو سوتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی جنت کے کسی خواہش مند کو سوتے ہوئے دیکھا۔

معلوم ہونا چاہیے کہ جنت میں جانے کے لیے ایمان اور عمل صالح بنیادی شرط ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان اور عمل صالح کی بنیاد پر متعدد مقامات پر جنت کی بشارت سنائی ہے، ذیل کے سطور میں جنتی عورت کے بعض صفات اور اعمال ذکر کیے گئے ہیں، خواتین کو چاہیے کہ ان صفات سے متصف ہوں تاکہ وہ آخرت میں جنت کی مستحق ہوسکیں۔

ایمان اور توحید:

جنت میں جانے کے لیے چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہر ایک کے لیے سب سے بڑی شرط ایمان اور توحید ہے، بندہ اپنی زندگی میں بظاہر کتنے بھی اچھے کام کرلے لیکن اگر اس کے پاس ایمان و توحید نہیں ہے تو وہ جنت میں نہیں جاسکتا اور ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی ضروری ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ نَقِيۡرًا [النساء: ۱۲۴] جو ایمان والا ہو مرد ہو یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا۔

دوسری جگہ فرمایا: مَنۡ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا ۚ وَمَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ يُرۡزَقُوۡنَ فِيۡهَا بِغَيۡرِ حِسَابٍ [الغافر: ۴۰] جو شخص برا عمل کرے گا اسے اسی جیسا بدلہ دیا جائے گا اور جو اچھا عمل کرے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہوگا تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، جہاں انہیں بے حساب روزی دی جائے گی۔ اور فرمایا: وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ [البقرة: ۲۵] اور ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو جنت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوش خبریاں دو، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ نیز فرمایا: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا [النساء:٥٧] اور جو لوگ ایمان لائے اور شائستہ اعمال کیے ہم عنقریب انہیں ان جنتوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان کے لیے وہاں صاف ستھری بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گھنی چھاؤں میں لے جائیں گے۔ اللہ کا فرمان ہے: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا [النساء:١٢٢] اور جو ایمان لائیں اور بھلے کام کریں ہم انہیں ان جنتوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں جہاں یہ ابدالآباد رہیں گے، یہ ہے اللہ کا وعدہ جو سراسر سچا ہے اور کون ہے جو اپنی بات میں اللہ سے زیادہ سچا ہو۔

ارشاد ربانی ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا [الکهف:١٠٧] جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کیے یقیناً ان کے لیے فردوس کے باغات کی مہمانی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ [التوبة:٧٢] ان ایمان دار مردوں اور عورتوں سے اللہ نے ان جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا جو ان ہیشگی والی جنتوں میں ہیں، اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے، یہی زبردست کامیابی ہے۔ حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ، فَنَادِ فِي النَّاسِ: أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَنَادَيْتُ: أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْإِيمَانُ، بَابٌ: تَحْرِيمُ الْغُلُولِ: ١١٤] اے عمر بن خطاب! جاؤ لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے، عمر بن خطاب گئے اور لوگوں میں یہ اعلان کیے۔ معلوم ہوا کہ جنت میں جانے کے لیے ایمان اور توحید ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواتین میں اعتقادی برائیاں: ایمان اور توحید کی اتنی اہمیت کے باوجود آج اکثر خواتین کے پاس ایمان کی کوئی قدر ہی نہیں ہے، توحید کی حفاظت کی کوئی فکر نہیں ہے، شرکیہ امور سے اجتناب نہیں، لمحۂ فکریہ یہ ہے کہ آج مزاروں پر سب سے زیادہ بھیڑ خواتین کی نظر آتی ہے، وہ غیر اللہ کے سامنے جا کر سجدے کر رہی ہیں، آستانوں اور درگاہوں پر جا کر ہاتھ پھیلا کر دعائیں کر رہی ہیں، ولیوں اور بزرگوں سے اولاد مانگ رہی ہیں، بدشگونی اور بدفالی لیتی ہیں، اس قسم کے بہت سے فاسد عقائد ان کی زندگیوں میں داخل ہو چکے ہیں، خواتین کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود اپنے ایمان وعقیدے کی اصلاح کریں اور اپنی گود میں پلنے والے بچوں کی بھی اصلاح اور تربیت کریں۔

آج دیکھا جاتا ہے کہ بہت سی ایسی عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کے گلے میں تعویذ وگنڈے پہناتی ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ بچے کے گلے میں تعویذ پہنانے اور ہاتھ میں کالا دھاگہ باندھنے سے بچے کو نظر نہیں لگے گی، بچہ بیماری اور جن وشیطان کے شر سے محفوظ رہے گا، یہ واضح بدعقیدگی اور ایمانی کمزوری ہے، جنت میں جانے کے لیے ایسے شرکیہ امور اور فاسد عقائد سے بچنا بہت ضروری ہے کیوں کہ مشرک پر جنت حرام ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ [المائدة: ٧٢] یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گناہ گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ حدیث میں ہے، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَن لَقِيَ اللهَ لا يُشْرِكُ به شيئًا دَخَلَ الجَنَّةَ، ومَن لَقِيَهُ يُشْرِكُ به دَخَلَ النّارَ [صحيح مسلم: كِتَابُ : الْإِيمَانُ، بَابٌ : مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ: ٩٣] جو شخص اللہ سے ملاقات کرے اس حال میں کہ وہ اس کے ساتھ کچھ بھی شریک نہیں کرتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اس سے ملاقات کرے اس حال میں کہ وہ اس کے ساتھ شریک کرتا تھا تو جہنم میں داخل ہوگا۔

مدعی توحید کے اور شرک سے یہ ساز باز
اک طرف قبروں پہ سجدے دوسری جانب نماز
التجاء، فریاد، استمداد، غیر اللہ سے
یہ نہیں ہے شرک تو پھر شرک کس کا نام ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تا بکے یہ کھیل دنیا کو دکھایا جائے گا
مضحکہ توحید کا کب تک اڑایا جائے گا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا [النساء: ۱۱۶] اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ حدیث قدسی میں ہے: عن أَنَس بن مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ، وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: ۳۵۴۰، صحيح] انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کہتا ہے: اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعائیں کرتا رہے گا اور مجھ سے اپنی امیدیں اور توقعات وابستہ رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا، چاہے تیرے گناہ کسی بھی درجے پر پہنچے ہوئے ہوں، مجھے کسی بات کی پرواہ نہیں ہے، اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کو چھونے لگیں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرنے لگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھے کسی بات کی پرواہ نہ ہوگی۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین برابر بھی گناہ کر بیٹھے اور پھر مجھ سے (مغفرت طلب کرنے کے لیے) ملے لیکن میرے ساتھ کسی طرح کا شرک نہ کیا ہو تو میں تیرے پاس اس کے برابر مغفرت لے کر آؤں گا (اور تجھے بخش دوں گا)۔

دوسری حدیث قدسی ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، بَابُ مَنْ أَشْرَكَ فِي عَمَلِهِ غَيْرَ اللَّهِ: ۲۹۸۵] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں شریکوں کے شرک سے محض بے پرواہ اور بے نیاز ہوں، جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو میں اس کو اور اس کے ساجھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں۔

خواتین میں پائی جانے والی یہ وہ اعتقادی برائیاں ہیں جن سے کتاب وسنت میں سختی سے منع کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد آیات میں غیر اللہ کو پکارنے سے منع کیا ہے اور اسے سب سے بڑی گمراہی اور ظلم عظیم قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ [الأحقاف: ٥] اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں۔ ایک اور جگہ فرمایا: وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ [يونس: ١٠٦-١٠٧] اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے، پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی ضرر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں، وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے۔

اور فرمایا: وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ [فاطر: ١٣] جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ حدیث میں ہے: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّفْسِيرِ، سُورَةُ الْبَقَرَةِ، بَابٌ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا: ٤٤٩٧] جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ اللہ کے سوا اوروں کو بھی شریک پکارتا رہا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔

بہت ساری خواتین اپنی قسمت کا حال دریافت کرنے اور زندگی کے بہت سارے مسائل کے حل کے لیے نجومیوں اور کاہنوں کے پاس جاتی ہیں اور ان کی باتوں پر یقین اور بھروسہ کرتی ہیں، یہ سنگین جرم ہے، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً [صحيح مسلم: كِتَابُ السَّلَامِ، بَابُ تَحْرِيمُ الْكَهَانَةِ وَإِتْيَانِ الْكُهَّانِ: ٢٢٣٠] جو شخص عراف کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔

دوسری حدیث میں ہے: من أتى عرافًا أو كاهنًا فصدّقه بما يقول، فقد كفر بما أنزِلَ على محمدٍ [مسند أحمد: مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ٩٥٣٦، حديث حسن رجاله ثقات، باختلاف يسير، والبيهقي: ١٦٩٣٨، واللفظ له، صحيح الترغيب: ٣٠٤٧، أخرجه أبو داود: ٣٩٠٤، والترمذي: ١٣٥، والنسائي في السنن الكبرى: ٩٠١٧، وابن ماجه: ٦٣٩، مطولًا بنحوه] جو کسی عراف یا کاہن کے پاس (غیب کا حال جاننے کے لیے) آئے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو اس نے ان چیزوں کا انکار کیا جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کی گئی ہیں۔ اسی طرح احادیث میں بدشگونی اور بدفالی لینے کو بھی شرک قرار دیا گیا ہے، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، ثَلَاثًا، وَمَا مِنَّا إِلَّا، وَلَكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ [سنن أبي داود: كِتَابُ الطِّبِّ، بَابٌ فِي الطِّيَرَةِ: ٣٩١٠، صحيح] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار فرمایا: بدشگونی شرک ہے اور ہم میں سے ہر ایک کو وہم ہو ہی جاتا ہے لیکن اللہ اس کو توکل سے دور فرما دیتا ہے۔

اسی طرح بیماریوں، آفتوں، بلاؤں، اور مصائب ومشکلات کو ٹالنے اور جن وشیاطین کے شر اور انسانوں کی نظر بد سے حفاظت کے لیے تعویذ، گنڈہ، دھاگہ اور لیموں وناریل پر بھروسہ کرنا اور اس کا عقیدہ رکھنا یہ سب بدعقیدگی ہے، جس میں اکثر خواتین مبتلا ہیں، حدیث میں ہے: إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الطِّبِّ، بَابُ تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ: ٣٥٣٠، صحيح] دم (غیر شرعی دم) تعویذ، گنڈے اور ٹونا شرک ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے: مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيقِ: ٢٠٧٢، صحيح] جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اسی کے سپرد کر دیا گیا۔ ان سارے باطل اعتقادات سے خواتین کو صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنا چاہیے، اور یہ یقین رکھنا چاہیے کہ سارے اختیارات اور تصرفات اللہ کے ہاتھ میں ہیں، مشکل کشا، بگڑی بنانے والا، نفع ونقصان کا مالک وہی اللہ ہے، بیماریوں سے شفا دینے والا اور آفتوں وبلاؤں کو ٹالنے والا وہی ہے، ہر حال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اسی کی طرف رجوع کریں وہی ہر چیز پر قادر ہے، اللہ تعالیٰ خواتین کی اصلاح فرمائے۔ آمین۔

مسلم لڑکیاں اور فتنۂ ارتداد: افسوس دور حاضر میں مسلم لڑکیوں میں ارتداد کا فتنہ بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے، اسکول اور کالج کے مخلوط ماحول میں عشق اور پیار کے فتنہ میں مبتلا ہو کر اپنے دین و ایمان اور اخلاق کا سودا کر رہی ہیں، اس کے بہت سارے اسباب وعوامل ہیں، ایک اہم سبب یہ ہے کہ ان کے پاس دین و ایمان کی کوئی قدر نہیں ہے، ورنہ اگر وہ دین و ایمان کی قدر و منزلت کو جان لیں تو وہ کسی بھی حال میں دین سے مرتد نہیں ہو سکتیں، ضرورت ہے کہ والدین بچپن ہی سے بچوں کے دلوں میں دین و ایمان کی محبت بٹھائیں، توحید و سنت کی عظمت سمجھائیں، آخرت پر ایمان ویقین ان کے دلوں میں راسخ کریں، اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کریں، کیوں کہ پختہ ایمان ویقین اگر کسی کو حاصل ہو جائے تو کوئی بھی چیز اس کے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکتی، جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ فرعون کے جادوگروں کا واقعہ مشہور ہے۔

مقابلہ شروع ہونے سے پہلے وہ فرعون سے انعام و اکرام کی بھیک مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کو ذکر کیا ہے: فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ [الشعراء: ۴۱-۴۲] جادوگر آ کر فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا؟ فرعون نے کہا ہاں! (بڑی خوشی سے) بلکہ ایسی صورت میں تم میرے خاص درباری بن جاؤ گے۔ مگر جب ایمان کے نور سے ان کے قلوب منور ہو گئے تو فرعون کی سخت ترین دھمکیوں سے بھی نہ ڈرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا [طه: ۷۲] انہوں نے جواب دیا کہ ناممکن ہے کہ ہم تجھے ترجیح دیں ان دلیلوں پر جو ہمارے سامنے آ چکیں اور اس اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اب تو تو جو کچھ کرنے والا ہے کر گزر، تو جو کچھ بھی حکم چلا سکتا ہے وہ اسی دنیوی زندگی میں ہی ہے۔

اسی طرح حدیث میں ہے، جب بادشاہ روم ہرقل نے ابوسفیان سے جو تفصیلی انٹرویو لیا تھا، اس میں ایک سوال یہ بھی تھا: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابٌ: ۵۱] (اور میں نے تجھ سے پوچھا تھا کہ) کوئی اس کے دین میں آ کر پھر اس کو برا جان کر پھر جاتا ہے؟ تو نے کہا۔ نہیں، اور ایمان کا یہی حال ہے۔ جب اس کی خوشی دل میں سما جاتی ہے تو پھر اس کو کوئی برا نہیں سمجھ سکتا۔

اسی طرح ام سلیم رضی اللہ عنہا کا واقعہ بھی خواتین کے لیے بڑا نصیحت آموز ہے، کہ کس طرح وہ دین اسلام پر خود قائم رہیں اور دردمندانہ طریقے سے ابوطلحہ کو قبول اسلام کی دعوت بھی دیں، سچ ہے ۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ، فَقَالَتْ: وَاللهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ، وَلَكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ، وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ، فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي، وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذَلِكَ مَهْرَهَا، قَالَ ثَابِتٌ: فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ أَكْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ، فَدَخَلَ بِهَا، فَوَلَدَتْ لَهُ [سنن النسائي: كِتَابُ النِّكَاحِ، التَّزْوِيجُ عَلَى الْإِسْلَامِ: ۳۳۴۱، صحيح] انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو شادی کا پیغام دیا تو انہوں نے انہیں جواب دیا: قسم اللہ کی، ابوطلحہ! آپ جیسوں کا پیغام لوٹایا نہیں جا سکتا، لیکن آپ ایک کافر شخص ہیں اور میں ایک مسلمان عورت ہوں، میرے لیے حلال نہیں کہ میں آپ سے شادی کروں، لیکن اگر آپ اسلام قبول کر لیں، تو یہی آپ کا اسلام قبول کر لینا ہی میرا مہر ہو گا اس کے سوا مجھے کچھ اور نہیں چاہیے تو وہ اسلام لے آئے اور یہی چیز ان کی مہر قرار پائی۔ ثابت کہتے ہیں: میں نے کسی عورت کے متعلق کبھی نہیں سنا جس کی مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا کی مہر اسلام سے بڑھ کر اور باعزت رہی ہو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے صحبت وقربت اختیار کی اور انہوں نے ان سے بچے جنے۔ سبحان اللہ!

آج مسلم بہن بیٹیوں میں اسی ایمانی غیرت کی ضرورت ہے۔ یاد رکھیں کہ جو لڑکیاں عشق اور پیار کے چکر میں پھنس کر دین سے مرتد ہو رہی ہیں ان کا انجام دنیا و آخرت دونوں جگہ بڑا بھیانک ہے، واقعات شاہد ہیں کہ کتنی لڑکیوں نے حالات سے تنگ آ کر خودکشی کر لیں، کتنی ایسی ہیں جو گھٹ گھٹ کر دم توڑ رہی ہیں، ظالموں نے ان سے لو میرج کر کے جب تک چاہا ان سے فائدہ اٹھایا اور آخر میں انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے سہارا چھوڑ دیا، بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے باہر ملکوں میں انہیں فروخت کر دیا، الامان والحفیظ یہ تو دنیا کی ذلت ورسوائی ہے، آخرت کا عذاب اس سے کہیں زیادہ بھیانک اور خطرناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ [البقرة: ٢١٧] یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔

ہماری مسلم بہن بیٹیوں سے گزارش ہے کہ ایمان ہماری زندگی کی سب سے قیمتی نعمت اور عظیم دولت ہے، ہمیں سب سے زیادہ اس کی حفاظت کی فکر کرنی چاہیے اور کبھی بھی اور کسی بھی حال میں ایمان کا سودا نہیں کرنا چاہیے، نہ خوف و دہشت میں مبتلا ہو کر ایمان سے پھریں اور نہ مال و دولت کی حرص و لالچ ہمارے ایمان کو متزلزل کر سکے، نہ عشق و پیار میں اندھی ہو کر اپنے ایمان کو گنوائیں، بلکہ ہر حال میں دین و ایمان پر ثابت قدم رہیں، یاد رکھیں کہ دین و ایمان پر استقامت بڑی عظیم صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہل استقامت کا بڑا مقام ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ [فصلت: ٣٠-٣٢] (واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیے گئے ہو۔ تمہاری دنیاوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے، جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے (جنت میں موجود) ہے۔ غفور و رحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے۔ اسی طرح اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ [هود: ١١٢] پس آپ جمے رہیے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ لوگ بھی جو آپ کے ساتھ توبہ کر چکے ہیں، خبردار تم حد سے نہ بڑھنا، اللہ تمہارے تمام اعمال کا دیکھنے والا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت سے متعلق فرماتے ہیں: مَا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آيَةٌ هِيَ أَشَدُّ عَلَيْهِ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ، وَلِذَلِكَ قَالَ: شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَأَخَوَاتُهَا [تفسير البغوي: هود: ١١٢] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس آیت سے زیادہ سخت کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور اسی لیے فرمایا: مجھے سورہ ہود اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا۔

اسی طرح حدیث میں ہے: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: "غَيْرَكَ" قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ فَاسْتَقِمْ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابٌ جَامِعُ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ: ٣٨] سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اسلام میں ایک ایسی بات بتا دیجیے کہ پھر میں اس کو آپ کے بعد کسی سے نہ پوچھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر جمے رہو۔ ابو اسامہ کی روایت میں ہے آپ کے سوا کسی سے۔

نمازوں کی پابندی:

قارئین! غور کریں کہ ارکان اسلام میں روزہ سال میں صرف ایک مہینے کا فرض ہے اور زکوٰۃ بھی سال میں ایک بار نصاب مکمل ہونے پر فرض ہوتی ہے اور حج یہ زندگی میں ایک بار مستطیع پر فرض ہے، لیکن نماز کا معاملہ ایسا ہے کہ مکلف مرد اور عورت پر ہر دن اور رات میں پانچ مرتبہ فرض ہے، یہ ایمان اور توحید کے بعد اسلام کا عظیم الشان رکن ہے، یہ کافر اور مومن کے درمیان فرق کرنے والی عبادت ہے، حدیث نبوی ہے: إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابٌ كُفْرُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ: ٨٢] بے شک آدمی اور شرک اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک ہے۔ نماز کی حفاظت مومن کی صفت اور دخول جنت کا ذریعہ ہے، اسی طرح اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلا حساب نماز کا ہوگا، حدیث میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ: ۴۱۳، صحيح] قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب ہوگا، اگر وہ ٹھیک رہی تو کامیاب ہوگیا، اور اگر وہ خراب نکلی تو وہ ناکام اور نامراد رہا، اور اگر اس کی فرض نمازوں میں کوئی کمی ہوگی تو رب تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا: دیکھو، میرے اس بندے کے پاس کوئی نفل نماز ہے؟ چنانچہ فرض نماز کی کمی کی تلافی اس نفل سے کر دی جائے گی، پھر اسی انداز سے سارے اعمال کا حساب ہوگا۔

ویسے تو تمام نمازوں کی فضیلت ثابت ہے، مگر بعض نمازوں کی خصوصی فضیلت بیان کی گئی ہے اور ان کی پابندی پر جنت کی بشارت دی گئی ہے اور عدم پابندی پر وعید سنائی گئی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ [البقرة: ۲۳۸] نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے رہا کرو۔

حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ [صحيح البخاري: كِتَابُ مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ: ۵۷۴] جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں پڑھیں (فجر اور عصر) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

دوسری حدیث میں ہے: لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ صَلَاتَيِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا: ۶۳۴] ہرگز دوزخ میں داخل نہ ہوگا وہ شخص جو طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے کی نماز ادا کیا یعنی فجر اور عصر کی نماز۔ ایک اور حدیث میں ہے: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [سنن النسائي: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ: ۴۷۴، صحيح] جس نے عصر کی نماز چھوڑی اس کا عمل برباد ہوگیا۔ اسی طرح فرمایا: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[صحيح مسلم: كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ، بَابٌ فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَبَيَانُ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهَا: ٦٥١] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز عشاء اور فجر منافقوں پر بہت بھاری ہے۔ اگر وہ اس کا اجر جان لیں تو گھٹنوں کے بل چل کر آتے۔ اور میں نے تو ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں کہ قائم کی جائے اور ایک شخص کو کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر چند لوگوں کو ساتھ لے کر جاؤں جن کے ساتھ لکڑیوں کا ڈھیر ہوتا کہ جو لوگ نماز میں نہیں آئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔

ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى لِلهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ فِي فَضْلِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى: ٢٤١، حسن، صحيح الترغيب: ٤٠٩] انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی رضا کے لیے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھی تو اس کے لیے دو قسم کی براءت لکھی جائے گی: ایک آگ سے براءت، دوسری نفاق سے براءت۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نماز کی پابندی کرنے والوں کو صرف جنت نہیں بلکہ جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ جنت الفردوس کا وعدہ کیا ہے، فرمایا: وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٩﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ [المؤمنون: ٩-١١] جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں، یہی وارث ہیں، جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ دوسری جگہ فرمایا: وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ [المعارج: ٣٤-٣٥] اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں، یہی لوگ جنتوں میں عزت دیے جانے والے ہیں۔ اسی طرح حدیث میں ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ: آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیے کہ جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز قائم کرو، فرض زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو، دیہاتی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ان عملوں پر میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا، جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[صحيح البخاري: كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة: ١٣٩٧] جس شخص کو خوشی ہو کہ وہ کسی جنتی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ ایک اور حدیث میں ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إذا صلَّتِ المرأةُ خَمْسَها، وصامَت شهرَها، وحصَّنَتْ فرجَها، وأطاعَت زوجَها، قيلَ لها: ادخُلي الجنَّةَ مِن أيِّ أبوابِ الجنَّةِ شِئتِ** [أخرجه ابن حبان: ٤١٦٣، والطبراني في المعجم الأوسط: ٤٧١٥، واللفظ له، صحيح الجامع: ٦٦٠] جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے (قیامت کے روز) اس سے کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ، حدیث میں مذکور چار اعمال بظاہر بہت آسان ہیں، لیکن ان کی پابندی ایک ایمان والی عورت ہی کر سکتی ہے، غور کریں! کتنی عظیم بشارت ہے خواتین کے لیے کتنا بڑا مقام ہے ایمان والی عورت کا کہ اگر کوئی عورت یہ چار خوبیاں اپنے اندر پیدا کر لے تو وہ جنتی عورت ہے اور قیامت کے دن جنت کے ہر دروازے سے اس کا استقبال کیا جائے گا۔

اسی طرح جہنمی جہنم میں جانے کا ایک سبب بے نمازی ہونا بھی ذکر کریں گے، ارشاد ربانی ہے: **فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤١﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ** [المدثر: ٤٠-٤٣] دائیں ہاتھ والے بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) سوال کرتے ہوں گے، گنہگاروں سے، تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا؟، وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ نیز فرمایا: **فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا** [مريم: ٥٩] پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ غَيًّا کی تفسیر میں فرماتے ہیں: **وَادٍ فِي جَهَنَّمَ، بَعِيدُ الْقَعْرِ، خَبِيثُ الطَّعْمِ** [تفسير ابن كثير: مريم: ٥٩] جہنم کی ایک گہری وادی کا نام ہے جہاں جہنمیوں کو بدمزہ کھانا دیا جائے گا، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "**الْغَيُّ**" **وَادٍ فِي جَهَنَّمَ وَإِنَّ أَوْدِيَةَ جَهَنَّمَ لَتَسْتَعِيذُ مِنْ حَرِّهِ أُعِدَّ لِلزَّانِي الْمُصِرِّ عَلَيْهِ وَلِشَارِبِ الْخَمْرِ الْمُدْمِنِ عَلَيْهَا وَلِآكِلِ الرِّبَا الَّذِي لَا يَنْزِعُ عَنْهُ وَلِأَهْلِ الْعُقُوقِ وَلِشَاهِدِ الزُّورِ** [تفسير البغوي: مريم: ٥٩] (غَیّ) جہنم میں ایک وادی ہے اور جہنم کی دوسری وادیاں اس کی گرمی سے پناہ طلب کرتی ہیں، یہ وادی زانی، شرابی، سودخور، نافرمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولاد اور جھوٹی گواہی دینے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔اسی طرح ابوعیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: وَادٍ فِي جَهَنَّمَ مِنْ قَيْحٍ وَدَمٍ [تفسیر ابن کثیر: مریم: ۵۹] (غَيّ) جہنم میں پیپ اور خون کی ایک وادی ہے۔اور نماز میں سستی وغفلت برتنے والوں کے بارے میں فرمایا: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ [الماعون: ۴-۵] ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے، جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

صحابیات اور سنن ونوافل کا اہتمام:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں صحابیات کی زندگیوں میں نمازوں کی کیسی پابندی تھی کہ فرائض کے علاوہ سنن ونوافل کی ادائیگی میں آگے آگے رہتی تھیں، بعض مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حولاء بنت تویت ان کے پاس سے گزریں اور ان کے پاس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ حولاء بنت تویت ہیں، لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ (قیام اللیل کی وجہ سے) رات بھر نہیں سوتی ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (تعجب سے) فرمایا: پوری رات نہیں سوتیں؟ پھر آپ نے کہا: خُذُوا مِنَ العَمَلِ ما تُطِيقُونَ، فَوَاللهِ لا يَسأَمُ اللهُ حتى تَسأَمُوا طاقت بھر عمل کرو، اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں اکتا تا مگر تم (عبادت) سے اکتا جاؤ گے [صحیح مسلم: كِتَابٌ: الْمَسَاجِدُ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ، بَابٌ: أَمْرُ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ بِأَنْ يَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ: ۷۸۵] اسی طرح دوسری حدیث میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر ایک رسی پر پڑی جو دو ستونوں کے درمیان بندھی ہوئی تھی، دریافت فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے، جب وہ (عبادت کرتے کرتے) تھک جاتی ہیں تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں (تاکہ سستی دور ہو جائے) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لا، حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ نہیں، یہ رسی نہیں ہونی چاہیے، اسے کھول ڈالو، تم میں سے ایک شخص کو چاہیے کہ وہ اس وقت تک نماز پڑھے جب تک وہ فرحت ونشاط محسوس کرے، جب سست ہو جائے تو وہ سو جائے [صحیح البخاري: باب التهجد بالليل، باب مايكره من التشديد في العبادة: ۱۱۵۰]

ایک اور حدیث میں ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، تَطَوُّعًا غَيْرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے فرض نمازوں کے علاوہ روزانہ بارہ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے یا اس طرح فرمایا: اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا، ان رکعتوں کو کبھی نہیں چھوڑا [صحيح مسلم: كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ، وَبَيَانُ عَدَدِهِنَّ: ۷۲۸] سبحان اللہ! اعمال صالحہ پر مداومت کا کیسا پاکیزہ جذبہ تھا صحابیات کی زندگیوں میں۔

ان بارہ رکعت سنتوں کی تفصیل دوسری حدیث میں مذکور ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ: ۴۱۵، صحيح] ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات اور دن میں بارہ رکعت سنت پڑھے گا، اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا: چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں اس کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

مگر افسوس کہ آج اکثر خواتین معمولی اور جھوٹے بہانے بنا کر نمازوں میں سستی کرتی ہیں، خواتین کو چاہیے کہ اپنے دلوں میں اللہ کا خوف پیدا کریں، اس دنیا میں اللہ نے ہمیں کیوں بھیجا ہے، ہماری پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ یہ زندگی چند روزہ ہے، یہ ختم ہو جائے گی اور آخرت ہمیشگی والی زندگی ہے، اگر ہمیں وہاں پر کامیابی مل گئی تو ہمیشہ کی کامیابی ہے، اگر ہمیں جنت مل گئی تو جنت کی نعمتیں اور جنت کا آرام ہمیشہ کے لیے ہوگا، جنتیوں کے سامنے اعلان کیا جائے گا: يُنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَنُودُوٓا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ [الأعراف: ۴۳] [صحيح مسلم: كِتَابُ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةُ وَصِفَةُ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، بَابٌ: فِي دَوَامِ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: ۲۸۳۷] (قیامت کے روز) ایک منادی (پکارنے والا فرشتہ جنتیوں کو) پکارے گا کہ تم لوگ ہمیشہ صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی تمہیں موت نہ آئے گی، ہمیشہ جوان رہو گے تمہیں کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا، ہمیشہ عیش اور چین میں رہو گے کبھی رنج نہ ہوگا اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول: وَنُودُوٓا أَن تِلۡكُمُ ٱلۡجَنَّةُ أُورِثۡتُمُوهَا بِمَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ [الأعراف: ۴۳] کا، اس وقت جنتی لوگ پکارے جائیں گے یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو تمہیں ان اعمال کے بدلے میں ملی ہے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے۔ دوسری حدیث میں ہے: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، بَابٌ: فِي دَوَامِ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: ۲۸۳۶] جو شخص جنت میں جائے گا چین سے رہے گا بے غم رہے گا، نہ کبھی اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے، نہ جوانی اس کی ختم ہوگی (یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہوگا)

لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ مطلق طور پر اعمال صالحہ کی پابندی کریں، بالخصوص نمازوں کی حفاظت کریں تاکہ اللہ کی رحمت سے آخرت میں جنتی عورتوں میں شامل ہو جائیں۔

زبان کی حفاظت:

یہ حقیقت ہے کہ زبان کے معاملے میں عورتوں میں بڑی کمزوری پائی جاتی ہے، بدزبانی، گالی گلوج، لعن طعن، ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا، غیبت کرنا، زبان سے جھوٹ بولنا، چغلی کرنا، ایک دوسرے کا مذاق اڑانا، الزام لگانا وغیرہ یہ سب زبان کی وہ آفتیں ہیں جن میں اکثر خواتین ملوث ہیں، یاد رکھیں کہ کل قیامت کے دن سب سے زیادہ لوگ جہنم میں زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے جائیں گے، جیسا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ، أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ، إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ [سنن ترمذي: أَبْوَابُ الإِيمَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلَاةِ: ۲۶۱۶، صحيح الجامع للألباني: ۵۱۳۶] لوگوں کو ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیاں ہی جہنم میں اوندھے منہ گرائیں گی، دوسری حدیث میں ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: سُئِلَ رسولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ فقالَ: تقوى اللهِ وحُسْنُ الخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ فَقَالَ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[سنن ترمذي:أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،بَابٌ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ: ٢٠٠٤، صحيح الترغيب للألباني: ٢٦٤٢] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کس عمل کی بنیاد پر لوگ سب سے زیادہ جنت میں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا ڈر اور حسن اخلاق، اور پوچھا گیا: کون سی چیزیں لوگوں کے زیادہ جہنم میں جانے کا سبب ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ۔ زبان کا معاملہ اس قدر اہم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان کی حفاظت پر جنت کی ضمانت دی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الرِّقَاقِ، بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ: ٦٤٧٤] جو شخص مجھے اپنے دو جبڑوں کے درمیان والی چیز (زبان) اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز (شرم گاہ) کی حفاظت کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

دوسری حدیث میں ہے: اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ، وَأَدُّوا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ [مسند أحمد: مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ: حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: ٢٢٧٥٧، صحيح الترغيب: ٢٤١٦، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق (١١٦)، وابن حبان (٢٧١)، السلسلة الصحيحة: ١٤٧٠] تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: جب بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اپنی آنکھوں کو پست رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔

ایک اور حدیث میں ہے: من وقاه الله شرَّ ما بين لَحْيَيْه، وشرَّ ما بين رِجلَيه دخل الجنّةَ [أخرجه الترمذي: أبواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب ما جاء في حفظ اللسان: ٢٤٠٩، واللفظ له، وأبو يعلى: ٦٢٠٠، وابن حبان: ٥٧٠٣، صحيح الجامع: ٦٥٩٣] جس کو اللہ نے اس (زبان) کے شر سے بچا لیا جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور اس (شرم گاہ) کے شر سے بچا لیا جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ ایک اور حدیث میں ہے: قيلَ للنّبيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: يا رسولَ الله! إنّ فلانةَ تقومُ اللّيلَ وتَصومُ النّهارَ وتفعلُ، وتصدَّقُ، وتُؤذي جيرانَها بلسانِها؟ فقال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لا خيرَ فيها، هيَ من أهلِ النّارِ قالوا: وفُلانةُ تصلّي المكتوبةَ، وتصدَّقُ بأثوارٍ، ولا تُؤذي أحدًا؟ فقال رسولُ الله: هيَ من أهلِ الجنّةِ [صحيح الأدب المفرد: ٨٨، أخرجه أحمد: ٩٦٧٥، والبزار: ٩٧١٣، السلسلة الصحيحة: ٣٦٩/١]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ: فلانی عورت رات کو تہجد پڑھتی اور دن کو روزہ رکھتی ہے، (اچھے) کام کرتی اور صدقہ دیتی ہے، لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **لا خَيرَ فيها، هيَ من أهلِ النّارِ** اس عورت میں کوئی خیر نہیں ہے، وہ جہنمیوں میں سے ہے، کہا گیا کہ فلانی عورت فرض نماز پڑھتی ہے اور (کبھی کبھار) پنیر کے ٹکڑے صدقہ کر دیتی ہے اور کسی کو تکلیف نہیں دیتی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **هيَ من أهلِ الجنّةِ** وہ جنتیوں میں سے ہے۔

غور کریں کہ! زبان کی حفاظت کا معاملہ خاص طور پر خواتین کے لیے کتنا اہم ہے، کثرت عبادت کے باوجود زبان کی عدم حفاظت کی وجہ سے آپ نے کہا: ایسی عورت میں کوئی خیر نہیں جو بدزبان ہو، بعض عورتیں ایسی ہیں جو خود اپنے بچوں کو بار بار لعن طعن کرتی ہیں، پاس پڑوس کے لوگوں کو اپنی زبان سے تکلیف پہنچاتی ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ اپنی زبان کا صحیح استعمال کریں اور زبان کی آفتوں سے اپنے آپ کو بچائیں، کیوں کہ زبان سے نکلنے والی ہر بات فرشتوں کے دفتر میں محفوظ ہوتی ہے اور قیامت کے دن اسی کے مطابق جزاء وسزا کا معاملہ کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ** [ق: ۱۸] (انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔

اگر ہم اپنی زبان کا صحیح استعمال کریں گے تو ہمیں اچھا بدلہ ملے گا اور اگر ہم نے زبان کا غلط استعمال کیا تو ہمارا انجام بہت برا ہوگا، زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے انسان اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لیتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **إنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بالكَلِمَةِ مِن رِضْوانِ اللَّهِ، لا يُلْقِي لها بالًا، يَرْفَعُهُ اللَّهُ بها دَرَجاتٍ، وإنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بالكَلِمَةِ مِن سَخَطِ اللَّهِ، لا يُلْقِي لها بالًا، يَهْوِي بها في جَهَنَّمَ** [صحيح البخاري: كِتَابٌ: الرِّقَاق، بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ: ۶۴۷۸] بندہ اللہ کی رضامندی کی بات کرتا ہے، اس کی طرف اس کی توجہ بھی نہیں ہوتی، لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے کئی درجے بلند فرما دیتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی والی بات کرتا ہے جس کی طرف اس کا دھیان بھی نہیں ہوتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے۔ ذیل کی سطور میں زبان کی ان آفتوں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جن میں عموماً خواتین مبتلا ہیں، مثلاً:

مزاق اڑانا: بعض خواتین میں یہ بری صفت پائی جاتی ہے کہ وہ دوسری خواتین کا مذاق اڑاتی ہیں، یہ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک سنگین گناہ ہے،فخر وغرور کی علامت ہے، انتہائی مذموم صفت ہے، کتاب وسنت میں اس سے منع کیا گیا ہے، کیوں کہ دوسروں کا مذاق اڑانے والا انسان اپنے آپ کو بہتر وبرتر اور دوسروں کو حقیر وکمتر سمجھتا ہے، جب کہ عزت وشرافت کا حقیقی معیار تقویٰ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ [الحجرات: ١١] اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ، اور نہ کسی کو برے لقب دو، ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں ۔ اور فرمایا: اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ [الحجرات: ١٣] اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے۔

ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں صرف پست قد کہہ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ [سنن أبي داؤد: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابٌ فِي الْغِيبَةِ: ٤٨٧٥، صحيح الجامع للألباني: ٥١٤٠] تو نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو وہ اس کا ذائقہ بدل ڈالے۔ سبحان اللہ! اتنی معمولی بات پر اس قدر وعید، اس لیے زبان کے استعمال میں بہت محتاط رہنا چاہیے۔

غیبت: زبان کے حوالے سے خواتین میں پائی جانے والی ایک بڑی برائی ایک دوسرے کی غیبت کرنا ہے اور یہ صفت ان میں بہت عام ہے، جب کہ یہ ایک گناہ کبیرہ ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ [الحجرات: ١٢] اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی، اور اللہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈرتے رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔حدیث میں ہے:عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ، لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابٌ فِي الْغِيبَةِ: ۴۸۸۰، حسن صحیح] ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنی زبان سے اور حال یہ ہے کہ ایمان اس کے دل میں داخل نہیں ہوا ہے مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے عیوب کے پیچھے نہ پڑو، اس لیے کہ جو ان کے عیوب کے پیچھے پڑے گا، اللہ اس کے عیب کے پیچھے پڑے گا، اور اللہ جس کے عیب کے پیچھے پڑے گا، اسے اسی کے گھر میں ذلیل ورسوا کردے گا۔

اسی طرح غیبت کرنے والوں کا انجام قیامت کے دن بڑا بھیانک ہوگا،حدیث میں ہے: لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ، يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ [سنن أبي داؤد: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابٌ فِي الْغِيبَةِ: ۴۸۷۸، مسند أحمد: ۱۳۳۴۰، صحيح الترغيب للألباني: ۲۸۳۹] جب مجھے معراج کرائی گئی،تو میرا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ (ان سے) اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے،تو میں نے پوچھا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کرتے) اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے تھے۔

چغلی: زبان کی آفتوں میں ایک آفت چغل خوری ہے اور چغل خور معاشرہ کا بہت ہی خطرناک انسان ہے جو دوست واحباب، میاں بیوی اور رشتہ داری میں اختلاف وانتشار پیدا کرتا ہے، یہ صفت بھی خواتین میں بہت زیادہ عام ہے، کتاب وسنت میں اس کی مذمت بیان کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ [القلم: ۱۰-۱۱] اور تو کسی ایسے شخص کا بھی کہا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا۔ بے وقار، کمینہ، عیب گو، چغل خور۔اسی طرح چغل خوری عذاب قبر کا اہم سبب ہے، حدیث میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ: أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْوُضُوءِ، بَابٌ: ۲۱۸] عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ دو قبروں سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ پر نہیں (وہ کوئی ایسا گناہ نہیں تھا جس سے بچنا بڑا مشکل تھا) ایک تو ان میں سے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔

نیز چغل خور قیامت کے دن جنت سے محروم کر دیا جائے گا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ: ۶۰۵۶] دوسری روایت میں ہے: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ بَيَانُ غِلَظِ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ: ۱۰۵] چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اسی طرح تابعی یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ اس کی خطرناکی کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: يُفسد النمّام والكذاب في ساعة، ما لا يفسدهُ الساحر في سنة [قرة عيون الموحدين: ۱۳۹/۱] چغل خور اور جھوٹا ایک گھڑی میں جو نقصان پہنچا سکتا ہے جادوگر پورے ایک سال میں وہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

جھوٹ بولنا: زبان سے متعلق خواتین میں پائی جانے والی ایک برائی جھوٹ بولنا ہے، اور یہ برائی بھی بہت عام ہے، جب کہ جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے، منافقوں کی علامت ہے اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے، آخرت میں ان کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے، جھوٹ برائی کا راستہ ہے، جھوٹا انسان بہت سی برائیوں کا ارتکاب کرتا ہے اور سچائی نیکی کا راستہ ہے اور سچا انسان بہت سی نیکی کے کام کر لیتا ہے، مشہور حدیث ہے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا. وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنُ الصِّدْقِ وَفَضْلُهُ: ۲۶۰۷] سچائی کو لازم پکڑو، بلاشبہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور یقیناً آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق (راست باز) لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، بلاشبہ جھوٹ نافرمانی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نافرمانی جہنم کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور یقیناً آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچوں کے ساتھ رہنے کی تعلیم دی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَآأَيُّهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ [التوبة: ١١٩] اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ حدیث میں نبی ﷺ نے مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے منع کیا ہے اور ایسے لوگوں کے لیے سخت وعید ذکر کی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ: ٤٩٩٠، حسن] تباہی ہے اس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، تباہی ہے اس کے لیے، تباہی ہے اس کے لیے۔

خواتین کو چاہیے کہ خود سچائی کو لازم پکڑیں اور جھوٹ سے اجتناب کریں اور اپنے بچوں کو بھی سچائی کی تعلیم دیں اور جھوٹ سے نفرت دلائیں، حدیث میں ہے: عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میری ماں نے مجھے بلایا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے، وہ بولیں: هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ سنو یہاں آؤ، میں تمہیں کچھ دوں گی، رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟ وہ بولیں، میں اسے کھجور دوں گی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كَذْبَةٌ سنو، اگر تم اسے کوئی چیز نہیں دیتی، تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ: بَابٌ: فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ: ٤٩٩١، حسن، صحيح الترغيب: ٢٩٤٣]

خواتین مذکورہ حدیث پر غور فرمائیں اور اپنا جائزہ لیں، کیا ہم اس قسم کے جھوٹ سے محفوظ ہیں؟ روتے ہوئے بچے کو بہلانے اور سلانے کے لیے کتے اور بلی سے ڈرانا کیا یہ جھوٹ نہیں ہے؟ کیا حقیقت میں باہر کتے اور بلی ہوتے ہیں؟ یقیناً یہ جھوٹ ہے اور بچپن ہی سے بزدلی کی تربیت بھی ہے، اس کے علاوہ موبائل فون پر تو نہ جانے ہم کتنے جھوٹ بولتے ہیں، دوستوں کی مجلسوں میں مجلس کو قہقہہ زار بنانے کے لیے جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں، وغیرہ، الغرض جھوٹ ایک سنگین گناہ ہے، وہ چاہے جس شکل میں بھی ہو خطرناک جرم ہے اور جھوٹا انسان دنیا ہی میں اپنا وقار کھو بیٹھتا ہے اور اللہ کی نظر میں بھی مبغوض قرار پاتا ہے۔

گالی گلوچ: زبان سے بکثرت سرزد ہونے والے گناہوں میں ایک گناہ گالی گلوچ ہے، گالی ایک سنگین گناہ اور خطرناک جرم ہے، خواتین میں یہ برائی بہت عام ہے، بعض خواتین ایسی بدزبان اور بدگو ہوتی ہیں کہ ان سے ان کے بچے، شوہر، پاس پڑوس اور گلی محلے کے لوگ بھی محفوظ نہیں رہ سکتے، کسی کو بھی گالی دینا جائز نہیں ہے، چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، انسان ہو یا حیوان، زندہ ہو یا مردہ، کسی بھی مسلمان مرد و عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی زبان سے کسی کو بھی گالی دیں، یہ فاسقوں اور منافقوں کی صفت ہے کہ وہ بحث و مباحثہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت گالی گلوچ بکنے لگتے ہیں، نبی ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ: ٤٨] مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ: ٣٤] عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو اس میں منافق کی ایک عادت ہے، جب تک وہ اسے نہ چھوڑ دے۔ (وہ یہ ہیں) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو (امانت میں) خیانت کرے اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے توڑ دے اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔

یہاں تک کہ شیطان کو گالی دینے سے منع کیا گیا ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: لَا تَسُبُّوا الشيطانَ، وتعوَّذوا باللهِ من شرِّهِ [السلسلة الصحيحة: ٢٤٢٢، صحيح الجامع: ٧٣١٨] تم شیطان کو گالی نہ دو اور تم اللہ سے اس کے شر سے پناہ مانگو۔ اسی طرح مرغ کو گالی دینے سے منع کیا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ، فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيكِ وَالْبَهَائِمِ: ٥١٠١، صحيح] مرغ کو برا نہ کہو، کیوں کہ وہ نماز فجر کے لیے جگاتا ہے۔ اسی طرح فرمایا: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا، بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ: ٢٢٤٦] زمانے کو برا مت کہو کیوں کہ اللہ خود دہر ہے۔ اسی طرح فرمایا: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ: ١٣٩٣] عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کو گالی مت دو کیوں کہ یقیناً وہ اس چیز کی طرف پہنچ چکے جو انھوں نے آگے بھیجی۔ یعنی جیسا عمل کیا اس کا بدلہ پا لیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے معبودوں کو گالی دینے سے منع کیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ [الأنعام: ١٠٨] اور گالی مت دو ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں، پھر وہ براہ جہل حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے۔ خواتین غور فرمائیں کہ یہ کتنا عظیم گناہ ہے جو کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے، لہٰذا زبان کی حفاظت کریں اور گالی گلوچ اور سب وشتم سے خود بچیں اور اپنے بچوں کو بھی نیک تربیت کریں۔

لعن طعن: زبان سے متعلق خواتین میں پائی جانے والی ایک برائی بہت زیادہ لعن طعن کرنا ہے، جب کہ لعن طعن کرنا ایک بڑا گناہ ہے جس سے منع کیا گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ، فَهُوَ كَمَا قَالَ: ٦١٠٥] اور مومن پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کے برابر ہے۔ اور اسے ایمان کے خلاف بتایا گیا ہے، یہ مومن کی صفت نہیں ہوسکتی، فرمان نبوی ﷺ ہے: عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيءِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ: ١٩٧٧، صحيح] مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بے حیاء اور بدزبان نہیں ہوتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا: ٢٥٩٧] کسی بھی راست باز مومن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ بہت زیادہ لعن طعن کرنے والا ہو۔

اسی طرح اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ لعن طعن کرنے والے قیامت کے دن سفارش اور گواہ نہیں ہو سکتے، حدیث نبوی ﷺ ہے: لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا: ٢٥٩٨] لعنت کرنے والے قیامت کے دن کسی کے حق میں سفارش نہ کریں گے اور نہ گواہ ہوں گے۔ اس گناہ کی سنگینی اس حدیث سے بھی واضح ہوتی ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ، فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابٌ فِي اللَّعْنِ: ٤٩٠٥، حسن] بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے، تو یہ لعنت آسمان پر چڑھتی ہے، تو آسمان کے دروازے اس کے سامنے بند ہو جاتے ہیں پھر وہ اتر کر زمین پر آتی ہے، تو اس کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں گھومتی ہے، پھر جب اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اس کی طرف پلٹ آتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی، اب اگر وہ اس کا مستحق ہوتا ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ وہ کہنے والے کی طرف ہی پلٹ آتی ہے۔ لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ زبان کو کنٹرول میں رکھیں اور لعن طعن سے بچیں، کیوں کہ یہ جہنم میں جانے کا ذریعہ ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ، وَأَكْثِرْنَ الِاسْتِغْفَارَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ: وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابٌ نُقْصَانُ الْإِيمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ: ٧٩] اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ دو اور استغفار کرو کیوں کہ میں نے دیکھا جہنم میں اکثر عورتوں ہیں۔ ایک عقلمند عورت بولی: یا رسول اللہ! کیا سبب ہے؟ عورتیں کیوں جہنم میں زیادہ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لعنت بہت کرتی ہیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔

جھوٹی خبریں پھیلانا: خواتین میں پائی جانے والی اخلاقی برائیوں میں ایک برائی بلا تحقیق خبروں کو پھیلانا ہے، معلوم ہو کہ بغیر ثبوت، دلیل، تصدیق اور تحقیق کے خبریں پھیلانا چاہے کسی بھی طرح سے ہو شرعی اور قانونی ہر اعتبار سے عظیم جرم ہے، سماجی برائیوں میں ایک بڑی برائی ہے، سماج اور افراد دونوں پر اس کے بھیانک نتائج مرتب ہوتے ہیں، اس لیے اس برائی سے معاشرے کو پاک رکھنا بے حد ضروری ہے تا کہ پرامن اور خوشگوار معاشرہ قائم ہو، بلاشبہ قرآن مجید پوری انسانیت کے لیے کتاب ہدایت ہے، جس میں ہر دور کے لیے مکمل رہنمائی موجود ہے، ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید سے ہدایت حاصل کریں۔

اللہ رب العالمین خبروں کی تحقیق کرنے کا حکم دیتا ہے اور بلا تحقیق کسی قسم کی کارروائی کرنے سے منع کرتا ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ [الحجرات: ٦] اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔ شرعی اعتبار سے یہ جائز نہیں ہے کہ جس چیز کے بارے میں ہمیں علم نہیں ہے اس کے پیچھے پڑیں، کیوں کہ قیامت کے دن ہمارے کان، آنکھ اور دل و دماغ کے بارے میں ہم سے سوال ہوگا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا [الإسراء: ٣٦] جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ کیوں کہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی ہے۔ آیت کریمہ کی تفسیر میں قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لَا تَقُلْ: رَأَيْتُ، وَلَمْ تَرَ، وَسَمِعْتُ، وَلَمْ تَسْمَعْ، وَعَلِمْتُ، وَلَمْ تَعْلَمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُكَ عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ [تفسیر ابن کثیر: آیت: ٣٦] جو تم نے دیکھا نہیں، سنا نہیں، علم نہیں، اس کے بارے میں بات مت کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ تم سے ان تمام کے بارے میں سوال کرے گا، تفسیر سعدی میں ہے: أي: ولا تتبع ما ليس لك به علم، بل تثبت في كل ما تقوله وتفعله [تفسير السعدى سورة الإسراء: ٣٦] جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو بلکہ جو بھی کہو یا کرو اس کی تحقیق کرلو، عہد نبوی میں منافقین یہ کام کرتے تھے کہ جیسے ہی کوئی خبر خوف یا امن کی انہیں ملتی تو فوراً اسے لوگوں میں مشہور کر دیتے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِۦ ط [النساء: ٨٣] جہاں انہیں کوئی خبر امن کی یا خوف کی ملی انہوں نے اسے مشہور کرنا شروع کر دیا۔ لہٰذا مرد و خواتین کو اس سے بچنا چاہیے کیوں کہ بغیر تحقیق کے سنی سنائی باتوں کو بیان کرنے والا انسان جھوٹ سے نہیں بچ سکتا، سماج میں ایسے انسان کا وقار مجروح ہو جاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ [صحيح مسلم: الْمُقَدِّمَةُ، بَابٌ: النَّهْيُ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ: ٥] آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کرتا پھرے۔ خاص طور پر دور حاضر میں ہم بلا تحقیق کوئی خبر سوشل میڈیا پر نشر نہ کریں، بعض احباب اس کا خیال نہیں کرتے ہیں اور جو بھی میسیج یا آڈیو ویڈیو واٹساپ پر موصول ہوتا ہے اسے فوراً تمام گروپوں میں سینڈ کر دیتے ہیں۔

الزام تراشی: دوسروں پر جھوٹا الزام لگانا، بہتان باندھنا ایک عظیم جرم ہے، خواتین میں یہ برائی بھی بہت عام ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ہلاک کرنے والے گناہوں میں شمار کیا ہے، حدیث نبوی ہے: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْوَصَايَا ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا: ٢٧٦٦] سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں بچتے رہو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' لڑائی میں سے بھاگ جانا' پاک دامن بھولی بھالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔

اور یہ ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے ہماری نیکیاں بھی ضائع ہوسکتی ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے،
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ [صحيح مسلم: كِتَابٌ: الْبِرُّ وَالصِّلَةُ وَالْآدَابُ، بَابٌ: تَحْرِيمُ الظُّلْمِ: ٢٥٨١] میری امت میں مفلس قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز، روزہ اور زکوٰۃ لائے گا، لیکن اس نے دنیا میں ایک کو گالی دی ہوگی، کسی کو تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھالیا ہوگا، کسی کا خون کیا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، پھر ان لوگوں کو (یعنی جن کو اس نے دنیا میں ستایا ہوگا) اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور جب اس کی نیکیاں اس کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہوجائیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی، آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور یہ ایسا سنگین گناہ ہے جس کے مرتکبین کے لیے آخرت میں سخت سزا مقرر ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ: أَسْكَنَهُ اللهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَقْضِيَةِ، بَابٌ فِيمَنْ يُعِينُ عَلَى خُصُومَةٍ: ٣٥٩٧، صحيح الترغيب: ٢٨٤٥] جس نے کسی کے بارے میں ایسی بات کہی جو اس میں حقیقت میں تھی ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے جہنمیوں کے خون اور پیپ میں ٹھہرائے گا (وہ آخرت میں اسی سزا کا مستحق رہے گا) یہاں تک کہ وہ اپنی اس حرکت سے (دنیا میں) باز آجائے (توبہ کرلے تو پھر نجات ممکن ہے)

عفت وپاک دامنی:

عفت وپاک دامنی کی اھمیت: اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرنا، خاص طور پر بے حیائی کے اس دور میں جہاں موبائل اور انٹرنیٹ کے غلط استعمال نے برائی کے ارتکاب کو آسان بنادیا ہے، ایسے دور میں اپنی عزت کو داغ دار ہونے سے بچانا، زنا اور بے حیائی سے دور رہنا اور عفت و پاک دامنی کی زندگی گزارنا بہت ضروری ہے، اللہ نے قرآن مجید میں شرم گاہ کی حفاظت کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی ہے اور انہیں کامیاب مومنوں میں شمار کیا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ① الَّذِينَ هُمْ فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۝۲ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ۝۳ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوۡنَ ۝۴ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۝۵ اِلَّا عَلٰٓى اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُوۡمِيۡنَ ۝۶ فَمَنِ ابۡتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۝۷ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ۝۸ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَوٰتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ ۝۹ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ۝۱۰ الَّذِيۡنَ يَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ [المؤمنون: ۱-۱۱] یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی، جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں، جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں، جو زکوۃ ادا کرنے والے ہیں، جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں، جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرجانے والے ہیں، جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں، جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں، یہی وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

دوسری جگہ اللہ نے فرمایا: وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۝۲۹ اِلَّا عَلٰٓى اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُوۡمِيۡنَ ۝۳۰ فَمَنِ ابۡتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۝۳۱ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ۝۳۲ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِشَهٰدٰتِهِمۡ قَآئِمُوۡنَ ۝۳۳ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ ۝۳۴ اُولٰٓـئِكَ فِىۡ جَنّٰتٍ مُّكۡرَمُوۡنَ [المعارج: ۲۹-۳۵] اور جو لوگ اپنی شرم گاہوں کی (حرام سے) حفاظت کرتے ہیں، ہاں ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ملامت نہیں، اب جو کوئی اس کے علاوہ (راہ) ڈھونڈے گا تو ایسے لوگ حد سے گزر جانے والے ہوں گے اور جو اپنی امانتوں کا اور اپنے قول وقرار کا پاس ولحاظ رکھتے ہیں اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے اور قائم رہتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔ اسی طرح شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد وخواتین کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: وَالۡحٰفِظِيۡنَ فُرُوۡجَهُمۡ وَالۡحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيۡنَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا [الأحزاب: ۳۵] اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں (ان سب کے لیے) اللہ تعالیٰ نے وسیع مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ لیکن شرم گاہ کی حفاظت نہ کرنا جہنم میں کثرت سے جانے کا ایک سبب ہے، جیسا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سابقہ سطور میں دلائل پیش کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں خواتین کے لیے مریم بنت عمران علیہا السلام کی عفت و پاک دامنی کی مثال بیان کی ہے، جب جبریل علیہ السلام ان کے پاس انسانی شکل میں آ گئے تو فوراً ان سے اللہ کی پناہ مانگنے لگیں، ارشاد ربانی ہے: قَالَتْ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا [مریم: ۱۸] یہ کہنے لگیں میں تجھ سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کچھ بھی اللہ سے ڈرنے والا ہے، اور فرمایا: وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَٰنَ الَّتِيٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِۦ وَكَانَتْ مِنَ الْقَٰنِتِينَ [التحریم: ۱۲] اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی اور اس (مریم) نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور عبادت گزاروں میں تھیں۔

عفت و پاک دامنی اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے، جب بادشاہ روم ہرقل نے ابو سفیان سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق متعدد سوالات کیا تھا، اس میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں کن باتوں کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے کہا: وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ: اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالصِّدْقِ، وَالْعَفَافِ، وَالصِّلَةِ [صحيح البخاري: بَابٌ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟: ۷] تم تنہا اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اپنے باپ دادا کی باتوں کو چھوڑ دو، اور وہ ہمیں نماز، سچائی، عفت و پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اور جو پاک دامن رہنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پاک دامنی کی زندگی عطا کر دیتا ہے، فرمان نبوی ہے: وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ [صحيح البخاري: كِتَابٌ: الزَّكَاةِ، بَابُ الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: ۱۴۶۹]

ایمان والی عورت کی صفت یہ ہے کہ اس کی زندگی میں کیسا بھی مرحلہ آئے وہ اپنی عزت کو داغ دار نہ ہونے دے، بلکہ ہر حال میں اپنی عزت کی حفاظت کرے، غار والوں کے واقعے میں ہمارے لیے بڑی عبرت و نصیحت ہے، ایک طرف تقویٰ شعار لڑکی نے سخت مجبوری میں بھی اپنی عزت و آبرو کا سودا نہ کیا بلکہ نوجوان کو اللہ کے عذاب سے ڈراتے ہوئے کہا: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ اللہ سے ڈر! اور اس مہر کو ناحق مت توڑ، دوسری طرف اس نوجوان کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہو گیا اور اس نے گناہ کو ترک کر دیا اور سو دینار بھی واپس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں لیا، اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ کردار اس قدر پسند آیا کہ اس کے اس عمل کو قبول کر کے اسے غار سے صحیح سالم باہر نکال دیا[بخاري: كِتَابٌ: أَحَادِيثُ الأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ، حَدِيثُ الْغَارِ: ٣٤٦٥]

ذیل کی سطور میں عفت وپاکدامنی کے چند اسباب ذکر کیے جارہے ہیں:

نظروں کی حفاظت: عفت و پاک دامنی اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے نظروں کی حفاظت ضروری ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو حفظ فروج سے پہلے غض بصر کی تعلیم دی ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ [النور: ٣٠۔ ٣١] مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے، لوگ جو کچھ کریں اللہ سب سے خبردار ہے، مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے راستے کے حقوق میں ایک حق غض بصر بھی ذکر کیا ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا؟ فَقَالَ: إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ، بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا: ٦٢٢٩] ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: راستوں پر بیٹھنے سے بچو! صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری یہ مجالس تو بہت ضروری ہیں، ہم وہیں بیٹھ کر روزمرہ گفتگو کیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا جب تم ان مجلسوں میں بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کا حق ادا کیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: (غیر محرم عورتوں کو دیکھنے سے) نظر نیچی رکھنا، راہ گیروں کو نہ ستانا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلام کا جواب دینا، بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

اسی طرح نظروں کی حفاظت اور بدنگاہی کے فتنے سے بچنے کے لیے بار بار کسی غیر محرم عورت پر نظر ڈالنے سے منع کیا گیا، اس لیے کہ یہ زنا کا پیش خیمہ ہے اور اسے آنکھوں کا زنا قرار دیا گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: يَا عَلِيُّ، لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ [سنن أبي داود: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ: ۲۱۴۹، حسن] علی! (اجنبی عورت پر بغیر قصد وارادہ) نگاہ پڑنے کے بعد دوبارہ نگاہ نہ ڈالو کیوں کہ پہلی نظر تو تمہارے لیے جائز ہے، دوسری جائز نہیں۔

دوسری حدیث میں ہے: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْأَدَبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ: ۲۷۷۶، صحيح] جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (کسی اجنبیہ عورت پر) اچانک پڑ جانے والی نظر سے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: تم اپنی نگاہ پھیر لیا کرو۔ اور حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَى، مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى، وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْقَدَرِ، بَابُ قُدِّرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا وَغَيْرِهِ: ۲۶۵۷] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زنا کا لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ خواہ مخواہ کرے گا، تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور چھونا ہے اور پاؤں کا زنا جانا ہے (فاحشہ کی طرف) اور دل کا زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ۔

سوشل میڈیا اور گنہگار آنکھیں: سوشل میڈیا کے اس زمانے میں آنکھوں سے جتنے گناہ سرزد ہوتے ہیں پورے اعضاء جسمانی سے اتنے گناہ سرزد نہیں ہوتے، مرد، عورت، نوجوان، بچے، لڑکے، لڑکیاں ہر ایک کے ہاتھ میں موبائل فون ہے اور انٹرنیٹ کی بہترین سہولت ہے، سوشل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میڈیا شہوات، فواحش ومنکرات اور بے حیائی وگندگی سے بھرا پڑا ہے، گلی محلوں، اور بازاروں میں ہرطرف بے پردگی، برہنگی اور عریانیت کا طوفان ہے، اکثر لوگ آنکھوں کے زنا میں مبتلا ہیں، الا من رحم ربي، یہ ابلیس کا زہر آلود تیر اور مہلک ہتھیار ہے، یاد رکھیں کہ دل کی اچھائی اور برائی کا دارومدار نظر پر ہے، نظر اچھی تو دل اچھا اور نظر گندی تو دل گندہ ہوجائے گا، آج ہماری نظریں گندی ہونے کی وجہ سے دل گندہ ہو گیا ہے اور جس کی وجہ سے ہمارے دل سخت ہو چکے ہیں اور اللہ کے خوف سے نہ ہماری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور نہ ہمارے دل وعظ ونصیحت کا اثر قبول کرتے ہیں، ضرورت ہے کہ اس دور میں خصوصی طور پر ہم اپنی نظروں کی حفاظت کریں، یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت ہے، اس کا صحیح استعمال کریں، کیوں کہ قیامت کے دن نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا [الإسراء: ٣٦] جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ کیوں کہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔

تنہائی کے گناہوں سے بچیں: خاص طور پر تنہائی میں سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے بچیں، کیوں کہ تنہائی کے گناہوں سے ہماری نیکیاں آخرت میں ضائع ہو جائیں گی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي، يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ، بِيضًا، فَيَجْعَلُهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا، قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللهِ، صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا، أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ، وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ، وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللهِ انْتَهَكُوهَا [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ ذِكْرُ الذُّنُوبِ: ۴۲۴۵، صحيح] ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت میں سے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو فضا میں اڑتے ہوئے ذرے کی طرح بنا دے گا، ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمایئے اور کھول کر بیان فرمایئے تاکہ لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے ہم ان میں سے نہ ہوجائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جان لو کہ وہ تمہارے بھائیوں میں سے ہی ہیں، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہاری قوم میں سے ہیں، وہ بھی راتوں کو اسی طرح عبادت کریں گے، جیسے تم عبادت کرتے ہو، لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب تنہائی میں ہوں گے تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے۔

نظروں کی حفاظت پر جنت کی بشارت: اگر ہم اپنی نظروں کو گناہوں سے بچائیں گے تو آخرت میں جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں گے، فرمان نبوی ﷺ ہے: **ثلاثةٌ لا ترى أعْيُنُهُم النارَ: عَيْنٌ حَرَسَتْ في سبيلِ اللهِ، وعَيْنٌ بَكَتْ من خَشْيَةِ اللهِ، وعينٌ كفَّتْ عن مَحارِمِ اللهِ** [أخرجه أبو يعلى في معجمه: ٢١٥، والطبراني: ١٩/٤١٦، (١٠٠٣) باختلاف يسير، صحيح الترغيب: ٣٣٢٦، حسن لغيره] تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کی آگ نہیں دیکھیں گی (اللہ تعالیٰ انہیں جہنم کی آگ سے بچا لے گا): وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرے داری کرے، وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئے اور وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے باز رہے۔ دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ فَضْلُ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ: ١٦٣٣، صحيح] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ڈر سے رونے والا جہنم میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ دودھ تھن میں واپس لوٹ جائے (اور یہ محال ہے)۔

اسی طرح وہ شخص ان خوش نصیبوں میں ہوگا جنہیں قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا (اللهم اجعلنا منهم) فرمان نبوی ﷺ ہے: **وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ** [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَذَانِ، بَابُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ: ٦٦٠] اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (بے ساختہ) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اور اللہ کے خوف سے آنکھوں سے نکلنے والے آنسو کے قطرے اللہ کو بے حد پسند ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ، مِنْ قَطْرَتَيْنِ، وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعٍ فِي خَشْيَةِ اللَّهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمُرَابِطِ: ١٦٦٩، حسن] ابو امامہ رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانیوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے: آنسو کا ایک قطرہ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے نکلے اور دوسرا خون کا وہ قطرہ جو اللہ کے راستہ میں بہے، دو نشانیوں میں سے ایک نشانی وہ ہے جو اللہ کی راہ میں لگے اور دوسری نشانی وہ ہے جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کی ادائیگی کی حالت میں لگے۔

احساس عمل کی چنگاری جس دل میں فروزاں ہوتی ہے
اس لب کا تبسم ہیرا ہے اس آنکھ کا قطرہ موتی ہے

نظروں کی حفاظت کے اسباب:

اللہ کی عظمت کا احساس: نظر کے فتنے سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے ہم اپنے دلوں میں اللہ کے عذاب اور سزاؤں کا خوف پیدا کریں، خلوت و جلوت میں اس سے ڈریں، اس کی عظمت کا احساس دل میں بٹھائیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا [النساء:۱۰۸] وہ لوگوں سے تو چھپ جاتے ہیں، (لیکن) اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتے، وہ راتوں کے وقت جب کہ اللہ کی ناپسندیدہ باتوں کے خفیہ مشورے کرتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کے پاس ہوتا ہے، ان کے تمام اعمال کو وہ گھیرے ہوئے ہے۔ اور فرمایا: يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ [غافر:۱۹] وہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو (خوب) جانتا ہے۔

گناہ کرتے وقت ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم لوگوں کی نظر سے چھپ گئے ہیں حالانکہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں دیکھ رہا ہے، ہمارے ساتھ مقرر فرشتے ہمارے گناہوں کو لکھ رہے ہیں، جن اعضاء سے ہم گناہ کر رہے ہیں وہ اعضاء ہمارے خلاف قیامت کے دن گواہی دیں گے، جس جگہ ہم گناہ کرتے ہیں وہ جگہ گواہی دے گی، لہٰذا کسی بھی صورت میں ہم گناہوں کا ارتکاب کر کے اللہ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے، یہ ساری باتیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان کر دیا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم ان آیتوں میں تدبر کریں اور اپنے نفس کا جائزہ لیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ [الزخرف:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۰] کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے، (یقیناً ہم برابر سن رہے ہیں) بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس ہی لکھ رہے ہیں۔ اور فرمایا: مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ [ق:۱۸] (انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔ اور فرمایا: اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ [یس: ۶۵] ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے، ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا [الزلزلة: ۴] اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی۔ نیز فرمایا: وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا [الكهف: ۴۹] اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیے جائیں گے، پس تو دیکھے گا کہ گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم وستم نہ کرے گا۔

ہمارے گھر میں بھی بہن بیٹیاں ہیں: اجنبی لڑکیوں پر شہوت کی نظر ڈالنے سے پہلے ہمیں یہ سوچ لینا چاہیے کہ زندگی حساب لیتی ہے، اگر ہم دوسروں کی بہن بیٹیوں پر گندی نظر ڈالیں گے تو یقین کریں کہ ہماری بہن بیٹیاں بدنگاہی سے محفوظ نہیں رہ سکتیں۔

بد نظر اٹھنے ہی والی تھی کسی کی جانب
اپنی بیٹی کا خیال آیا تو دل کانپ گیا

آنکھوں کے شر سے اللہ کی پناہ: اسی طرح ہمیں آنکھ، کان، دل اور زبان کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرنا چاہیے، حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ایک بہترین دعا سکھائی ہے: شکل بن حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی دعا سکھا دیجیے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي الِاسْتِعَاذَةِ: ١٥٥١، صحيح] اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کی برائی، نظر کی برائی، زبان کی برائی، دل کی برائی اور اپنی شرمگاہ کی برائی سے۔

نکاح کرنا: وقت پر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا نکاح کرنا یہ بھی عزت وآبرو کی حفاظت کا اہم ذریعہ ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ [صحيح مسلم: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابٌ: اسْتِحْبَابُ النِّكَاحِ لِمَنْ تَاقَتْ نَفْسُهُ إِلَيْهِ: ١٤٠٠] اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص نکاح کرنے کی قدرت رکھتا ہو وہ ضرور نکاح کرے، کیوں کہ اس سے نظر جھک جاتی ہے اور شرم گاہ کی حفاظت ہوتی ہے اور جو شخص قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیوں کہ روزہ اس کی خواہش نفس ختم کردے گا۔ اسی طرح جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں عفت و پاک دامنی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، اللہ کا ارشاد ہے: وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ [النور: ٣٣] اور ان لوگوں کو پاک دامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مال دار بنادے۔

پردہ کا اھتمام:

عورت کا اصل مقام گھر ھے: پردہ عفت و پاک دامنی کا اہم ذریعہ ہے، باپردہ عورت کی عزت و عصمت محفوظ رہتی ہے، کوئی شہوت کی نظر اس پر نہیں ڈالتا اور نہ اس سے چھیڑ چھاڑ کیا جاتا ہے، اسی لیے قرآن مجید میں خواتین کو گھروں میں رہنے کا حکم دیا گیا اور بے پردہ ہوکر، زیب وزینت کا اظہار کرتے ہوئے گھروں سے باہر نکلنے سے منع کیا گیا، ارشاد ربانی ہے: وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى [الأحزاب: ٣٣] اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو۔ اور حدیث میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا: المرأةُ عَوْرَةٌ، وإنَّها إذا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَها الشَّيْطانُ، وإنَّها لَتَكُونُ أَقْرَبَ إلى اللهِ مِنْها في قَعْرِ بَيْتِها [أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط: ٢٨٩٠، السلسلة الصحيحة: ٢٦٨٨، صحيح الترغيب: ٣٤٤] عورت مکمل چھپانے کی چیز ہے اور بے شک جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے گھور گھور کر دیکھتا ہے اور وہ اپنے رب کی رحمت سے سب سے زیادہ قریب اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔

معلوم ہوا کہ جب عورت گھر میں ہوتی ہے تو وہ شیطانی نظروں سے محفوظ رہتی ہے چاہے وہ انسانی شیطان ہوں یا جناتی شیطان اور گھر میں رہنے سے وہ اللہ کی رحمت کے بھی قریب ہوتی ہے، اس کے برعکس وہ عورتیں جو بے پردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں ان کی عزت وعصمت محفوظ نہیں رہ سکتی۔

اسلام میں پردہ کا حکم: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ [الأحزاب: ۵۳] جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو، تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے۔ یہ آیت آیت حجاب کہلاتی ہے، پردے کی فرضیت سے متعلق پہلی آیت ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش پر نازل ہوئی، جیسا کہ حدیث میں ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول: يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَ الْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الْحِجَابِ [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّفْسِيرِ، سُورَةُ الْأَحْزَابِ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: صَيَاصِيهِمْ: قُصُورِهِمْ، بَابٌ: قَوْلُهُ: لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ: ۴۷۹۰] آپ کے پاس اچھے برے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، کاش آپ ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم دے دیں۔ اس کے بعد اللہ نے پردہ کا حکم اتارا۔

اور فرمایا: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا [الأحزاب: ۵۹] اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ
[النور: ۳۱] مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔

صحابیات میں پردہ کا اہتمام: صحابیات میں پردے کا کیسا جذبہ تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: يَرْحَمُ اللّٰهُ نِساءَ المُهاجِراتِ الأُوَلَ، لَمّا أنزَلَ اللّٰهُ: وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ [النور: ۳۱] شَقَّقْنَ مُرُوطَهُنَّ فاخْتَمَرْنَ بها [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّفْسِيرِ، سُورَةُ النُّورِ، بَابٌ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ: ۴۷۵۸] اللہ تعالیٰ اولین مہاجرین کی عورتوں پر رحم فرمائے جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی تو انہوں نے اپنی چادریں پھاڑ کر اس کا خمار (حجاب) بنا لیا یعنی اپنے چہروں کو چھپا لیا۔ دوسری حدیث میں ہے: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ: يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ، خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْأَكْسِيَةِ [سنن أبي داود: كِتَابٌ: اللِّبَاسُ، بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ: ۴۱۰۱، صحيح] ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آیت کریمہ: يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ [الاحزاب: ۵۹] وہ اپنے اوپر چادر لٹکا لیا کریں۔ نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں (اس طرح باپردہ ہو کر) نکلیں کہ سیاہ چادروں کی وجہ سے ایسا لگتا کہ گویا ان کے سروں پر کوئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں صحابیات مسجدوں میں نمازوں کے لیے باپردہ آیا کرتی تھیں، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ، مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلَاةَ، لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ [صحيح البخاري: كِتَابٌ: مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ، بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ: ۵۷۸] مسلمان عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھنے چادروں میں لپٹ کر آتی تھیں۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر جب اپنے گھروں کو واپس ہوتیں تو انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندھیرے کی وجہ سے کوئی شخص پہچان نہیں سکتا تھا۔

اسی طرح عیدین میں شرکت کے لیے پردے کا اہتمام کرتی تھیں، حدیث میں ہے: عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، الْعَوَاتِقَ، وَالْحُيَّضَ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ، وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ، وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ، قَالَ: لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا [صحيح مسلم: كِتَابٌ: صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ، بَابٌ: ذِكْرُ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ: ٨٩٠] ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم کنواری جوان لڑکیوں، حیض والیوں اور پردہ والیوں کو عید الفطر اور عید قرباں میں لے جائیں، حیض والیاں نماز کی جگہ سے الگ رہیں اور حاضر ہوں اس کار خیر میں اور مسلمانوں کی دعا میں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی بہن اسے اپنی چادر میں اڑھا لے۔ سبحان اللہ! غور کریں کہ پردے کا حکم خواتین کے لیے کس قدر تاکیدی ہے کہ اس عظیم الشان عمل کی ادائیگی کے لیے بھی اگر کسی خاتون کے پاس چادر نہیں ہے تو دوسری بہن کی چادر اوڑھ کر جائے بہر حال باحجاب گھر سے نکلے۔

بے پردگی ایک سنگین گناہ: بے پردگی ایسا گناہ کبیرہ ہے جس سے بچنے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں سے بیعت لیتے تھے اور بڑے بڑے گناہوں کے ساتھ اسے ذکر کیا ہے، حدیث میں ہے: جَاءَتْ أُمَيْمَةُ بِنْتُ رُقَيْقَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: أُبَايِعُكِ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكِي بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقِي، وَلَا تَزْنِي، وَلَا تَقْتُلِي وَلَدَكِ، وَلَا تَأْتِي بِبُهْتَانٍ تَفْتَرِينَهُ بَيْنَ يَدَيْكِ وَرِجْلَيْكِ، وَلَا تَنُوحِي، وَلَا تَبَرَّجِي تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى [مسند أحمد: مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: ٦٨٥٠، حسن، جلباب المرأة: ١٢١، إسناده حسن والطبري في تفسيره: ٢٣/٣٤٣، والطبراني كما في مجمع الزوائد، للهيثمي: ٦/٤١] امیمہ بنت رقیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اسلام پر بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بیعت لیتے ہوئے) فرمایا: میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گی، چوری نہیں کرو گی، نہ بدکاری کرو گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گی اور نہ کسی پر بہتان تراشی کرو گی، نوحہ نہیں کرو گی، اور نہ ہی جاہلیت اولی کی طرح بے پردگی کرو گی۔

آخرت میں بھی ان کے لیے سخت وعید وارد ہے، ان کا جنت میں جانا تو دور کی بات ہے وہ جنت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوشبو بھی نہ پائیں گی، حدیث نبوی ہے: صِنفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا [صحيح مسلم: كِتَابُ : اللِّبَاسُ وَالزِّينَةُ، بَابٌ: النِّسَاءُ الْكَاسِيَاتُ الْعَارِيَاتُ، الْمَائِلَاتُ الْمُمِيلَاتُ: ۲۱۲۸] دو قسم کے جہنمی لوگوں کو ابھی میں نے نہیں دیکھا، ایک وہ (ظالم) قوم جن کے ہاتھوں میں گائے کے دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جس سے وہ لوگوں کو مار رہے ہوں گے، دوسرے وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، خود مائل ہونے والی اور دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح مائل ہوں گے، وہ نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی جب کہ جنت کی خوشبو اتنی اور اتنی مسافت تک پائی جاتی ہے۔

پردہ مرد کی غیرت کی دلیل ہے: ایک باغیرت شوہر اپنی بیوی کو، باغیرت والدین اپنی بیٹی کو، باغیرت بھائی اپنی بہن کو بے پردہ بازاروں میں زیب وزینت کا اظہار کرتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں کرسکتا، اگر کوئی عورت، بہن بیٹی گھر سے بے پردہ نکل رہی ہے تو اس کا لازمی مطلب ہے کہ گھر میں باغیرت افراد نہیں ہیں، اکبر الہ آبادی نے اسی حقیقت کی ترجمانی ان اشعار میں کی ہے ؎

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبرؔ زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

جب مرد بے غیرت ہو گئے تو عورتیں بے پردگی کا مظاہرہ کرنے لگیں۔

شرعی حجاب: شریعت میں پردہ صرف برقعہ پہننے کا نام نہیں ہے بلکہ درج ذیل چیزوں کا پردہ کامل پردہ کہلاتا ہے:

پورے جسم کا پردہ: عورت کے لیے ضروری ہے کہ سر تا پیر پورے جسم کو چھپائے کیوں کہ عورت مکمل چھپانے کی چیز ہے، حدیث نبوی ﷺ ہے: الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الرَّضَاعِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: ۱۱۷۳، صحيح] عورت (سراپا) پردہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لباس کا پردہ: لباس مکمل ساتر ہو، پورے جسم کو چھپاتا ہو، ایسا نہ ہو کہ لباس پہن کر بھی بے پردہ ہو، اس طرح سے کہ لباس چھوٹا ہو، تنگ ہو، باریک ہو، جس کی وجہ سے جسم کے نشیب وفراز ظاہر ہو رہے ہوں ۔

کپڑے کے دریچوں سے بدن جھانک رہے ہیں

جیسا کہ موجودہ برقعوں کی صورتحال ہے، برقعہ اس قدر تنگ، پرکشش اور جاذب نظر ہوتا ہے کہ برقعے کو بھی برقعہ پہنانے کی ضرورت ہوتی ہے، سچ ہے ۔

کالے برقعے کو بھی اک فتنہ تازہ کہیے
اسے برقعہ نہیں برقعے کا جنازہ کہیے

حدیث نبوی میں اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے: وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ [صحيح مسلم: كِتَابُ: اللِّبَاسُ وَالزِّينَةُ، بَابٌ: النِّسَاءُ الْكَاسِيَاتُ الْعَارِيَاتُ، الْمَائِلَاتُ الْمُمِيلَاتُ: ٢١٢٨] اور کچھ عورتیں ایسی ہوں گی جو کپڑے پہن کر بھی ننگی ہوں گی۔

آواز کا پردہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا [الأحزاب: ٣٢] اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری اختیار تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی غلط توقع لگا بیٹھے، اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔ نماز میں امام کو غلطی پر متنبہ کرنے کے لیے مرد حضرات آواز سے سبحان اللہ کہیں گے مگر خواتین ہتھیلی پر ہتھیلی مار کر متنبہ کریں گی۔ حدیث نبوی ﷺ ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ [صحيح البخاري: أَبْوَابُ: الْعَمَلُ فِي الصَّلَاةِ، بَابٌ: التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ: ١٢٠٣] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (نماز میں اگر کوئی بات پیش آ جائے تو) مردوں کو سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ مارنا چاہیے۔ یعنی اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں کو بائیں ہاتھ کے اوپر (الٹی جانب) مارے۔

زیورات کا پردہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ [النور: ٣١] اور گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بلکل مارے رہے، اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں۔

عورت کی خوشبو بھی پردہ ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رِيحهُ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْأَدَبِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ: ۲۷۸۷، صحيح] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک پھیل رہی ہو اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو لیکن مہک اس کی چھپی ہوئی ہو۔

دعاؤں کا اهتمام: عفت و پاک دامنی کے لیے اللہ سے دعائیں بھی کریں، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے دعا مانگتے تھے: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى، وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى [صحيح مسلم: كِتَابُ الذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ وَالتَّوْبَةُ وَالِاسْتِغْفَارُ، بَابُ التَّعَوُّذُ مِنْ شَرِّ مَا عُمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يُعْمَلْ: ۲۷۲۱] اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت کا، پرہیزگاری (تقویٰ) کا، پاک دامنی کا اور (لوگوں سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

حیاء: اسلام میں حیاء کی بڑی اہمیت ہے، ذیل کے سطور میں چند نکات میں حیاء کی اہمیت ملاحظہ فرمائیں:

حیاء ایمان کا ایک حصه هے: حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابُ أُمُورِ الْإِيمَانِ: ۹] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیاء (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

هر خیر کی کنجی هے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابُ بَيَانُ عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ: ۳۷] حیاء سراپا خیر کا نام ہے۔

دخول جنت کا ذریعه هے: حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ: ۲۰۰۹، صحيح] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیاء ایمان کا ایک جزء ہے اور ایمان والے جنت میں جائیں گے اور بے حیائی کا تعلق ظلم سے ہے اور ظالم جہنم میں جائیں گے۔

اسلام کا اخلاق هے: حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَإِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ الْحَيَاءِ: ۴۱۸۲، حسن] عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر دین کا ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔

حیاء اللہ کو پسند ہے: اللہ تعالیٰ خود حیاء والا ہے اور حیاء کو پسند کرتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ، فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ [سنن أبي داود: كِتَابُ الْحَمَّامِ، بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّعَرِّي: ۴۰۱۲، صحيح] اللہ حیاء دار ہے پردہ پوشی کرنے والا ہے اور حیاء اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو ستر کو چھپا لے۔

حیاء باعث زینت ہے: حدیث میں ہے: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ: ۱۹۷۴، صحيح] انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز میں بھی بے حیائی آتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے اور جس چیز میں حیاء آتی ہے اسے زینت بخشتی ہے۔

حیاء گناھوں سے ڈھال ہے: حیاء کی صفت انسان کو معصیت و برائی سے روکتی ہے اور بے حیائی گناہوں پر آمادہ کرتی ہے، حدیث نبوی ﷺ ہے: عن أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى، إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابٌ إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ: ۶۱۲۰] ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں نے پہلی نبوت کے کلام میں سے جو کچھ پایا ہے اس میں سے ایک یہ ہے کہ جب تیرے پاس حیاء نہیں تو اب تو جو چاہے کر۔ مطلب یہ ہے کہ یہ ان باتوں میں سے ہے جن پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام متفق تھے۔ کسی شریعت میں یہ منسوخ نہیں ہوئی، عقل سلیم کے عین مطابق ہونے کی وجہ سے سب لوگ حتیٰ کہ اہل جاہلیت بھی اسے جانتے اور مانتے آئے ہیں۔

حیاء نبوی اخلاق ہے: حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ۳۵۶۲] ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیاء دار تھے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حیاء: حدیث میں ہے: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَدْخُلُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيْتِي الَّذِي دُفِنَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي، فَأَضَعُ ثَوْبِي، وَأَقُولُ: إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ، فَوَاللهِ، مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي، حَيَاءً مِنْ عُمَرَ [مسند أحمد: مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ۲۵۶۶۰، مجمع الزوائد: ۹/۴۰، رجاله رجال الصحيح، والحاكم: ۴۴۰۲، باختلاف يسير، تخريج مشكاة المصابيح للالباني: ۱۷۱۲] میں اپنے اس گھر میں داخل ہوتی تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے ابو مدفون تھے، تو میں اپنے کپڑے اتار دیا کرتی تھی، اور کہتی کہ یہ تو میرے شوہر اور ابو ہی تو دفن ہیں، پھر جب ان کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے تو اللہ کی قسم! عمر رضی اللہ عنہ سے شرم وحیاء کی وجہ سے اس گھر میں اپنے کپڑے اچھی طرح درست کر کے ہی داخل ہوتی۔ سبحان اللہ!

عورت کا اصل زیور حیاء ہے: ایمان والی عورت کا اصل زیور سونا، چاندی اور زیورات نہیں بلکہ اصل زیور حیاء ہے، عورت کی اصل خوبصورتی حیاء میں اور اس کا تحفظ حجاب میں ہے، دور حاضر میں بے حیائی، بے غیرتی اور بے شرمی عام ہوتی جا رہی ہے، اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی ہر طرح کی بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ [الأعراف: ۳۳] آپ فرمایے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں۔ اور اہل ایمان میں بے حیائی پھیلانے والوں کو دردناک عذاب کی دھمکی دی ہے۔ فرمایا: اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ [النور: ۱۹] جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لیے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہیں، اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔

ویلنٹائن ڈے بے حیائی کا عالمی دن: مغربی دنیا ۱۴ فروری کو ویلنٹائن ڈے کے نام سے بے حیائی کا عالمی دن مناتی ہے اور اسے یوم محبت اور یوم عاشقاں کے نام سے جانتی ہے، اس دن ایک دوسرے کو پھولوں کا تحفہ دیا جاتا ہے، ناچ گانے کی محفلیں قائم ہوتی ہیں، شراب وکباب کا دور چلتا ہے، اخلاق وکردار اور انسانیت وشرافت کی تمام حدیں پامال کی جاتی ہیں، یہ دراصل یوم عیاش اور یوم بے حیائی ہے، فحاشی وعریانیت کا تہوار ہے، ہمارے غیر تربیت یافتہ مسلم نوجوان لڑکے اور لڑکیاں غیروں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ دوستی کے نام پر ایسے خرافات میں شریک ہوتے ہیں، والدین کی ذمہ داری ہے کہ ان پر گہری نظر رکھیں اور بے حیائی کی ایسی مجلسوں سے دور رکھیں تاکہ ان کا دین وایمان اور اخلاق وکردار محفوظ رہے۔

حیاء نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی تری رہے بے داغ

خلوت وجلوت میں اللہ کا خوف: عفت وپاکدامنی کے لیے مرد وخواتین کو چاہیے کہ اپنے دلوں میں اللہ کا حقیقی خوف پیدا کریں، اللہ کا خوف ہی ہمیں گناہوں سے بچا سکتا ہے، وہ اللہ جو ہمارے سینوں کی مخفی باتوں کو جانتا ہے، راز ونیاز کی باتوں سے واقف ہے، اس کی گرفت سے ہم ڈریں، اس اللہ سے ڈریں جو آخرت میں مومنوں اور متقیوں پر بڑا مہربان ہوگا، مگر مجرموں اور نافرمانوں کے لیے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے، اللہ کی قدرت یہ ہے کہ: **وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ** [الأنعام:٣] اور وہی ہے معبود برحق آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی، وہ تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی جانتا ہے اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اس کو بھی جانتا ہے۔ اور فرمایا: **وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ** [الملك:١٣] تم اپنی باتوں کو چھپاؤ یا ظاہر کرو وہ تو سینوں کی پوشیدگیوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔

اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنے والوں کے لیے جنت کی بشارت ہے، ارشاد ربانی ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

[النازعات: ٤٠-٤١] ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا۔ تو اس کا ٹھکانہ جنت ہی ہے۔ اور فرمایا: **وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ** [الرحمٰن: ٤٦] اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں۔ اور عرش الٰہی کے سائے میں جگہ پانے والے خوش نصیبوں میں وہ شخص بھی ہوگا جو اللہ کے خوف سے گناہ سے باز آ جائے، فرمان نبوی ﷺ ہے: **وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ** [صحيح البخاري: كِتَابُ الزَّكَاةُ، بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ: ١٤٢٣] اور وہ شخص جسے کسی خوبصورت اور صاحب منصب عورت نے بلایا لیکن اس نے یہ جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخلوط ماحول سے بچیں: عزت وآبرو کی حفاظت کے لیے مخلوط ماحول سے دوری ضروری ہے،عفت و پاکدامنی کو پامال کرنے والے اسباب میں ایک سبب مخلوط ماحول ہے، جہاں پر مرد وزن کا اختلاط ہوگا وہاں پر عزت وآبرو محفوظ نہیں رہ سکتی، آج کے دور میں اسکولوں، کالجوں، بازاروں، آفسوں ہر جگہ مخلوط ماحول ہے، یہی وجہ ہے کہ برائیاں تیزی سے بڑھ رہی ہیں،غور کریں کہ مسجد جیسی پاکیزہ و مقدس جگہ اختلاط سے دور رکھا گیا، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا** [صحيح مسلم: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلُ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا: ۴۴۰] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے اور خواتین کے لیے سب سے بری پہلی صف ہے اور اچھی صف پچھلی صف ہے۔سبحان اللہ! جب مسجد میں اختلاط باعث شر ہے تو بازاروں، اسکولوں، کالجوں، آفسوں، شاپنگ مالوں اور پارکوں میں بدرجہ اولیٰ خطرناک ہوگا۔

دوسری حدیث میں ہے: ایک مرتبہ نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوکر مسجد سے باہر نکل رہے تھے تو دیکھا کہ لوگ راستے میں عورتوں میں مل جل گئے تھے، (مردوں کا عورتوں سے اختلاط ہوگیا تھا) تو رسول ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: **اسْتَأْخِرْنَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ، عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ، فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ، حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ** [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابٌ فِي مَشْيِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّرِيقِ: ۵۲۷۲، حسن] تم پیچھے ہٹ جاؤ، تمہارے لیے راستے کے درمیان سے چلنا ٹھیک نہیں، تمہارے لیے راستے کے کنارے کنارے چلنا مناسب ہے، اس حکم کے بعد ایسا ہوگیا کہ عورتیں دیوار سے چپک کر چلنے لگیں، یہاں تک کہ ان کے کپڑے (دوپٹے وغیرہ) دیوار میں پھنس جاتے تھے۔سبحان اللہ کیسا جذبہ عمل ہے صحابیات میں۔

اجنبی مرد وعورت کا خلوت نشینی اختیار کرنا باعث فتنہ ہے، حدیث میں ہے: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ** [صحيح البخاري: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابٌ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ: ۵۲۳۳] عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے نکلی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تو واپس جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

قال ميمون بن مهران: قال لي عمر بن عبدالعزيز: يا ميمون بن مهران، إني أوصيك بوصية فاحفظها: إياك أن تخلو بامرأة غير ذات محرم، وإن حدثتك نفسك أن تعلمها القرآن [حلية الأولياء: ٢٧٢/٥] میمون بن مہران کہتے ہیں: مجھ سے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اے میمون بن مہران! میں تمہیں ایک وصیت کر رہا ہوں اسے اچھی طرح یاد رکھو، کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت نشینی اختیار کرنے سے بچو، اگرچہ تمہارا ارادہ اسے قرآن سکھانا ہو۔

اسی طرح اجنبی عورت کو چھونا، مصافحہ کرنا یہ بھی ایک سنگین گناہ ہے، تقریبات میں دیکھا جاتا ہے کہ اجنبی مرد و خواتین ایک دوسرے سے بلا جھجک سلام مصافحہ کرتے ہیں اور اسے گناہ نہیں سمجھتے، حدیث میں ایسے لوگوں کے لیے سخت وعید وارد ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: لَأَنْ يُطعَنَ في رأسِ أحدِكم بمخْيَطٍ من حديدٍ، خيرٌ له من أن يمسَّ امرأةً لا تحِلُّ له [أخرجه الروياني في المسند: ١٢٨٣، باختلاف يسير، والطبراني: ٢١١/٢٠، (٤٨٦)، والبيهقي كما في الترغيب والترهيب، للمنذري: ٢٦/٣، واللفظ لهما، صحيح الترغيب: ١٩١٠، حسن صحيح] تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی چبھوئی جائے تو یہ بہتر ہے اس کے لیے اس بات سے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خواتین سے بیعت لیتے تو زبانی بیعت لیتے تھے، بیعت کے وقت کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوتے تھے، حدیث میں ہے: جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں سے عہد و اقرار لے لیتے اور وہ زبان سے اقرار کر لیتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے کہتے: انْطَلِقْنَ، فَقَدْ بَايَعْتُكُنّ، لَا وَاللهِ، مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ، غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ، وَاللهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللهُ، يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: قَدْ بَايَعْتُكُنَّ، كَلَامًا [صحيح البخاري: كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابٌ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ: ٥٢٨٨] اب جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی ہے۔ ہرگز نہیں! واللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ نے (بیعت لیتے وقت) کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے صرف زبان سے (بیعت لیتے تھے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واللہ! نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے صرف انہیں چیزوں کا عہد لیا جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ بیعت لینے کے بعد آپ ان سے فرماتے کہ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے۔ یہ آپ صرف زبان سے کہتے کہ میں نے تم سے بیعت لے لی۔

دوسری حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الْجِهَادِ، بَابٌ بَيْعَةِ النِّسَاءِ: ٢٨٧٤، صحيح] امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں کچھ عورتوں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیعت کرنے آئی، تو آپ نے ہم سے فرمایا: جہاں تک تمہارے اندر طاقت وقوت ہو (امام کی بات سنو اور مانو)، میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔

غور کریں کہ جب نبی معصوم ﷺ نے غیر عورتوں سے ہاتھ نہیں ملایا تو پیرو، مرشدوں اور دوسروں کے لیے کیونکر جائز ہوگا کہ وہ غیر عورتوں سے ہاتھ ملائیں یا محرم کی طرح بے حجاب ہو کر ان سے خلوت کریں۔ اللہ المستعان۔

شوہر کا حق ادا کرنا:

خواتین پر جہاں اللہ کا حق ہے، اللہ کے حق کے بعد ان پر سب سے بڑا حق ان کے شوہر کا ہے اور جنت میں جانے کے لیے اللہ کے حق کے ساتھ شوہر کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابٌ حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ: ١٨٥٣، صحيح الترغيب للألباني: ١٩٣٨] قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، عورت اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرلے، حتی کہ اگر وہ کجاوے کی پیٹھ پر ہو اور اس کا شوہر اسے (اپنی حاجت کے لیے) بلائے تو وہ اپنے آپ کو اس کے سپرد کرنے سے انکار نہ کرے، دوسری روایت میں ہے: ولا تَجِدُ امرأةٌ حَلاوَةَ الإيمانِ، حتى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِها [مجمع الزوائد للهيثمي: ٣١٢/٤، صحيح الترغيب: ١٩٣٩] کوئی عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پا سکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔

کوئی عورت یہ سوچے کہ میں نمازی ہوں، تہجد گزار ہوں، میں قرآن پڑھتی ہوں، میں صدقہ کرتی ہوں وغیرہ وغیرہ اور اپنی عبادتوں سے میں جنت میں چلی جاؤں گی، حالانکہ وہ اپنے شوہر کو ناراض رکھتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس پر ظلم کرتی ہے، اسے تکلیف دیتی ہے، تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا شوہر اس کے لیے جنت بھی ہے اور جہنم بھی، اگر وہ چاہے تو اپنے شوہر کے حقوق ادا کر کے جنت کی مستحق ہو سکتی ہے اور اسے ناراض کر کے جہنم رسید ہو سکتی ہے، حدیث میں ہے حصین بن محصن سے روایت ہے کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ میں کسی کام سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے پوچھا: یہ کون عورت (آئی) ہے؟ کیا شوہر والی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! پھر آپ نے دریافت کیا: تیرا اپنے شوہر کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟ میں نے کہا: میں نے کبھی اس کی اطاعت اور خدمت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی سوائے اس کے جو میرے بس میں نہ ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فَانْظُرِي أَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ [مسند أحمد: أَوَّلُ مُسْنَدِ الْكُوفِيِّينَ، حَدِيثُ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ: ١٩٠٠٣، صحيح الجامع: ١٥٠٩] تم اچھی طرح دیکھ لو کہ اس کی نظر میں تم کیسی ہو یاد رکھو کہ وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے۔

ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنتی عورت کے صفات ذکر کرتے ہوئے فرمایا: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِنِسَائِكُمْ فِي الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: كُلُّ وَدُوْدٍ وَلُوْدٍ، إِذَا غَضِبَتْ، أَوْ أُسِيءَ إِلَيْهَا، أَوْ غَضِبَ زَوْجُهَا قَالَتْ: هٰذِهِ يَدِيْ فِيْ يَدِك، لَا أَكْتَحِلُ بِغَمْضٍ حَتّٰى تَرْضٰى [المعجم الأوسط للطبراني: ٢٠٦/٢، الزواجر: ٤١/٢، صحيح الترغيب للألباني: ١٩٤١، السلسلة الصحيحة للألباني: ٣٣٨٠] کیا میں تمہیں جنتی عورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو صحابہ کرام نے کہا: ضرور بتلائیں، تو آپ نے فرمایا: بہت زیادہ اپنے شوہر سے محبت کرنے والی عورت، زیادہ بچے جننے والی اور جب اسے غصہ آئے، یا اس سے بدسلوکی کی جائے یا اس کا شوہر اس سے ناراض ہو جائے تو وہ خاوند کے پاس جا کر کہتی ہے: میں بناؤ سنگھار نہیں کر سکتی، بلکہ اپنا ہاتھ شوہر کے ہاتھ میں آکر ڈال دیتی ہے اور ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے: میں اس وقت تک چین وسکون سے نہیں بیٹھ سکتی جب تک آپ مجھ سے خوش نہ ہو جائیں، وہ ہر ممکن طریقے سے ناراض شوہر کو منانے کی کوشش کرتی ہے، ایسی عورت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنتی عورت بتلایا ہے۔

اسی طرح مثالی عورت کے صفات بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ [سنن النسائي: كِتَابُ النِّكَاحِ، أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[۳۲۳۱، حسن صحیح] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: عورتوں میں اچھی عورت کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ عورت جو اپنے شوہر کو جب وہ اسے دیکھے خوش کر دے، جب وہ کسی کام کا اسے حکم دے تو (خوش اسلوبی سے) اسے بجا لائے، اپنی ذات اور اپنے مال کے سلسلے میں شوہر کی مخالفت نہ کرے کہ اسے برا لگے۔

صبر وشکر:

صبر اور شکر مومن کی دو عظیم خصلت: انسانی زندگی دو حال سے خالی نہیں ہے، یا تو خوشی ہے یا غمی، کبھی آرام ہے تو کبھی تکلیف، کبھی صحت ہے تو کبھی بیماری، کبھی خوش حالی ہے تو کبھی بدحالی، کوئی انسان ہمیشہ آرام اور خوش حالی میں رہے کبھی اسے کوئی تکلیف نہ آئے ایسا ممکن نہیں ہے اسی طرح کوئی انسان ہمیشہ تکلیفوں اور پریشانیوں میں مبتلا رہے، کبھی اس کی زندگی میں خوشی نہ آئے یہ بھی ممکن نہیں ہے، بلکہ کبھی خوشی کبھی غمی، کبھی آرام کبھی تکلیف، کبھی عروج کبھی زوال، کبھی فقیری کبھی امیری، کبھی صحت کبھی بیماری ہر انسان کی زندگی کا لازمی حصہ ہے، بندہ مومن دونوں حالت میں خیر و بھلائی میں ہوتا ہے، تکلیف میں صبر کر کے اور آرام کی زندگی میں اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کر کے اور یہ صرف مومن کی خصوصیت ہے ورنہ کافر جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا وہ تکلیف و پریشانی میں گھبرا جاتا ہے، جزع فزع کرنے لگتا ہے، بسا اوقات مصائب و مشکلات سے عاجز آ کر خودکشی کر لیتا ہے۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہیں پایا تو کدھر جائیں گے

اور جب خوش حالی و فارغ البالی میں ہوتا ہے تو سرکش بن جاتا ہے، عیاشی کرتا ہے، کمزوروں پر ظلم کرتا ہے، الغرض مومن کے لیے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے بشرطیکہ وہ صابر اور شاکر ہو اور کافر کے لیے ہر حال میں شر ہی شر ہے، اسی حقیقت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیان کی ہے، فرمایا: **عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ** [صحیح مسلم: كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، بَابُ الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ: ۲۹۹۹] مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کے ہر کام میں اس کے لیے بھلائی ہے اور یہ چیز مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں، اگر اسے خوش حالی نصیب ہو، اس پر اللہ کا شکر کرتا ہے تو یہ شکر کرنا بھی اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے بہتر ہے (یعنی اس میں اجر ہے) اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صبر اور شکر دونوں کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے، فرمایا: اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ [إبراهيم: ۵] بلاشبہ اس میں ہر ایسے شخص کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو بہت صبر کرنے والا، بہت شکر کرنے والا ہے۔ (یہ آیت قرآن مجید میں کل چار مقامات پر مذکور ہے: سورہ ابراهیم: ۵، سورہ لقمان: ۳۱، سورہ سبأ: ۱۹، سورة الشوری: ۳۳) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نِعْمَ الْعَبْدُ، عَبْدٌ إِذَا ابْتُلِيَ صَبَرَ، وَإِذَا أُعْطِيَ شَكَرَ [تفسير ابن كثير: ابراهيم: ۵] کتنا اچھا ہے وہ بندہ جب اسے آزمایا جاتا ہے تو صبر کرتا ہے اور نعمتوں سے نوازا جاتا ہے تو شکر ادا کرتا ہے۔ متعدد سلف سے یہ بات منقول ہے کہ صبر آدھا ایمان ہے کیوں کہ ایمان کے دو حصے ہیں: آدھا حصہ صبر اور بقیہ آدھا شکر [عدة الصابرين: ۱۰۸، تفسير ابن القيم] معلوم ہوا کہ صبر اور شکر مومن کی دو عظیم خصلت ہے۔

اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر یہ وصف پیدا کریں، بالخصوص خواتین اس جانب توجہ دیں کیوں کہ مصائب ومشکلات میں بہت جلد گھبرا جاتی ہیں اور بے قابو ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ صبر اور صلاۃ مومن کے لیے دو عظیم ہتھیار ہیں، مصائب ومشکلات میں ان دونوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں، ارشاد ربانی ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ [البقرة: ۱۵۳] اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک توفیق دے۔ آمین۔

آزمائشوں میں صبر:

اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو مختلف طریقے سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور کامیاب ہیں وہ بندے جو بوقت آزمائش صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ [البقرة: ۱۵۵-۱۵۷] اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔ جنہیں، جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ ابتلاء و آزمائش اور مصائب و مشکلات میں صبر کرنا یہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے، اسی لیے صبر کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا مقام ہے اور ان کے لیے اجر عظیم کا وعدہ ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ [الشوری: ۴۳] اور جو شخص صبر کر لے اور معاف کر دے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔ اور فرمایا: اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ [الزمر: ۱۰] صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے۔

حدیث میں ہے: وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابُ الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: ۱۴۶۹] اور جو شخص اپنے اوپر زور ڈال کر بھی صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے صبر و استقلال دے دیتا ہے۔ اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں خیر نہیں ملی۔ (صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے)۔ دوسری حدیث میں ہے: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ، فَيَقُولُ: إِنَّا لِلهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَجَرَهُ اللهُ فِي مُصِيبَتِهِ، وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا، قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ، قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْلَفَ اللهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ: ۹۱۸] جب کسی مسلمان بندے کو کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ اللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا، کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مصیبت میں اجر دیتا ہے۔ اور اس کا نعم البدل عطا کرتا ہے، جب (میرے شوہر) ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق کہا تو اللہ نے میرے لیے ان سے بہتر (شوہر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا فرمایا۔

یاد رہے کہ آزمائش جتنی بڑی ہوتی ہے بدلہ بھی اتنا ہی بڑا ہوتا ہے، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ: ۲۳۹۶، حسن] بڑا ثواب بڑی بلا (آزمائش) کے ساتھ ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبت کرتا ہے تو اسے آزماتا ہے پس جو اللہ کی تقدیر پر راضی ہو اس کے لیے اللہ کی رضا ہے اور جو اللہ کی تقدیر سے ناراض ہو تو اللہ بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

حدیث میں ہے: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: اے اللہ کے رسول!: أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ، فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ: ٢٣٩٨، حسن صحيح] لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: انبیاء و رسل کی، پھر جو ان کے جیسے ہیں، پھر جو ان کے جیسے ہیں، بندے کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے، اگر بندہ اپنے دین میں سخت ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں نرم ہوتا ہے تو اس کے دین کے مطابق آزمائش بھی ہوتی ہے، پھر آزمائش بندے کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہے، یہاں تک کہ بندہ روئے زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ اور یہ سنت الہیہ ہے کہ ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن و مخلص بندوں کا امتحان لیا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: الٓمّٓ ① اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ② وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ [العنکبوت: ١-٣] الم، کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟ ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا، یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں۔ سچ ہے۔

آزمائش ہے نشان بندگان محترم
جانچ ہوتی ہے انہیں کی جن پہ ہوتا ہے کرم

بیماری پر صبر:

اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو مختلف طریقے سے آزمائش میں ڈالتا ہے، اس کی ایک شکل بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے، بیماری چھوٹے، بڑے، مرد و عورت، امیر و غریب ہر ایک کو آتی ہے، لیکن خواتین بیماریوں میں بہت جلد گھبرا جاتی ہیں، خاص طور پر بچوں کی بیماری میں اگر جلدی شفا نہ ملے تو غیر شرعی طریقے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاج شروع کر دیتی ہیں، مزاروں اور آستانوں کا رخ کرتی ہیں، یاد رکھیں کہ بیماریوں سے شفا دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ [الشعراء: ۸۰] اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو مجھے وہی (اللہ) شفا عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا علاج و معالجہ کے لیے شرعی اسباب اختیار کریں اور صرف اللہ تعالیٰ سے شفایابی کی امید رکھیں، جیسا کہ نبی ﷺ مریض پر دم کرتے ہوئے یہ دعا پڑھتے تھے: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا [صحيح مسلم: كِتَابُ السَّلَامِ، بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيضِ: ۲۱۹۱] عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اس پر پھیرتے پھر فرماتے: أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا یعنی اے لوگوں کے رب دور کر دے بیماری کو اور شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، شفا تیری ہی شفا ہے، ایسی شفا دے کہ (جسم میں) کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

بیماری مومن کے لیے گناہوں کا کفارہ، اجر و ثواب کا باعث اور درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے بشرطیکہ بیماری میں صبر سے کام لیں، اللہ کے فیصلے سے راضی رہیں، اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھیں، نبی ﷺ کا فرمان ہے: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَرْضَى، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ: ۵۶۴۵] اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے بیماری کی تکالیف اور دیگر مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَرْضَى، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ: ۵۶۴۲] ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی تکان، بیماری، فکر، غم، اور تکلیف پہنچتی ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ، فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي، فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قَالَ: أَجَلْ، كَمَا يُوعَكُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَجُلَانِ مِنكُمْ، قَالَ: لَكَ أَجْرَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَرْضَى، بَابُ قَوْلِ الْمَرِيضِ إِنِّي وَجِعٌ: ٥٦٦٧] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا، میں نے آپ کا جسم چھو کر عرض کیا کہ آپ کو بڑا تیز بخار ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں کے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ تو آپ کے لیے اجر بھی دوگنا ہے؟۔ کہا ہاں، پھر آپ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو بھی جب کسی مرض کی تکلیف یا اور کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اس کے گناہ کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑتا ہے۔

اسی طرح خواتین بیماری سے عاجز ہو کر، گھبرا کر بیماری کو برا نہیں کہیں، کیوں کہ بیماری اللہ کی طرف سے ہے، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ؟ قَالَتِ: الْحُمَّى، لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا، فَقَالَ: لَا تَسُبِّي الْحُمَّى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَرَضٍ: ٢٥٧٥] جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا: اے ام السائب یا ام المسیب! تم کانپ رہی ہو کیا ہوا تم کو؟ وہ بولیں: بخار ہے، اللہ اس میں برکت نہ دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخار کو برا مت کہو، کیوں کہ وہ دور کر دیتا ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے۔

اسی طرح حدیث میں صبر کرنے والی عورت کو جنت کی خوش خبری دی گئی ہے، عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى! قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللّٰهَ لِي، قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ، قَالَتْ: أَصْبِرُ قَالَتْ: فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَرَضٍ: ٢٥٧٦] کیا میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھلاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں (ضرور دکھلایئے) انہوں نے کہا: یہ کالی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور بولی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے مرگی کا عارضہ ہے، اس حالت میں میرا بدن کھل جاتا ہے، تو میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے (کہ اس بیماری سے مجھے نجات مل جائے) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس تکلیف پر صبر کر، اس کے بدلے تیرے لیے جنت ہے، اور اگر تو چاہے تو میں دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تجھے اس بیماری سے عافیت دے دے، اس نے کہا: (اچھا ٹھیک ہے، پھر) میں صبر ہی اختیار کرتی ہوں، تاہم (دورے کے وقت) میں ننگی ہو جاتی ہوں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ (بیماری کے وقت) میرا بدن نہ کھلے، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لیے یہ دعا فرمائی۔

سبحان اللہ! کیسی حیاء والی عورت ہے کہ بے ہوشی میں بھی اپنے پردے کی حفاظت کی فکر ہے، یہ ایک جنتی عورت ہی کی صفت ہو سکتی ہے۔

معصوم بچوں کی موت پر صبر:

چھوٹے بچوں کی موت والدین کے لیے بڑا کٹھن اور صبر آزما موقع ہوتا ہے، ایسی مشکل گھڑی میں جو ماں باپ صبر و ضبط اور ہمت سے کام لیتے ہیں ان کے لیے احادیث میں بڑی بشارت وارد ہے، نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ، إِلَّا الْجَنَّةُ** [صحيح البخاري: كِتَابُ الرِّقَاقِ، بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ، فِيهِ سَعْدٌ: ٦٤٢٤] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھا لوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کر لے، تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، اس کے ساتھ اس کا بیٹا (بھی) تھا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: اللہ آپ سے ایسے ہی محبت کرے جیسے میں اس سے کرتا ہوں، پھر وہ (لڑکا) مر گیا، تو آپ نے (کچھ دنوں سے) اسے نہیں دیکھا تو اس کے بارے میں (اس کے باپ سے) پوچھا (تو انہوں نے بتایا کہ وہ مر گیا ہے) آپ نے فرمایا: **مَا يَسُرُّكَ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ عِنْدَهُ، يَسْعَى يَفْتَحُ لَكَ** [سنن النسائي: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، الْأَمْرُ بِالِاحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ نُزُولِ الْمُصِيبَةِ: ١٨٧٠، صحيح] کیا تمہیں اس بات سے خوشی نہیں ہو گی کہ تم جنت کے جس دروازے پر جاؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے (اپنے بچے) کو اس کے پاس پاؤ گے، وہ تمہارے لیے دوڑ کر دروازہ کھولنے کی کوشش کرے گا۔ دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے اس آدمی سے فرمایا: ألا تُحِبُّ أنْ تَأْتِيَ بابًا مِن أبوابِ الجنةِ إلّا وجدتَّهُ يَنْتَظِرُكَ؟ فقالَ رجلٌ: يا رسولَ اللهِ ألَهُ خاصَّةً أمْ لِكُلِّنا؟ قال: بل لِكُلِّكُم [أخرجه أحمد: ١٥٦٣٣، وابن حبان: ٢٩٤٧، والحاكم: ١٤١٧، مجمع الزوائد: ١٢/٣، رجاله رجال الصحيح، صحيح الترغيب: ٢٠٠٧، تخريج مشكاة المصابيح للالبانی: ١٦٩٤، إسناده صحيح] کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تم جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے پر بھی آؤ گے مگر اسے (اپنے بچے کو) انتظار کرتا ہوا پاؤ گے، ایک آدمی نے کہا: کیا اس آدمی کے لیے یہ بشارت خاص ہے یا ہم سب کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم سب کے لیے ہے یہ بشارت۔ ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمُ الْجَنَّةَ، قَالَ: يُقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُونَ: حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا، فَيُقَالُ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ [سنن النسائي: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، مَنْ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ: ١٨٧٦، صحيح] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان ماں باپ کے تین نابالغ بچے مر جائیں، تو اللہ تعالیٰ ان کو ان پر اپنی رحمت کے فضل سے جنت میں داخل کرے گا، آپ ﷺ فرماتے ہیں: ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ، تو وہ کہیں گے (ہم نہیں داخل ہو سکتے) جب تک کہ ہمارے والدین داخل نہ ہو جائیں، (پھر) کہا جائے گا: (جاؤ) اپنے والدین کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

ایک اور حدیث میں ہے: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کی اولاد فوت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے، تم نے میرے بندے کی اولاد (کی روح) کو قبض کر لیا؟ تو وہ کہتے ہیں: ہاں، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پس میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ اس نے تیری حمد بیان کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو اللہ فرماتا ہے: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ تم میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو [سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: فَضْلُ الْمُصِيبَةِ إِذَا احْتَسَبَ، صحيح الترغيب: ٢٠١٢] اسی طرح دوسری حدیث میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: لَا يَمُوتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ، إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: أَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَوِ اثْنَيْنِ [صحيح مسلم :كِتَابُ: الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابٌ: فَضْلُ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبَهُ: ۲۶۳۲] تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ کی رضا کے لیے صبر کرے تو جنت میں جائے گی، ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر دو بچے انتقال کریں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو مریں تب بھی یہی ثواب ہے۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ بچپن میں فوت ہونے والے بچے اپنے ماں باپ کے لیے جہنم کی آگ سے آڑ اور پردہ ہوں گے بشرطیکہ والدین اجر وثواب کی نیت سے صبر کیے ہوں گے، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، ادْعُ اللهَ لَهُ، فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً، قَالَ: دَفَنْتِ ثَلَاثَةً؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابٌ فَضْلُ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبَهُ: ۲۶۳۶] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے ایک بچے کو لے کر آئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمائیے وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہ کہیں مر نہ جائے، کیوں کہ میں اب تک تین بچوں کو دفنا چکی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (تعجب سے) فرمایا: تم اب تک تین بچوں کو دفنا چکی ہو؟ اس نے کہا: ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو نے تو ایک مضبوط روک کر لی ہے جہنم کی۔ یعنی تم نے جہنم سے بچنے کے لیے مضبوط آڑ بنالی ہے۔

اور شرعاً جو صبر محمود و مطلوب ہے وہ وہی صبر ہے جو مصیبت کے وقت ہی ہو، ورنہ ایک مدت کے گزرنے کے بعد تو صبر ہو ہی جاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي، قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ: ۱۲۸۳] انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرا اور صبر کر۔ وہ بولی جاؤ جی پرے ہٹو۔ یہ مصیبت تم پر پڑی ہوتی تو پتہ چلتا۔ وہ آپ ﷺ کو پہچان نہ سکی تھی۔ پھر جب لوگوں نے اسے بتایا کہ یہ نبی کریم ﷺ تھے، تو اب وہ (گھبرا کر) نبی کریم ﷺ کے دروازہ پر پہنچی۔ وہاں اسے کوئی دربان نہ ملا۔ پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو پہچان نہ سکی تھی۔ (معاف فرمایئے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: صبر تو جب صدمہ شروع ہو اس وقت کرنا چاہیے (اب کیا ہوتا ہے)۔

بچپن میں مرنے والے بچوں کی کفالت:

حدیث میں ہے: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أطفالُ المسلمينَ في جَبلٍ في الجنةِ يكفلهمْ إبراهيمُ وسارةُ حتى يدفعونهُم إلى آبائِهم يومَ القيامةِ [أخرجه ابن أبي الدنيا في النفقة على العيال: ٢٠٣، والحاكم: ١٤١٨، وأبو نعيم في تاريخ أصبهان: ٢٣٣/٢، باختلاف يسير، السلسلة الصحيحة: ١٤٦٧، رجاله ثقات، صحيح الجامع: ١٠٢٣] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے بچے جنت کے ایک پہاڑ میں رہتے ہیں، ابراہیم علیہ السلام اور سارہ علیہا السلام ان کی کفالت کرتے ہیں، روز قیامت انہیں ان کے آباء کے حوالے کردیں گے۔

نبی ﷺ اور صحابہ وصحابیات کا جذبۂ صبر: اس مصیبت سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دوچار کیا، آپ کے بیٹے ابراہیم کی وفات حالت رضاعت میں ہوگئی، مگر اس عظیم حادثے میں بھی نبی کریم ﷺ نے صبر و ہمت سے کام لیا، اور اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی بات زبان سے نہیں نکالی، بلکہ اللہ کے فیصلے سے راضی رہے، حدیث میں ہے: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار کے یہاں گئے۔ یہ ابراہیم (رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے) کو دودھ پلانے والی انا کے خاوند تھے۔ نبی کریم ﷺ نے بیٹے ابراہیم کو گود میں لیا اور پیار کیا اور سونگھا۔ پھر اس کے بعد ہم ان کے یہاں ایک بار پھر گئے۔ دیکھا کہ اس وقت ابراہیم دم توڑ رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بول پڑے کہ یا رسول اللہ! اور آپ بھی لوگوں کی طرح بے صبری کرنے لگے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن عوف! یہ بے صبری نہیں یہ تو رحمت ہے۔ پھر آپ ﷺ دوبارہ روئے اور فرمایا: إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ: إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ: ۱۳۰۳] آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے نڈھال ہے پر زبان سے ہم وہی کہیں گے جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے اور اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے کا جب انتقال ہوا تو اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید مغموم تھے، غم سے آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود صبر سے کام لیا اور اپنی بیٹی کو بھی صبر کی تلقین کی، حدیث میں واقعہ اس طرح سے ہے: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی زینب کے بھیجے ہوئے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ان کے لڑکے جاں کنی میں مبتلا ہیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا رہی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم جا کر انہیں بتا دو کہ اللہ ہی کا سب کچھ ہے وہ جو چاہے لے لے اور اسی کا ہے جو کچھ وہ دیدے اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے پس ان سے کہو کہ صبر کریں اور اس پر اجر وثواب کی نیت کریں۔ صاحبزادی نے دوبارہ آپ کو قسم دے کر کہلا بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن معاذ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بھی کھڑے ہوئے (پھر جب آپ صاحبزادی کے گھر پہنچے تو) بچہ آپ کو دیا گیا اور اس کی سانس اکھڑ رہی تھی جیسے پرانی مشک کا حال ہوتا ہے۔ یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ: ۷۳۷۷] یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ بھی اپنے انہیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوتے ہیں۔

اسی طرح ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے کی موت پر جس صبر وضبط کا مظاہرہ کیا اس واقعے میں خواتین کے لیے بہت بڑی مثال ہے، حدیث کا واقعہ ملاحظہ فرمائیں: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ ابوطلحہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے کہ بچے کا انتقال ہو گیا۔ جب وہ (تھکے ماندے) گھر واپس آئے تو پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ان کی بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ سکون کے ساتھ ہے، پھر بیوی نے ان کے سامنے کھانا رکھا اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد انہوں نے ان کے ساتھ ہمبستری کی، پھر جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بچہ کو دفن کردو۔ صبح ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے رات ہمبستری بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ان دونوں کو برکت عطا فرما۔ پھر ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو مجھ سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسے حفاظت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ۔ چنانچہ وہ بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچہ کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچہ کو لیا اور دریافت فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں کھجوریں ہیں۔ آپ نے اسے لے کر چبایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچہ کی تحنیک کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ [صحیح البخاري: كِتَابُ الْعَقِيقَةِ، بَابُ تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ، وَتَحْنِيكِهِ: ٥٤٧٠]

صحیح مسلم کی روایت میں یہ واقعہ تھوڑے اور معانی کے اضافہ کے ساتھ مروی ہے: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پیٹ سے تھا مر گیا۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: ابوطلحہ کو ان کے بیٹے کے موت کی خبر نہ دینا جب تک میں خود نہ کہوں۔ آخر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے، ام سلیم رضی اللہ عنہا شام کا کھانا سامنے لائیں۔ انہوں نے کھایا اور پیا۔ پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا ان کے لیے یہاں تک کہ انہوں نے ان سے جماع کیا، جب ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر چکے اس وقت انہوں نے کہا: اے ابوطلحہ! اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو بطور عاریت دیں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اس کو روک سکتے ہیں؟ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں روک سکتے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: تو میں آپ کو آپ کے بیٹے کے انتقال کی خبر دیتی ہوں، یہ سن کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور کہنے لگے، تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا (جنبی ہوا) اب مجھ کو خبر کی۔ وہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِي غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا اللہ تعالیٰ اللہ تم کو برکت دے تمہاری گزری ہوئی رات میں۔ پس ام سلیم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں، (آگے باقی حدیث بیان کی) [صحیح مسلم: كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ۲۱۴۴]

نوحہ وماتم کی حرمت: کسی عزیز کے انتقال پر غم کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو جانا یہ مذموم نہیں ہے بلکہ یہ فطری رحمت اور شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے دلوں میں ڈال دی ہے۔ لیکن نوحہ وماتم کرنا، میت کے محاسن کو بیان کر کے چیخنا، چلانا، گریبان پھاڑنا، چہرے پر طمانچہ مارنا، سر کے بالوں کو نوچنا، بے قابو ہونا، اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخانہ کلمات بولنا، تقدیر پر اعتراض کرنا یہ سب صحیح نہیں ہے، اکثر خواتین اس میں مبتلا ہیں، اسلام نے سختی سے اس سے منع کیا ہے اور اسے جاہلی اعمال میں شمار کیا ہے، نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ، وَالنِّيَاحَةُ، وَقَالَ: النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا، تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ التَّشْدِيدِ فِي النِّيَاحَةِ: ۹۳۴] میری امت میں جاہلیت (یعنی زمانہ کفر) کی چار چیزیں باقی رہیں گی کہ لوگ ان کو نہیں چھوڑیں گے، اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے نسب پر طعن کرنا، ستاروں سے بارش طلب کرنا اور میت پر نوحہ خوانی کرنا۔ اور فرمایا: نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو جب قیامت ہوگی تو اس پر گندھک کا پیرہن اور کھجلی کی اوڑھنی ہوگی۔

ایک اور حدیث میں نبی ﷺ نے اسے کفریہ عمل قرار دیا ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةِ: ٦٧] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں دو باتیں موجود ہیں اور وہ کفر ہیں۔ ایک نسب میں طعنہ کرنا، دوسرا میت پر چلا کر رونا۔

اور نوحہ خوانی کرنے والوں سے نبی کریم ﷺ نے براءت کا اعلان کیا ہے، فرمایا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابٌ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ: ۱۲۹۷] جو شخص (کسی میت پر) اپنے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور عہد جاہلیت کی سی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ، وَالشَّاقَّةِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ: ١٢٩٦] ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار پڑے، ایسے کہ ان پر غشی طاری تھی اور ان کا سر ان کی ایک بیوی ام عبداللہ بنت ابی رومہ کی گود میں تھا (وہ ایک زور کی چیخ مار کر رونے لگی) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کچھ بول نہ سکے، لیکن جب ان کو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اس کام سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیزاری کا اظہار فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (کسی غم کے وقت) چلا کر رونے والی، سر منڈوانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اپنی بیزاری کا اظہار فرمایا تھا۔

اسی طرح نوحہ کرنے والی عورتوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا، وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا، وَالدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ: ١٥٨٥، صحيح] ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت پر لعنت کی جو اپنا (نوحہ میں) چہرہ نوچے، اپنا گریبان پھاڑے اور خرابی بربادی اور ہلاکت کے الفاظ پکارے۔ ایک اور حدیث میں ہے: صَوتانِ ملعونانِ، صَوتُ مزمارٍ عند نِعمةٍ، وصَوتُ ويلٍ عند مصيبةٍ [أخرجه البزار: ٧٥١٣، والديلمي في الفردوس: ٣٧٧٨، والضياء في الأحاديث المختارة: ٢٢٠٠، واللفظ له، مجمع الزوائد: ١٦/٣، رجاله ثقات، السلسلة الصحيحة: ٤٢٧، إسناده حسن] دو آوازیں ملعون ہیں: خوشی کے وقت بانسری کی آواز (گانے بجانے کی آواز) اور مصیبت کے وقت ہلاکت و بربادی کی آواز۔

اور یہ ایسا سنگین گناہ ہے جس سے بچنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواتین سے بیعت لیتے تھے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَهُنَّ أَنْ لَا يَنُحْنَ، فَقُلْنَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ نِسَاءً أَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَفَنُسْعِدُهُنَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ [سنن النسائي: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، النِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ: ١٨٥٢، صحيح] انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت عورتوں سے بیعت لی تو ان سے یہ بھی عہد لیا کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی، تو عورتوں نے کہا: اللہ کے رسول! کچھ عورتوں نے زمانہ جاہلیت میں (نوحہ کرنے میں) ہماری مدد کی ہے، تو کیا ہم ان کی مدد کریں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں (نوحہ پر) کوئی مدد نہیں۔دوسری حدیث میں ہے:عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ: ١٣٠٦] ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت لیتے وقت ہم سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ ہم (میت پر) نوحہ نہیں کریں گی۔اس سے اس گناہ کی سنگینی وخطرنا کی واضح ہوجاتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت کے وقت خواتین سے اس سے بچنے کا عہدو پیمان لیتے تھے۔

اس گناہ کی خطرنا کی اس سے بھی واضح ہوتی ہے کہ نوحہ کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ [صحيح البخاري:كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ: ١٢٩١] کسی میت پر اگر نوحہ و ماتم کیا جائے تو اس نوحہ کی وجہ سے بھی اس پر عذاب ہوتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي: وَاجَبَلَاهُ، وَاكَذَا، وَاكَذَا، تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي: آنْتَ كَذَلِكَ؟ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ غَزْوَةُ مُؤْتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّأْمِ: ٤٢٦٧] نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر (ایک مرتبہ کسی مرض میں) بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ (والدہ نعمان بن بشیر) یہ سمجھ کر کہ کوئی حادثہ آ گیا،عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے لیے پکار کر رونے لگیں۔ہائے میرے بھائی ہائے،میرے ایسے اور ویسے۔ان کے محاسن اس طرح ایک ایک کر کے گنانے لگیں،لیکن جب عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو انہوں نے کہا کہ تم جب میری کسی خوبی کا بیان کرتی تھیں تو مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا تم واقعی ایسے ہی تھے۔دوسری روایت میں ہے: فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ غَزْوَةُ مُؤْتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّأْمِ: ٤٢٦٨] چنانچہ جب (غزوہ موتہ) میں وہ شہید ہوئے تو ان کی بہن ان پر نہیں روئیں۔

مذکورہ احادیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نوحہ خوانی ایک گناہ کبیرہ ہے، جاہلیت کے اعمال میں سے ہے، اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے،لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ مصائب ومشکلات اور حادثات میں صبر سے کام لیں، اللہ کے فیصلے سے راضی رہیں اور اللہ تعالیٰ سے اجروثواب اور نعم البدل کی امید رکھیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شوہر کی شکر گزاری:

آج خواتین میں یہ برائی پائی جاتی ہے کہ جب تک شوہر خوش حال ہے، اس کی خواہشات کو پورا کر رہا ہے تو شوہر کے ساتھ مل کر زندگی گذاریں گی، اگر اس کی زندگی میں کوئی تکلیف کا موقع آ گیا، کچھ پریشانیاں آ گئیں، وہ بیمار پڑ گیا یا اس کے کاروبار میں نقصان ہو گیا یا مقروض ہو گیا تو بعض عورتیں شوہروں کا ساتھ چھوڑ دیتی ہیں، یہ آزمائش وامتحان کی گھڑی ہوتی ہے، آرام اور تکلیف، خوشی اور غمی ہر حال میں نیک عورت اپنے شوہر کا ساتھ دیتی ہے، نیک عورت کی صفت یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے شوہر کی شکر گزار ہوتی ہے، کبھی ناشکری نہیں کرتی، کیوں کہ ناشکری ایک مذموم صفت ہے اور یہ ایسی برائی ہے جو جہنم میں لے جانے والی ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے:

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید الفطر کے خطبہ میں خواتین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: **يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ، وَأَكْثِرْنَ الاِسْتِغْفَارَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ: وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ** [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابٌ نُقْصَانُ الْإِيمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ: ۷۹] اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ وخیرات کرو اور زیادہ سے زیادہ استغفار کرو، اس لیے کہ میں نے تمہیں جہنم میں سب سے زیادہ دیکھا ہے، تو ایک سمجھدار عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول! عورتیں سب سے زیادہ جہنم میں کیوں جائیں گی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس لیے کہ تم بہت زیادہ لعن طعن کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔

دوسری حدیث میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **لَا يَنْظُرُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا، وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ** [مجمع الزوائد للهيثمي: ۳۱۲/۴، صحيح الترغيب: ۱۹۴۴] اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس عورت کو نہیں دیکھے گا جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہ ہو اور وہ اس سے بے نیاز بھی نہیں ہو سکتی (اس کے بغیر رہ بھی نہیں سکتی)

عورتوں کی یہ بہت بڑی کمزوری ہے کہ اگر زندگی بھر ان کے ساتھ احسان کرو، بھلائی کا معاملہ کرو، ان کے ہر جذبے کی قدر کرو اور ہر خواہش کو پورا کرو، لیکن کبھی ایک بار ان کی مرضی کے خلاف ہو جائے اور ان کی خواہش پوری نہ ہو تو وہ زندگی بھر کے احسانات کو بھلا دے گی، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ [صحيح البخاري: كِتَابٌ: الْإِيمَانُ، بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ: ٢٩] اگر تم عمر بھر ان میں سے کسی کے ساتھ احسان کرتے رہو، پھر تمہاری طرف سے کبھی کوئی ان کے خیال میں ناگواری کی بات ہو جائے تو فوراً کہہ اٹھے گی کہ میں نے کبھی بھی تجھ سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

شکر گزار کیسے بنیں؟:

اپنے سے کمتر کو دیکھیں: عام طور پر خواتین میں ناشکری کے جذبات زیادہ پائے جاتے ہیں، کیوں کہ ان کی نظر زیادہ مال دار اور خوش حال عورتوں پر ہوتی ہے، وہ ہمیشہ ان سے مقابلہ کرنا چاہتی ہیں، جس کی وجہ سے ان کے دلوں میں حرص و لالچ اور مال کی محبت پیدا ہوتی ہے اور وہ اپنے آپ کو دوسروں سے کمتر محسوس کرتی ہیں، جب کہ نبی کریم ﷺ نے دنیوی اعتبار سے اپنے سے کمتر لوگوں کو دیکھنے کا حکم دیا ہے، یہ ایسا نبوی نسخہ ہے جس کی وجہ سے انسان جس حال میں بھی رہے وہ اپنے آپ کو خوش نصیب اور سعادت مند انسان سمجھے گا اور رب العالمین کا شکر گزار بندہ بننے کی کوشش کرے گا، وہ یہ سوچے گا کہ اگر میں کسی مرض میں مبتلا ہوں تو سماج میں بہت سارے لوگ مجھ سے زیادہ مہلک مرض میں مبتلا ہیں اور علاج کے لیے پریشان ہیں، اگر میری آمدنی محدود اور مختصر ہے تو ایسے بھی لوگ ہیں جو مجھ سے زیادہ مجبور اور پریشان حال ہیں، اگر میرے پاس رہنے کا خاص مکان نہیں ہے تو بعض ایسے بھی لوگ ہیں جو فٹ پاتھ پر اخبار بچھا کر سو جاتے ہیں، کرائے کا مکان لینے کی بھی ان کے پاس طاقت نہیں ہے، اس طرح سے ہر مسئلے میں اپنے سے زیادہ کمزور اور مجبور کو دیکھنے سے شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوں گے، ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے فلاں سے بہتر بنایا ہے، نبی کریم ﷺ نے اسی جانب ہماری توجہ دلائی ہے، فرمایا: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ، قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: عَلَيْكُمْ [صحيح مسلم: كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ: ٢٩٦٣] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم ہے (مال و دولت اور حسن و جمال میں اور بال بچوں میں) اور اس کو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے۔ (دنیوی نعمتوں میں) اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے اوپر۔ اسی طرح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مجبور اور معذور انسان کو دیکھنے کے بعد اپنی صحت و عافیت پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی تعلیم دی ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَأَى مُبْتَلًى، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى: ۳۴۳۲، صحيح] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی شخص کو مصیبت میں مبتلا دیکھے پھر کہے: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا تو اسے یہ بلا نہ پہنچے گی۔

دعاؤں کا اہتمام: اسی طرح شکر گزار بننے کے لیے اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کریں اور دعاؤں کا اہتمام کریں، اس لیے کہ توفیق دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے، بعض دعائیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ [الأحقاف:۱۵]

۲۔ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي الِاسْتِغْفَارِ: ۱۵۲۲، صحيح]

۳۔ رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدَى لِي، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مِطْوَاعًا، لَكَ مُخْبِتًا، إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: ۳۵۵۱، صحيح، سنن ابن ماجه: كِتَابُ الدُّعَاءِ، بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ۳۸۳۰، صحيح]

بچوں کی دینی تربیت:

اولاد والدین کے پاس اللہ کی طرف سے امانت ہے، والدین کی ذمہ داری ہے کہ اس امانت کی حفاظت کریں اور ان کے حقوق ادا کریں، قیامت کے دن ان سے اس ذمہ داری کے بارے میں سوال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: أَلا كُلُّكُمْ راعٍ و كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عن رَعِيَّتِهِ، فالإمامُ الذي على النّاسِ راعٍ وهو مَسْئُولٌ عن رَعِيَّتِهِ، والرَّجُلُ راعٍ على أَهْلِ بَيْتِهِ، وهو مَسْئُولٌ عن رَعِيَّتِهِ، والمَرْأَةُ راعِيَةٌ على أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِها، ووَلَدِهِ وهي مَسْئُولَةٌ عنهم، وعَبْدُ الرَّجُلِ راعٍ على مالِ سَيِّدِهِ وهو مَسْئُولٌ عنه، ألا فكُلُّكُمْ راعٍ و كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عن رَعِيَّتِهِ [صحيح البخاري: كتاب الأحكام، باب قول الله تعالىٰ أطيعوا الله وأطيعوا الرسول: ۷۱۳۸] آگاہ ہوجاؤ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا، پس امام (امیر المؤمنین) لوگوں پر نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور کسی شخص کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا، آگاہ ہوجاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

اولاد کی تربیت ویسے تو ماں باپ دونوں کی ذمہ داری ہے مگر باپ کے مقابلے میں ماں کی ذمہ داری زیادہ ہے، بچے عام طور پر ماؤں سے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور زیادہ وقت بھی ماں کے پاس ہی گزارتے ہیں، اس لیے ہر عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی فکر کرے اور اس جانب خصوصی توجہ دے۔

اولاد کی تربیت میں عدل وانصاف: یاد رہے! پرورش و پرداخت اور تعلیم وتربیت کے معاملے میں اولاد کے درمیان تفریق نہ کریں بلکہ عدل سے کام لیں، کیوں کہ یہ عظیم گناہ ہے، حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی تھا، اس کا بیٹا اس کے پاس آیا، اس نے اس کو بوسہ دیا اور اپنی ران پر بٹھایا، کچھ ہی دیر کے بعد اس کی بیٹی آئی، تو اس نے اس کو اپنے پہلو میں بٹھایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دیکھ کر کہا: **فهلّا عَدَلْتَ بينَهُما** کیوں نہیں تم نے ان کے درمیان عدل سے کام لیا؟ [أخرجه البزار: ۶۳۶۱، والطحاوي في شرح معاني الآثار: ۵۸۴۷ واللفظ له، السلسلة الصحيحة: ۲۶۳/۷]

ایک دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولاد کے درمیان عدل وانصاف کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہارے تمام بچے تمہارے ساتھ برابر حسن سلوک کریں تو تم بھی ان کے ساتھ عدل وانصاف کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاملہ کرو، ارشاد نبوی ﷺ ہے: إِعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي النِّحَلِ، كَمَا تُحِبُّوْنَ أَن يَّعْدِلُوْا بَيْنَكُمْ فِي الْبِرِّ وَاللُّطْفِ [صحيح ابن حبان: ٥١٠٤، صحيح الجامع: ١٠٤٦] عطیات اور تحائف دینے میں اولاد کے درمیان عدل کرو، جیسے تم چاہتے ہو کہ حسن سلوک اور پیار و محبت میں وہ تمہارے ساتھ عدل کریں۔

حدیث نبوی ﷺ ہے: عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ، قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا، بَابُ الْإِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ: ٢٥٨٧] عامر کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ منبر پر بیان کر رہے تھے کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا، تو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا (نعمان کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ نہ بنائیں میں راضی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ (حاضر خدمت ہوکر) انہوں نے عرض کیا کہ عمرہ بنت رواحہ کی طرف سے اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انہوں نے کہا کہ پہلے میں آپ کو اس پر گواہ بنالوں، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اسی جیسا عطیہ تم نے اپنی تمام اولاد کو دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ، اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کو قائم رکھو۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔ دوسری روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فَلَا تُشْهِدْنِي إِذَنْ، فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْهِبَاتِ، بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ بَعْضِ الْأَوْلَادِ فِي الْهِبَةِ: ١٦٢٣] تو پھر مجھے گواہ مت کرو کیوں کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

بیٹیاں رحمت ہیں زحمت نہیں: افسوس کی بات ہے کہ آج معاشرے میں بہت سارے مسلمان مرد و خواتین جاہلیت کی طرح لڑکیوں کی پیدائش کو باعث ننگ و عار سمجھتے ہیں، شادی بیاہ کے مسائل کو لے کر انہیں زحمت اور بوجھ سمجھتے ہیں اور ان کو ناپسند کرتے ہیں، حالانکہ یہ بیٹیاں والدین کے لیے رحمت وسعادت ہیں، سچی غم خوار اور خدمت گزار ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لا تكرهوا البناتِ، فإنّهنّ المؤنساتُ الغالياتُ [أخرجه أحمد: ١٧٣٧٣، وابن أبي الدنيا في النفقة على العيال: ٩٨، والطبراني: ٣١٠/١٧، السلسلة الصحيحة: ٣٠٦ ٢] لڑکیوں کو ناپسند نہ کرو کیوں کہ وہ (والدین) کی حقیقی غم خوار ہوتی ہیں اور قیمتی ہیں۔

دخول جنت کا ذریعہ ہیں، جہنم کی آگ سے آڑ اور پردہ ہیں، بشرطیکہ ماں باپ ان کے حقوق ادا کریں، ان کے کھانے، پینے، رہنے سہنے، لباس و پوشاک اور تعلیم و تربیت کا معقول انتظام کریں، دنیوی حقوق کے ساتھ دینی تربیت کی فکر کریں، ان کے اخلاق و کردار کو سنواریں، بلوغت کے بعد دین دار و با اخلاق لڑکے سے شادی کر دیں، یہ تمام ذمہ داریاں بحسن وخوبی انجام دینے والے والدین کو احادیث میں بشارتیں سنائی گئی ہیں، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثلاثُ أَخَوَاتٍ، أَوْ بنتانِ، أَوْ أُخْتانِ، فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللهَ فيهِنَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ [صحيح ابن حبان، صحيح الترغيب: ١٩٧٣، صحيح لغيره] جس کے پاس تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پس وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے۔

اسی طرح کا ایک واقعہ ہے: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مسکین عورت میرے پاس آئی اپنی دونوں بیٹیوں کو لیے ہوئے، میں نے اس کو تین کھجوریں دیں، اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لیے منہ سے لگائی، اتنے میں اس کی بیٹیوں نے (وہ کھجور بھی مانگی کھانے کو) اس نے اس کھجور کے جس کو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کیے ان دونوں کے لیے، مجھے یہ حال دیکھ کر تعجب ہوا، میں نے جو اس نے کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لیے جنت واجب کر دی یا اس کو جہنم سے آزاد کر دیا [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْبِرُّ وَالصِّلَةُ وَالْآدَابُ، بَابٌ: فَضْلُ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ: ٢٦٣٠]

دوسری حدیث میں ہے کہ صرف جنت نہیں بلکہ جنت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت کی بھی خوش خبری دی گئی ہے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ، وَضَمَّ أَصَابِعَهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرُّ وَالصِّلَةُ وَالْآدَابُ، بَابٌ فَضْلُ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ: ٢٦٣١] جو شخص دو لڑکیوں کو پالے ان کے جوان ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک قیامت کے دن، میں اور وہ اس طرح سے آئیں گے" اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا (یعنی میرا اس کا ساتھ ہوگا قیامت کے دن)

اسی طرح لڑکیوں کی بہترین تعلیم وتربیت والدین کے لیے جہنم کی آگ سے آڑ اور پردہ بھی ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ، وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ بِرُّ الْوَالِدِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْبَنَاتِ: ٣٦٦٩، صحيح] جس کے پاس تین لڑکیاں ہوں اور وہ ان کے ہونے پر صبر کرے، ان کو اپنی استطاعت کے مطابق کھلائے، پلائے اور پہنائے، تو وہ اس شخص کے لیے قیامت کے دن جہنم سے آڑ ہوں گی۔

والدین بچوں کے لیے بہترین قدوہ بنیں: تربیت کے باب میں اسی وقت کامیابی حاصل ہوسکتی ہے جب کہ والدین زبانی نصیحت کے ساتھ عملی نمونہ پیش کریں، گھر کا ماحول دینی بنائیں، ماں باپ خود تربیت یافتہ ہوں، ورنہ ہماری نصیحتوں کا بچوں پر کوئی اثر نہ ہوگا، خاص طور پر ماں نیک اور دین دار ہو، سچ ہے ۔

اصلاح قوم آپ کو منظور ہے اگر
بچوں سے پہلے ماؤں کو تعلیم دیجیے

کیوں کہ ماں کی گود بچے کی پہلی تربیت گاہ ہوتی ہے، اسی تربیت پر بچے کی شخصیت پروان چڑھتی ہے، اخلاق کی جو تربیت ماں کی گود میں ہوتی ہے اسی تربیت پر بچے کی سیرت کے بننے یا بگڑنے کا انحصار ہوتا ہے، سچ کہا عربی مصری شاعر حافظ ابراہیم نے ۔

اَلْأُمُّ مَدْرَسَةٌ إِذَا أَعْدَدْتَهَا
أَعْدَدْتَ شَعْباً طَيِّبَ الْأَعْرَاقِ

ماں ایک درس گاہ ہے اگر تم نے اس درس گاہ کو سنوار دیا تو گویا ایک بااصول اور پاکیزہ نسب والی قوم کو تیار کر دیا۔

ماحول بڑی تیزی سے بگڑتا جا رہا ہے، نئی ٹکنالوجی کی سہولیات نے گناہوں کے ارتکاب کو آسان تر بنا دیا ہے، نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں اخلاقی بگاڑ کی کوئی حد نہیں ہے، ایسے حالات میں والدین کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت پر مکمل توجہ دیں اور انہیں سچا مسلمان بنائیں، اس طرح سے گھر اور سماج میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوش گوار ماحول قائم ہوگا، دنیا میں پرسکون و پر کیف زندگی نصیب ہوگی اور آخرت میں سب سے بڑی کامیابی جنت کی نعمتوں کی شکل میں حاصل ہوگی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حقوق و معاملات:

خواتین کو چاہیے کہ آخرت میں جنت حاصل کرنے کے لیے حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی بھی فکر کریں، کیوں کہ ہمارے اوپر جہاں اللہ کے حقوق ہیں وہیں بندوں کے بھی بہت سارے حقوق ہیں، آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے لیے جن کی ادائیگی بے حد ضروری ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۙ [النساء: ٣٦] اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، (غلام کنیز) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔

آیت کریمہ میں غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک حق ذکر کرنے کے بعد بہت سارے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا۔ اسی طرح احادیث میں بھی نبی کریم ﷺ نے جنت میں لے جانے والے اعمال میں جہاں عقائد اور عبادات کا ذکر کیا ہے وہیں حقوق العباد کا بھی تذکرہ کیا ہے، ذیل کے سطور میں بعض احادیث ملاحظہ فرمائیں:

والدین کے ساتھ حسن سلوک: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ، قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا، ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ رَغِمَ أَنْفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ: ٢٥٥١] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔ کہا گیا کون؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے والدین کو بوڑھا پائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں کو یا ان میں سے ایک کو پھر جنت میں نہ جائے۔ (ان کی خدمت گزاری کر کے)۔

صلہ رحمی: حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. فَقَالَ الْقَوْمُ: مَالَهُ، مَالَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَبٌ مَالَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، ذَرْهَا، قَالَ: كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ: ٥٩٨٣] ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے کہا: یارسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ اسے کیا ہو گیا ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کیوں کیا ہو گیا ہے؟ اس کو ضرورت ہے بیچارہ اس لیے پوچھتا ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو۔ چل اب نکیل چھوڑ دے۔ راوی نے کہا شاید اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔

دوسری حدیث میں ہے: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف تیزی سے بڑھے اور کہا گیا کہ اللہ کے رسول آ گئے، اللہ کے رسول آ گئے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے، یہ تین بار کہا، چنانچہ میں بھی لوگوں کے ساتھ پہنچا تا کہ (آپ کو) دیکھوں، جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اچھی طرح دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا، اس وقت سب سے پہلی بات جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنی وہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ، بَابُ إِطْعَامِ الطَّعَامِ: ٣٢٥١، صحيح] لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، رشتوں کو جوڑو، اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز ادا کرو، (ایسا کرنے سے) تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

اور قطع رحمی کرنے والے کے متعلق فرمایا: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةُ وَالْآدَابُ، بَابُ صِلَةُ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمُ قَطِيعَتِهَا: ٢٥٥٦] رشتوں کو کاٹنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک:

اسلام میں پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کی بڑی تاکید آئی ہے، بدسلوکی پر جنت سے محرومی کی وعید سنائی گئی ہے، حدیث میں ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ: ۶۰۱۵] ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کردیں۔

دوسری حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ بَيَانِ تَحْرِيمِ إِيذَاءِ الْجَارِ: ۴۶] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا ہمسایہ اس کے مظالم سے محفوظ نہ ہو۔ اسی طرح پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک ایمان کی علامت ہے، مثالی مومن مرد وعورت کی یہ صفت ہے، ایک جنتی عورت کی یہ پہچان ہے کہ پاس پڑوس کے لوگوں کے ساتھ اس کا معاملہ بہتر ہو، کیوں کہ پڑوسی کا بہت بڑا حق ہے، متعدد احادیث میں اس جانب توجہ دلائی گئی ہے، حدیث میں ہے: وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ: ۴۷] اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسایہ کی تکریم کرے۔

دوسری روایت میں ہے: عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ: ۴۸] ابوشریح خزاعی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ: ۴۷] جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ نیز فرمایا: عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ، أَوْ قَالَ: لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابٌ أَنْ يُحِبَّ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ: ۴۵] انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی یا ہمسایہ کے لیے وہی نہ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ مَنِ اتَّقَى الْمَحَارِمَ فَهُوَ أَعْبَدُ النَّاسِ: ۲۳۰۵، حسن] اور اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کرو پکے سچے مومن رہو گے۔ اور فرمایا: ليس المؤمِنُ الذي يشبَعُ و جارُه جائِعٌ [مجمع الزوائد: ۱۷۰/۸، رجاله ثقات، صحيح الترغيب: ۲۵۶۲] وہ شخص مومن نہیں جو خود شکم سیر ہوجائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک یہ ہمارے حسن اخلاق کی دلیل ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ: أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ، وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ أَسَأْتَ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ: ۴۲۲۳، صحيح] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: جب میں کوئی اچھا کام کروں تو کیسے سمجھوں کہ میں نے اچھا کام کیا ہے اور جب برا کام کروں تو کیسے جانوں کہ میں نے برا کام کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے پڑوسیوں کو کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھا کام کیا ہے، تو سمجھ لو کہ تم نے اچھا کام کیا ہے، اور جب تمہارے پڑوسی کہیں کہ تم نے برا کام کیا ہے، تو سمجھ لو کہ تم نے برا کام کیا ہے۔

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلم خواتین کو پڑوسیوں کو تحفہ تحائف دینے کی ترغیب دلائی ہے، فرمایا: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ [صحيح مسلم: كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابُ الْحَثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ: ۱۰۳۰] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: اے مسلمان عورتو! کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم میں سے اپنے ہمسائے کو حقیر نہ جانے اگرچہ ایک بکری کا کھر ہی دے۔ (یعنی نہ لینے والا اس کو حقیر سمجھ کر انکار کرے، نہ دینے والا شرمندہ ہو کر دینے سے باز رہے)۔

مریض کی عیادت: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ: ٢٥٦٨] مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے باغ میں ہے جب تک وہ لوٹے۔ دوسری حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا، أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللهِ، نَادَاهُ مُنَادٍ: أَنْ طِبْتَ، وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ: ٢٠٠٨، حسن] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مریض کی عیادت کی یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کی تو اس کو ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے: تمہاری دنیاوی واخروی زندگی مبارک ہو، تمہارا چلنا مبارک ہو، تم نے جنت میں ایک گھر حاصل کر لیا۔

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا: حدیث نبوی ﷺ ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ، فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ، كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ: ١٩١٤] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں ایک شخص کو سیر کرتے ہوئے دیکھا جس نے ایک درخت کو راہ میں سے کاٹ دیا تھا جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

اسی طرح یہ ایمان کی ادنیٰ شاخ ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ "أَوْ: بِضْعٌ وَسِتُّونَ" شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ [صحيح مسلم: كِتَابُ: الْإِيمَانُ، بَابُ: بَيَانُ عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ: ٣٥] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ستر سے زائد یا ساٹھ سے زائد شاخیں ہیں، ان سب میں افضل لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ کہنا ہے اور ان سب میں ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

کھانا کھلانا: حدیث نبوی ﷺ ہے: عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا، وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا، فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ: ۱۹۸۴، حسن]

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا، (یہ سن کر) ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کس کے لیے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: جو اچھی طرح بات کرے، کھانا کھلائے، خوب روزہ رکھے اور اللہ کی رضا کے لیے رات میں نماز پڑھے جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

دوسری حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابٌ مَنْ جَمَعَ الصَّدَقَةَ، وَأَعْمَالَ الْبِرِّ: ۱۰۲۸]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جائے گا۔ خاص طور پر بھوکوں کو کھانا کھلانے کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ سُفْيَانُ: وَالْعَانِي: الْأَسِيرُ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ: ۵۳۷۳] ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ سفیان ثوری نے کہا کہ (حدیث میں) لفظ "عاني" سے مراد قیدی ہے۔

جان بوجھ کر طاقت رکھنے کے باوجود اگر ہم نے غریبوں اور محتاجوں کا خیال نہیں کیا، بیماروں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیادت نہیں کی، بھوکوں کو کھانا نہیں کھلایا، پیاسے کو پانی نہیں پلایا تو ہم اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد سے محروم ہو جائیں گے، کیوں کہ جب ہم بندوں پر رحم کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے گا، فرمان نبوی ﷺ ہے: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْمُسْلِمِينَ: ١٩٢٤، صحيح] عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے، تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

حدیث قدسی ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ: ٢٥٦٩] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا قیامت کے دن: اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی۔ وہ کہے گا: اے پروردگار! میں تیری کیونکر خبر لیتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا۔ پروردگار فرمائے گا: تجھ کو معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی خبر نہ لی۔ اگر تو اس کی خبر لیتا، تو مجھ کو پاتا اس کے نزدیک۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، تو نے مجھ کو کھانا نہ دیا۔ وہ کہے گا: اے رب! میں تجھ کو کیسے کھلاتا، تو تو مالک ہے سارے جہاں کا۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اس کو نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا، تو نے مجھ کو پانی نہ پلایا۔ بندہ بولے گا: میں تجھے کیونکر پلاتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا۔ پروردگار فرمائے گا: میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اس کو نہیں پلایا اگر پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا۔

اور یہ جہنم میں لے جانے والا سنگین گناہ ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہنم میں جانے کے اسباب میں غریبوں اور مسکینوں کو کھانا نہ کھلانا بھی ایک سبب ذکر کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: فِیْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ [المدثر: ۴۰-۴۸] کہ وہ بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ گاروں سے سوال کرتے ہوں گے، تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا، وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے، نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے، اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث و مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی، پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی۔ دوسری جگہ فرمایا: خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ [الحاقة: ۳۰-۳۴] (حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو، پھر اسے دوزخ میں ڈال دو، پھر اسے ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ کی ہے جکڑ دو، بیشک یہ اللہ عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہ دیتا تھا۔ لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ حتی المقدور اپنے پاس پڑوس اور گلی محلے کے غریبوں، کمزوروں اور محتاجوں کا خیال رکھیں، ضرورت مندوں کی مدد کریں، یہ ایک عظیم عمل ہے اور دخول جنت کا سبب ہے۔

ذکرواذکار:

ذکر کی اہمیت: ذکر الٰہی عظیم الشان نیکی ہے، دل اور روح کی غذا ہے، اطمینان قلب کا اہم ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ عبادت ہے، قرب الٰہی کا سبب ہے، اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ، اعلیٰ وارفع اور افضل عمل ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٌ لَكُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ، فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ، وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ، قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ مِنْهُ: ٣٣٧٧، صحيح، صحيح الجامع: ٢٦٢٩، وابن ماجه: ٣٧٩٠، وأحمد: ٤٤٧/٢] کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر، تمہارے آقا و مولیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجات میں سب زیادہ اضافہ کرنے والا اور تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر اور اس سے بھی بہتر کہ تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟ وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ما شيءٌ أنجى من عذابِ اللّٰهِ من ذكرِ اللّٰهِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ مِنْهُ: ٣٣٧٧، صحيح، صحيح الترغيب: ١٤٩٣] اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات نہیں دے سکتی۔

کثرت سے اللہ کا ذکر: کتاب وسنت میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے کا حکم ہے، اس لیے کہ یہ ایسا عمل ہے جو ہم اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، چلتے پھرتے انجام دے سکتے ہیں، اس کے لیے زمان و مکان کی کوئی قید نہیں ہے، دوکان و مکان، سفر وحضر اور دن رات کبھی بھی اور کہیں بھی ذکر کر سکتے ہیں، ذیل میں بعض آیات ملاحظہ فرمائیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا [الأحزاب: ٤١-٤٢] مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرو اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو کثرت سے ذکر کرنے اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرنے کا حکم دیا ہے، اسی طرح سورہ احزاب آیت نمبر (35) میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان مرد وعورت کے دس صفات کا تذکرہ کیا ہے کسی صفت کے ساتھ كَثِيْرًا نہیں ہے مگر ذکر کے ساتھ كَثِيْرًا آیا ہے، یعنی ذکر الٰہی کا اہتمام کثرت سے ہونا چاہیے، فرمایا: اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا [الأحزاب: ٣٥] بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومن مرد اور مومن عورتیں، فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

تفسیر بغوی میں امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ الذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيرًا حَتّٰى يَذْكُرَ اللهَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَمُضْطَجِعًا [تفسير البغوي: الأحزاب: ٣٥] اس وقت تک بندہ کثرت سے ذکر کرنے والوں میں شمار نہیں ہوسکتا جب تک وہ اٹھتے، بیٹھتے، لیٹتے ذکر نہ کرے۔ حدیث میں ہے: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الْحَثُّ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ: ١٤٥١، صحيح] جو رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعتیں پڑھیں تو وہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھے جائیں گے۔

سورۃ الجمعہ میں اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد زمین میں پھیل جانے اور اللہ کا فضل تلاش کرنے کا حکم دیتے ہوئے کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے کا بھی حکم دیا اور اس پر فلاح کی بشارت سنائی، فرمایا: فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [الجمعة: ١٠] پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پالو۔

معلوم ہوا کہ گھریلو کام کاج، تجارت اور کاروبار میں مشغول رہ کر بھی ہم ذکر کرتے رہیں، سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، استغفر اللہ، لا حول و لا قوۃ الا باللہ، سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم، سبحان اللہ و بحمدہ، اس قسم کے چھوٹے چھوٹے اذکار کی پابندی کریں، اسی طرح جنگ میں دشمن سے مقابلہ کرتے وقت اللہ کی طرف سے نصرت و مدد طلب کرنے کے لیے کثرت سے ذکر الٰہی کا حکم دیا، فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [الأنفال: ۴۵] اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کو یاد کرو تا کہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔ آیت کریمہ کی تفسیر میں تفسیر سعدی میں شیخ عبدالرحمٰن ناصر سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: أي: تدركون ما تطلبون من الانتصار على أعدائكم، فالصبر والثبات والإكثار من ذكر الله من أكبر الأسباب للنصر [تفسير السعدي: الأنفال: ۴۵] جنگ میں دشمن کے مقابلے میں صبر و ثبات اور کثرت سے اللہ کا ذکر نصرت الٰہی کے عظیم اسباب میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کو کثرت سے ذکر کرنے کی وصیت کی، فرمایا: وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ [آل عمران: ۴۱] تو اپنے رب کا ذکر کثرت سے کر اور صبح و شام اسی کی تسبیح بیان کرتا رہ! اسی طرح موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کرتے ہوئے کہا: كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا [طه: ۳۳۔۳۴] تا کہ ہم دونوں بکثرت تیری تسبیح بیان کریں اور بکثرت تیری یاد کریں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حال میں ذکر کرنے کا حکم دیا، فرمایا: فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ [النساء: ۱۰۳] پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اولوا الألباب کی یہی صفت بیان کی ہے، فرمایا: اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [آل عمران: ۱۹۰۔۱۹۱] آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ خدمت نبوی میں ایک شخص آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام تو میرے لیے بہت ہیں، پس آپ مجھے ایسی بات بتلائیے جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں، آپ نے فرمایا: لا یزال لسانك رطبا من ذكرِ اللهِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ: ۳۳۷۵، صحيح] تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کثرت سے ذکر کا فائدہ: حدیث میں ہے: ثلاثةٌ لا يَرُدُّ اللهُ دُعاءَهم: الذاكرُ اللهَ كثيرًا، ودعوةُ المظلومِ، والإمامُ المُقسِطُ [أخرجه البزار: ٨٧٥١، باختلاف يسير، والطبراني في الدعاء: ١٣١٦، والبيهقي في شعب الإيمان: ٥٨٨، واللفظ لهما، السلسلة الصحيحة: ٣٣٧٤، إسناده حسن رجاله ثقات] تین قسم کے لوگوں کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا: کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے کی دعا، مظلوم کی بددعا، منصف امام کی دعا۔

ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: جُمْدَانُ، فَقَالَ: سِيرُوا، هَذَا جُمْدَانُ، سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ، قَالُوا: وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ الْحَثُّ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى: ٢٦٧٦] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی راہ میں جا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پہاڑ پر گزرے جس کو جمدان کہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چلو یہ جمدان ہے، مفردون آگے بڑھ گئے۔ لوگوں نے عرض کیا: مفردون کون ہیں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں۔

ذکر الٰہی اور اسوہ نبوی: اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے، یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ زندگی کے تمام شعبوں کے لیے بہترین نمونہ اور آئیڈیل ہے، عبادات کے باب میں اگر سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جائزہ لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی عبودیت کے اعلیٰ مقام پر فائز نظر آتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے کامل بندے تھے، ذکر واذکار کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے بارے میں بیان فرماتی ہیں کہ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْحَيْضِ، بَابُ ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا: ٣٧٣] نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

یقیناً اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شب وروز کے معمولات پر نظر ڈالی جائے تو کوئی ایسا لمحہ نہیں نظر آتا ہے جس وقت آپ اللہ کا ذکر نہ کرتے ہوں، سفر وحضر، گھر اور مسجد، خلوت وجلوت، صحت و بیماری، ہر جگہ اور ہر حال میں آپ اللہ کے ذکر کا اہتمام کرتے تھے، یہاں تک کہ قضائے حاجت کے وقت تھوڑی دیر کے لیے آپ کی زبان اللہ کے ذکر سے خاموش ہوجاتی تھی تو اس معمولی وقفے میں ذکر نہ کرنے کو آپ اپنے لیے کوتاہی تصور کرتے اور ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو آپ غفرانک پڑھتے تھے، جیسا کہ اہل علم نے غفرانک پڑھنے کی ایک توجیہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی بیان کی ہے۔اسی طرح سے آپ ﷺ دن بھر میں ستر سے زائد مرتبہ توبہ واستغفار کرتے تھے،آپ نے فرمایا: واللهِ إنِّي لَأَستَغفِرُ اللهَ وأَتُوبُ إلَيهِ في اليومِ أكثَرَ مِن سَبعِينَ مَرَّةً [صحيح البخاري: كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اليَوْمِ وَاللَّيْلَةِ: ٦٣٠٧] اسی طرح ایک ایک مجلس میں آپ یہ ذکر سو مرتبہ پڑھ لیتے تھے،ربِّ اغفر لي، وتب عليَّ، إنَّك أنت التّوّاب الرّحيم، جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: إن كنّا لنعدُّ لرسولِ اللهِ ﷺ في المَجلِسِ الواحدِ مائةَ مرَّةٍ: ربِّ اغفر لي، وتُب عليَّ، إنَّك أنت التّوّابُ الرّحيمُ [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي الِاسْتِغْفَارِ: ١٥١٦، صحيح] ہم ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے سو بار: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، اے میرے رب! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول کر، بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ کہنے کو شمار کرتے تھے۔

اس سے اندازہ لگائیں کہ آپ ﷺ کے پاس ذکر کا کس قدر اہتمام پایا جاتا تھا، لہٰذا آپ ﷺ سے سچی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ کی اتباع اور پیروی کریں اور آپ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی میں کثرت سے ذکر کی پابندی کریں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک توفیق دے۔آمین۔

ذکر کے فوائد:

۞ **اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے کا ذکر کرتا ہے:** ارشاد ربانی ہے: فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ [البقرة: ١٥٢] اس لیے تم میرا ذکر کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گا، میری شکرگزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔ حدیث قدسی میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ: ٧٤٠٥] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قریب ہوجاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آجاتا ہوں۔

دل اور روح کی غذا اور سکون قلب کا ذریعہ ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ [الرعد: ۲۸] جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ٦٤٠٧] ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔ دوسری روایت میں ہے: مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ، بَابٌ اسْتِحْبَابُ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ وَجَوَازُهَا فِي الْمَسْجِدِ: ٧٧٩] جس گھر میں اللہ کی یاد ہوتی ہے اور جس گھر میں نہیں ہوتی وہ مثل زندہ اور مردہ کے ہے ؎

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ملتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

افسوس کہ آج اکثر گھر سینما گھر بن گئے ہیں، گھروں میں میوزک اور گانے سنے جاتے ہیں، فلمیں اور ڈرامے دیکھے جاتے ہیں، اللہ کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کا بہت کم اہتمام ہوتا ہے، ایک وقت تھا کہ جب مسلم محلوں اور گلیوں سے گزرتے تو گھروں سے تلاوت قرآن کی آواز سنائی دیتی تھی، مگر آج گانے اور بجانے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں، آخر اللہ کی نصرت و مدد کہاں سے نازل ہو؟

شیطان کے مکر وفریب سے حفاظت: شیطان ذکر کی پابندی کرنے والے پر مسلط نہیں ہوسکتا، اس لیے کہ شیطان پر اللہ کے ذکر سے بہت بڑی مار پڑتی ہے، وہ ذلیل ہوتا ہے، لیکن جو لوگ اللہ کے ذکر سے غفلت برتتے ہیں، شیطان بڑی آسانی سے ان پر مسلط ہوجاتا ہے اور ان کا ساتھی بن کر انہیں ہمیشہ برائی پر آمادہ کرتا ہے، ارشاد ربانی ہے: وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ [الزخرف: ۳۶] اور جو شخص رحمٰن کی یاد سے غفلت کرے ہم اس پر ایک شیطان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقرر کردیتے ہیں وہی اس کا ساتھی رہتا ہے۔ دوسری جگہ اللہ نے فرمایا: اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ [المجادلة: ۱۹] ان پر شیطان نے غلبہ حاصل کرلیا ہے، اور انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے یہ شیطانی لشکر ہے، کوئی شک نہیں کہ شیطانی لشکر ہی خسارے والا ہے۔

خاص طور پر خواتین بہت جلد شیطانی چالوں کا شکار ہو جاتی ہیں، لہٰذا خواتین شیطانی ہتھکنڈوں سے بچنے کے لیے ذکر واذکار کا کثرت سے التزام کریں، ہمیشہ اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھیں۔ حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِذَا أُذِّنَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ، فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ، فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُولُ لَهُ: اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى [صحيح البخاري: أَبْوَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ، بَابٌ يُفْكِرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ: ۱۲۲۲] جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر ریاح خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سن سکے۔ جب مؤذن چپ ہو جاتا ہے تو پھر آ جاتا ہے اور جب جماعت کھڑی ہونے لگتی ہے (اور اقامت کہی جاتی ہے) تو پھر بھاگ جاتا ہے۔ لیکن جب مؤذن چپ ہو جاتا ہے تو پھر آ جاتا ہے۔ اور آدمی کے دل میں وسوسے پیدا کرتا رہتا ہے۔ کہتا ہے کہ (فلاں فلاں بات) یاد کر۔ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو اس نمازی کے ذہن میں بھی نہ تھیں۔ اس طرح نمازی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ، إِذَا هُوَ نَامَ، ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ [صحيح البخاري: بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ، بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ: ۱۱۴۲] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ سو جا ابھی رات بہت باقی ہے، پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر نماز پڑھے تو تیسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرہ بھی کھل جاتی ہے۔اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق و چوبند خوش مزاج رہتا ہے۔ ورنہ سست اور بدباطن رہتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے: وكذلك العبدُ لا ينجو من الشيطان إلا بذكرِ اللهِ [صحيح الترغيب: ١٦١٢] اور اور اسی طرح بندہ شیطان سے نجات نہیں پاسکتا ہے مگر اللہ کے ذکر سے۔

۞ **گناھوں کی مغفرت:** حدیث میں ہے: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پھر جہاں وہ کچھ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں کہ جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ ہمارا مطلب حاصل ہو گیا۔ پھر وہ پہلے آسمان تک اپنے پروں سے ان پر امنڈتے رہتے ہیں۔ پھر ختم پر اپنے رب کی طرف چلے جاتے ہیں۔ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے متعلق خوب جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح پڑھتے تھے، تیری کبریائی بیان کرتے تھے، تیری حمد کرتے تھے اور تیری بڑائی کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ کہا کہ وہ جواب دیتے ہیں نہیں، واللہ! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، پھر ان کا اس وقت کیا حال ہوتا جب وہ مجھے دیکھے ہوئے ہوتے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ تیرا دیدار کر لیتے تو تیری عبادت اور بھی بہت زیادہ کرتے، تیری بڑائی سب سے زیادہ بیان کرتے، تیری تسبیح سب سے زیادہ کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے، پھر وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ جنت مانگتے ہیں۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں، واللہ اے رب! انہوں نے تیری جنت نہیں دیکھی۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے ان کا اس وقت کیا عالم ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا تو وہ اس سے اور بھی زیادہ خواہش مند ہوتے، سب سے بڑھ کر اس کے طلب گار ہوتے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں، دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے جہنم دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں، واللہ، انہوں نے جہنم کو دیکھا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، پھر اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے بچنے میں وہ سب سے آگے ہوتے اور سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غَفَرْتُ لَهُمْ۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس پر ان میں سے ایک فرشتے نے کہا کہ ان میں فلاں بھی تھا جو ان ذاکرین میں سے نہیں تھا، بلکہ وہ کسی ضرورت سے آ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ [صحيح البخاري: كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ٦٤٠٨] یہ (ذاکرین) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں رہتا۔

۞**آخرت میں اجر عظیم:** ذکر ایک عظیم الشان عمل ہے، چھوٹے چھوٹے اذکار پر بڑے بڑے اجر و ثواب کی بشارت دی گئی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے اوقات کی حفاظت کریں، آج گھروں میں اکثر خواتین کے اوقات موبائل فون پر گیمز کھیلنے اور سیریل و کارٹون دیکھنے میں ضائع ہو رہے ہیں، ذکر و اذکار ایسا عمل ہے جس کے لیے زمان و مکان کی کوئی قید نہیں ہے، اس کے لیے تعلیم یافتہ ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ مرد، عورت، چھوٹے، بڑے، صحت مند، بیمار، بستر پر لیٹے لیٹے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سفر و حضر میں ہر حال میں ذکر کی پابندی کر کے اجر عظیم حاصل کر سکتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا [الأحزاب: ٣٥] بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

فضیلت والے بعض اذکار:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ:

حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ [صحيح البخاري: كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ: ٣٢٩٣] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، نہیں ہے کوئی معبود برحق، سوا اللہ تعالیٰ کے، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے۔ اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اسے دس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔ اس روز دن بھر یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت کرتی رہے گی۔ تا آنکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا، مگر جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھ لے۔

دس مرتبہ یہ ذکر پڑھنے کا فائدہ دوسری حدیث میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مِرَارٍ، كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ: ٢٦٩٣] عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، دس مرتبہ کہے اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے چار شخصوں کو اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کرایا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ: حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ: ٦٤٠٥] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ دن میں سو مرتبہ کہا، اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ دوسری حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ، أَوْ زَادَ عَلَيْهِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ: ٢٦٩٢] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کو اور شام کو سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ: حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ: ٧٥٦٣] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں، جو زبان پر ہلکے ہیں اور قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں بوجھل اور باوزن ہوں گے، وہ کلمات مبارکہ یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ: حدیث میں ہے: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ، سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْآدَابِ، بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيحَةِ: ۲۱۳۷] سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار کلمے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہیں: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، ان میں سے جس کو چاہو پہلے کہو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

دوسری حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ، أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الطَّهَارَةِ، بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ: ۲۲۳] ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہارت آدھے ایمان کے برابر ہے اور الحمد للہ بھر دے گا ترازو کو (یعنی اس قدر اس کا ثواب عظیم ہے کہ اعمال تولنے کا ترازو اس کے اجر سے بھر جائے گا) اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں بھر دیں گے آسمانوں اور زمین کے بیچ کی جگہ کو (اگر ان کا ثواب ایک جسم کی شکل میں فرض کیا جائے)۔

اسی طرح حدیث میں ہے: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ، وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ: ۳۴۶۰، حسن] عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین پر جو کوئی بھی بندہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، کہے گا۔ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی کام کے کرنے کی کسی میں نہ کوئی طاقت ہے اور نہ ہی قوت، اس کے (چھوٹے چھوٹے) گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کی طرح (بہت زیادہ) ہوں۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَيُكْتَبُ لَهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَلْفُ حَسَنَةٍ، أَوْ يُحطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ [صحيح مسلم: كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ: ٢٦٩٨] مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے یہ حدیث بیان کی، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا: (ایک دن میں) ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سو بار سبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لیے لکھی جائیں گی یا ہزار گناہ اس کے مٹائے جائیں گے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ: حدیث میں ہے: عَنْ جُوَيْرِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ: ٢٧٢٦] جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی، وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے وقت لوٹے، دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اسی حال میں رہیں جب سے میں نے تم کو چھوڑا؟ جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد تین مرتبہ چار کلمے کہے اگر وہ وزن کیے جائیں ان کلموں کے ساتھ جو تم نے اب تک کہے ہیں تو وہ بھاری پڑ جائیں گے، وہ کلمے یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ یعنی اللہ کی پاکی ہے اس کی حمد کے ساتھ اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اس کی رضا مندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا اس لیے کہ اللہ کے کلموں کی کوئی حد نہیں، سارا سمندر اگر سیاہی ہو تو وہ ختم ہو جائیں اور اللہ کے کلمے تمام نہ ہوں)۔

فرض نمازوں کے بعد کے اذکار: حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَا وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَعْتَمِرُونَ وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ: تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْأَذَانِ، بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ: ۸۴۳]
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نادار لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ امیر و رئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت حاصل کر چکے، حالانکہ جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں، لیکن مال و دولت کی وجہ سے انہیں ہم پر فوقیت حاصل ہے کہ اس کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں۔ عمرہ کرتے ہیں۔ جہاد کرتے ہیں اور صدقے دیتے ہیں، (اور ہم محتاجی کی وجہ سے ان کاموں کو نہیں کر پاتے) اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لو میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ اگر تم اس کی پابندی کرو گے تو جو لوگ تم سے آگے بڑھ چکے ہیں انہیں تم پا لو گے اور تمہارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤ گے سوا ان کے جو یہی عمل شروع کر دیں، ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ أکبر کہا کرو۔

دوسری حدیث میں ہے: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً [صحيح مسلم: كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانُ صِفَتِهِ: ۵۹۶] کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کے پیچھے کچھ ایسی دعائیں پڑھنے کی ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا ان کا بجالانے والا ہر نماز فرض کے بعد کبھی (ثواب سے یا بلند درجوں سے) محروم نہیں ہوتا، (وہ یہ ہیں) ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنا۔
ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَتْلِكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ، تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانُ صِفَتِهِ: ۵۹۷] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے کلمے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے اور سو کی گنتی پوری کرنے کے لئے ایک بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے یعنی کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ، اکیلا ہے وہ، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر (یعنی بے حد) ہوں۔

صبح وشام کے اذکار: اسی طرح خواتین کو چاہیے کہ صبح وشام کے اذکار کا خصوصاً التزام کریں، کیوں کہ ان اذکار کی بڑی اہمیت ہے اور بڑے اجر وثواب ہیں نیز دنیوی اعتبار سے آفتوں اور بلاؤں سے حفاظت کرنے میں یہ اذکار بہت مؤثر ہیں، حدیث نبوی ﷺ ہے: عن عُثْمَان ابْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ، قَالَ: فَأَصَابَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ الْفَالِجُ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيثَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا لَكَ تَنْظُرُ إِلَيَّ؟ فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ عَلَى عُثْمَانَ، وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنَّ الْيَوْمَ الَّذِي أَصَابَنِي فِيهِ مَا أَصَابَنِي غَضِبْتُ فَنَسِيتُ أَنْ أَقُولَهَا [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، أَبْوَابُ النَّوْمِ، بَابٌ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ: ٥٠٨٨، صحيح] عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص تین بار بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، اللہ کے نام سے کہ جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے، کہے تو اسے صبح تک اچانک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی، اور جو شخص تین مرتبہ صبح کے وقت اسے کہے تو اسے شام تک اچانک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی، راوی حدیث ابومودود کہتے ہیں: پھر راوی حدیث ابان بن عثمان پر فالج کا حملہ ہوا تو وہ شخص جس نے ان سے یہ حدیث سنی تھی انہیں دیکھنے لگا، تو ابان نے اس سے کہا: مجھے کیا دیکھتے ہو، قسم اللہ کی! نہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہے اور نہ ہی عثمان نے رسول اللہ ﷺ کی طرف، لیکن (بات یہ ہے کہ) جس دن مجھے یہ بیماری لاحق ہوئی اس دن مجھ پر غصہ سوار تھا (اور غصے میں) اس دعا کو پڑھنا بھول گیا تھا۔

ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، قَالَ سُهَيْلٌ: فَكَانَ أَهْلُنَا تَعَلَّمُوهَا، فَكَانُوا يَقُولُونَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ، فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: ۳۶۰۴، صحیح] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے شام کے وقت تین مرتبہ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھا، اسے اس رات کوئی بھی ڈنک مارنے والا جانور تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ سہیل بن ابی صالح کہتے ہیں: میرے گھر والوں نے اسے سیکھا اور ہر رات اسے پڑھتے، پھر میرے گھر والوں میں سے ایک لونڈی کو کسی جانور نے ڈنک مارا تو اس ڈنک سے اسے کچھ بھی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: أذكار الصباح والمساء بمثابة الدرع كلما زادت سماكته لم يتأثر صاحبه، بل تصل قوة الدرع أن يعود السهم فيصيب من أطلقه [الوابل الصيب: ۷۱] صبح وشام کے اذکار جنگی زرہ کی طرح ہیں زرہ جتنی موٹی ہوگی آدمی اسی قدر دشمن کی تیروں اور تلواروں سے متاثر نہیں ہوگا، (محفوظ رہے گا) بلکہ کبھی کبھی زرہ کی قوت اس حد تک ہوتی ہے کہ تیر اپنے مارنے والے کو جا لگتا ہے (یعنی پلٹ کر اسی کو لگ جاتا ہے)۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: أذكار الصباح والمساء أشد من سور يأجوج ومأجوج في التحصن لمن قالها بحضور قلب [موقع طريق الإسلام] صبح وشام کے اذکار یاجوج ماجوج کی دیوار سے زیادہ مضبوط ہیں (آفتوں اور بلاؤں سے) حفاظت میں اس شخص کے لیے جو حضور قلب کے ساتھ انہیں پڑھتا ہے۔

منتخب اذکار: ذیل میں بعض وہ اذکار ذکر کیے جا رہے ہیں جن کی پابندی پر جنت کی بشارت سنائی گئی ہے:

اسماء حسنی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: إِنَّ لِلهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابٌ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدًا: ۷۳۹۲] اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو انہیں شمار کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔

سید الاستغفار: حدیث میں ہے: سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ أَفْضَلِ الِاسْتِغْفَارِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا: ٦٣٠٦] سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں، مجھ پر جو نعمتیں تیری ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس تو میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے اس دعا کے الفاظ و معانی پر یقین رکھتے ہوئے دل سے ان کو کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا شام ہونے سے پہلے، تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ و معانی پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔

آیت الکرسی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَن قرأ آيةَ الكرسيِّ دُبُرَ كلِّ صلاةٍ مكتوبةٍ لم يمنعْهُ من دُخولِ الجنةَ إلّا أنْ يموتَ [أخرجه النسائي، في السنن الكبرى: ٩٩٢٨، والطبراني: ١٣٤/٨، ٧٥٣٢، واللفظ له، وابن السني في عمل اليوم والليلة: ١٢٤، صحيح الجامع: ٦٤٦٤] جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے تو اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی سوائے موت کے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ: حدیث نبوی ہے: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ، أَوْ قَالَ: عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ اسْتِحْبَابُ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ: ٢٧٠٤] ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا میں تجھ کو بتلاؤں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے؟ میں نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں، ضرور بتلائیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا: حدیث میں ہے: مَنْ قَالَ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [سنن أبي داود: كِتَابُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي الِاسْتِغْفَارِ: ١٥٢٩، صحيح] جس نے یہ ذکر کیا: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ دوسری حدیث میں ہے: مَن قال إذا أصبح رضيتُ باللهِ ربًّا وبالإسلامِ دينًا وبمحمّدٍ نبيًّا فأنا الزّعيمُ لآخُذَنَّ بيدِه حتّى أُدْخِلَه الجنّةَ [مجمع الزوائد: ١١٩/١٠، إسناده حسن، صحيح الترغيب: ٦٥٧، السلسلة الصحيحة: ٢٦٨٦] جو شخص صبح کے وقت یہ ذکر کہے: رَضِيتُ باللهِ رَبًّا، و بِالإسلامِ دِينًا و بِمحمدٍ نبيًّا، تو میں ضامن ہوں، میں ضرور اس کا ہاتھ پکڑوں گا یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل کروں گا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ: حدیث میں ہے: من قال سبحانَ اللهِ وبحمدِه غُرِست له نخلةٌ في الجنةِ [مجمع الزوائد: ٩٧/١٠، إسناده جيد، صحيح الترغيب: ١٥٣٩، أخرجه البزار: ٢٤٦٨] جو شخص سبحانَ اللهِ وبحمدِه کہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِيعَانٌ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: ٣٤٦٢، حسن] ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے معراج کرائی گئی، میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کو میری طرف سے سلام پیش کیجیے اور ان کو بتلا دیجیے کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور عمدہ ہے، اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ ایک چٹیل میدان ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا، وہاں درخت لگانا ہے۔

مجلس ذکر کی اہمیت: حدیث میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، بَابُ فَضْلِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ: ٢٧٠٠] جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں تو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ (اطمینان اور دل کی خوشی) ان پر اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ سبحان اللہ! خواتین اپنی مجلسوں کا جائزہ لیں، خواتین کی اکثر مجلسیں غیبت، چغلی، ہنسی و مذاق اور لایعنی باتوں پر مشتمل ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مجلسوں کو ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسم کے گناہوں سے پاک رکھنے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ مذکورہ اذکار خاص طور پر پڑھیں، ان کے علاوہ سونے جاگنے کے اذکار، کھانے پینے کے اذکار، گھر سے باہر جانے اور گھر میں داخل ہونے کے اذکار اور چھوٹے چھوٹے مخصوص اذکار، جن کے فضائل احادیث میں بیان کیے گئے ہیں ان تمام اذکار کی ہم پابندی کریں، ہمیں چاہیے کہ فرصت کے لمحات کی قدر کریں اور ان سے بھرپور مستفید ہوں، کثرت سے ذکر الٰہی کا اہتمام کریں، بلاشبہ اللہ کا ذکر جنت میں لے جانے والا عظیم عمل ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک توفیق دے۔ آمین۔

حسن اخلاق: انسانی زندگی میں عبادات کے ساتھ حسن اخلاق کی بڑی اہمیت ہے اور اخروی کامیابی کے لیے عبادات کی پابندی کے ساتھ اخلاق حسنہ کے زیور سے آراستہ ہونا بھی ضروری ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت میں لے جانے والے اعمال میں جہاں توحید اور عبادات کا ذکر کیا ہے وہیں اخلاق حسنہ کا بھی ذکر کیا ہے بلکہ اسے اصل نیکی قرار دیا ہے اور کامل ترین مثالی مومن کی پہچان بتایا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ، فَقَالَ: الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ: ٢٥٥٣] نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: بھلائی اور برائی کے متعلق۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بھلائی حسن خلق کو کہتے ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں چھپے اور تجھ کو برا لگے کہ لوگ اس سے مطلع ہوں۔

دوسری حدیث میں ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، قَالَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا، أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ ذِكْرُ الْمَوْتِ وَالِاسْتِعْدَادُ لَهُ: ٤٢٥٩، حسن] عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ کے پاس ایک انصاری شخص آیا، اس نے آپ کو سلام کیا، پھر کہنے لگا: اللہ کے رسول! مومنوں میں سے کون سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے، اس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا: ان میں سب سے عقلمند کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جوان میں موت کو سب سے زیادہ یاد کرے اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے سب سے اچھی تیاری کرے، وہی عقلمند ہے۔ اور فرمایا: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ السُّنَّةِ، بَابُ الدَّلِيلُ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ: ۴۶۸۲، حسن صحيح] مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے بہتر اخلاق والا ہے۔ اسی طرح نبی ﷺ نے سماج کے ہر طبقہ کے ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے کا حکم دیا ہے، حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ، قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ: مَا جَاءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ: ۱۹۸۷، حسن] ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، برائی کے بعد بھلائی کرو جو برائی کو مٹا دے اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔

قیامت کے دن نامہ اعمال میں سب سے وزنی عمل حسن اخلاق ہوگا، نبی ﷺ کا فرمان ہے: مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ: ۴۷۹۹، صحيح] (قیامت کے دن) میزان میں خوش خلقی سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہ ہوگی۔ آخرت میں اسی حسن اخلاق کی وجہ سے سب سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے، حدیث میں ہے: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: تَقْوَى اللهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ: ۲۰۰۴، صحيح] رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا جو لوگوں کو بکثرت جنت میں داخل کرے گی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ڈر اور اچھے اخلاق۔ حسن اخلاق کی وجہ سے ایک مومنہ عورت جنت میں تہجد گزار اور روزے دار کے درجے کو حاصل کر سکتی ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ: ۴۷۹۸، صحيح] مومن اپنی خوش اخلاقی سے روزے دار اور رات کو قیام کرنے والے کا درجہ پا لیتا ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے حسن اخلاق کی وجہ سے جنت کے اعلیٰ حصے میں ایک گھر کی ضمانت لی ہے، فرمان رسول ﷺ ہے: أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ الْأَدَبِ، بَابٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ: ۴۸۰۰، صحيح] میں اس شخص کے لیے جنت کے اندر ایک گھر کا ضامن ہوں جو حق پر ہوتے ہوئے بھی لڑائی جھگڑا ترک کر دے اور جنت کے وسط میں ایک گھر کا ضامن ہوں اس شخص کے لیے جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ وہ ہنسی مذاق ہی میں ہو اور جنت کی بلندی میں ایک گھر کا ضامن ہوں اس شخص کے لیے جو حسن اخلاق کا مالک ہو۔ اسی طرح حسن اخلاق کے زیور سے آراستہ انسان نبی کریم ﷺ کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں آپ کا سب سے زیادہ قریبی ہوگا، حدیث میں ہے: عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ مَا جَاءَ فِي مَعَالِي الْأَخْلَاقِ: ۲۰۱۸، صحيح، السلسلة الصحيحة: ۷۹۱، إسناده حسن] جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک تم میں سے (دنیا میں) سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں بہترین اخلاق والے ہیں۔

لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ آخرت میں جنت حاصل کرنے کے لیے عبادات کے ساتھ حسن اخلاق کے زیور سے اپنے آپ کو مزین کریں، مثلاً: صدق گوئی، احسان و ہمدردی، امانت داری، صلہ رحمی، قناعت پسندی، تواضع و خاکساری، عفت و پاک دامنی وغیرہ اور منکرات اخلاق سے اجتناب کریں، مثلاً: جھوٹ، خیانت، تکبر، حرص و لالچ، دوسروں کا مزاق اڑانا، تحقیر کرنا، دوسروں کے ٹوہ میں لگنا، غیبت، چغلی، فضول خرچی، بغض و حسد، ریاکاری، بدکاری، بدگمانی، ظلم و زیادتی، شوہر کی نافرمانی، دھوکہ دہی، بدگوئی، قطع رحمی، وغیرہ۔

حصول جنت میں جلدی کریں: جنت کو حاصل کرنے کے لیے کتاب و سنت میں جلدی کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَسَارِعُوٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ [آل عمران: ۱۳۳] اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ حدیث میں ہے: قَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ، فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ، حَتَّى قُتِلَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِمَارَةِ، بَابٌ ثُبُوتُ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ: ۱۸۹۹] (احد کے دن) ایک شخص نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا: یا رسول اللہ! میں کہاں ہوں گا اگر مارا جاؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں۔ یہ سن کر اس نے چند کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں (کھانے کے لیے) پھینک دیں اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا۔

صحابی رسول انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے دل میں حصول جنت کی کیسی تڑپ تھی اس واقعہ میں ملاحظہ فرمائیں: انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے چچا (انس بن نضر رضی اللہ عنہ) بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہو سکے تھے، (جس کا انہیں بہت ملال اور صدمہ تھا) پھر انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ پہلی ہی لڑائی میں غیر حاضر رہا۔ اگر نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی اور لڑائی میں شرکت کا موقع دیا تو اللہ دیکھے گا کہ میں کتنی بے جگری سے لڑتا ہوں۔ پھر غزوہ احد کے موقع پر جب مسلمانوں کی جماعت میں افراتفری پیدا ہوگئی تو انہوں نے کہا: اے اللہ! مسلمانوں نے آج جو کچھ کیا میں تیرے حضور اس کے لیے معذرت خواہ ہوں اور مشرکین نے جو کچھ کیا میں تیرے حضور اس سے اپنی بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ پھر وہ اپنی تلوار لے کر آگے بڑھے۔ راستے میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان سے کہا، سعد! کہاں جا رہے ہو؟ میں تو احد پہاڑی کے دامن میں جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور شہید کر دیے گئے۔ ان کی لاش پہچانی نہیں جا رہی تھی۔ آخر ان کی بہن نے ایک تل یا ان کی انگلیوں کے پور سے ان کی لاش کو پہچانا۔ ان کو اسّی (80) سے زیادہ زخم بھالے اور تلوار اور تیروں کے لگے تھے۔

ہر سچے مومن مرد و عورت کے دل میں حصول جنت کا اشتیاق ہونا چاہیے اور اس کے لیے اعمال صالحہ میں جلدی کرنا چاہیے اور ٹال مٹول نہیں کرنا چاہیے، بلکہ زندگی کے ایک ایک لمحے کو غنیمت سمجھنا چاہیے، نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: اغْتَنِمْ خَمْسًا قبلَ خَمْسٍ: شَبابَك قبلَ هرَمِك، وصِحّتَك قبلَ سَقَمِك، وغِناكَ قبلَ فَقْرِك، وفراغَك قبلَ شُغلِك، وحَياتَك قبلَ مَوْتِك [أخرجه ابن أبي الدنيا في قصر الأمل: ١١١، والحاكم: ٧٨٤٦، والبيهقي في شعب الإيمان: ١٠٢٤٨، صحيح الترغيب: ٣٣٥٥] پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جانو! اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے، اپنی مالداری کو اپنی محتاجگی سے پہلے، اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔

دوسری حدیث میں ہے: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ: يُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابُ الْمُبَادَرَةُ بِالْأَعْمَالِ قَبْلَ تَظَاهُرِ الْفِتَنِ: ١١٨] جلدی جلدی نیک کام کر لو ان فتنوں سے پہلے جو اندھیری رات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حصوں کی طرح ہوں گے، صبح کو آدمی ایمان والا ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو ایمان والا ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا اور اپنے دین کو بیچ ڈالے گا دنیا کے تھوڑے مال کے بدلے۔

دعاؤں کا اهتمام: حصول جنت کے لیے اعمال صالحہ کی پابندی کے ساتھ دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے فضل ورحمت کا سوال کرنا چاہیے کیوں کہ کوئی بھی بندہ اپنے عمل کے ذریعے جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہو، فرمان نبوی ﷺ ہے: لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِرَحْمَةٍ [صحيح البخاري: كِتَابُ الرِّقَاقِ، بَابُ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ: ٦٤٦٣] تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا، صحابہ نے عرض کیا: اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا: اور مجھے بھی نہیں، سوا اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنا اور جہنم سے پناہ طلب کرنا ایک عظیم عمل ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الدُّعَاءِ، بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ: ٣٨٤٦، صحيح] عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتا ہوں، جلد ملنے والی اور دیر سے ملنے والی۔ جو مجھ کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے، جلد آنے والی اور تاخیر سے آنے والی، جو مجھ کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں، اے اللہ! میں تجھ سے اس بھلائی کا طالب ہوں جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے طلب کی ہے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس برائی سے جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ چاہی ہے، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا طالب ہوں اور اس قول و عمل کا بھی جو جنت سے قریب کر دے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر وہ حکم جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا تو نے میرے لیے فیصلہ کیا ہے بہتر کردے۔

دوسری حدیث میں ہے: عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: أَتَشَهَّدُ وَأَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ [سنن أبي داود: كِتَابُ الصَّلَاةِ، أَبْوَابُ تَفْرِيعِ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ، بَابٌ فِي تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ: ٧٩٢، صحيح] ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی سے پوچھا: تم نماز میں کون سی دعا پڑھتے ہو؟ اس نے کہا: میں تشہد پڑھتا ہوں اور کہتا ہوں: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا طالب ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، البتہ آپ اور معاذ کیا گنگناتے ہیں اس کا مجھے صحیح ادراک نہیں ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم بھی اسی (جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ) کے اردگرد پھرتے ہیں (یعنی ہمارا اور معاذ کا کلام بھی تمہارے ہی کلام جیسا ہے، ان کا ماحصل بھی جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ مانگنا ہے)

اور جو شخص پابندی سے اپنی دعاؤں میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہے اور جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو قیامت کے دن جنت اور جہنم اس کے حق میں سفارش کریں گے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ: ٢٥٧٢، صحيح الترغيب: ٣٦٥٤، والنسائي: ٥٥٢١، وابن ماجه: ٤٣٤٠، وأحمد: ١٣١٧٣، باختلاف يسير] انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کردے، اور جو تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ اس کو جہنم سے نجات دے۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتون اسلام کے نام

فضا ابن فیضی کی شاہ کار نظم

ہے تری نسوانیت کا بانکپن، شرم وحیا
رنگ بن کر، وقت کے سیمیں دریچوں پر نہ جھول

مانگتی ہے مغربی تہذیب سے تو روشنی
ظلمت شب سے نہیں ممکن، اجالے کا حصول

یہ کلب، یہ رقص گاہیں، یہ لب ساحل، یہ پارک
سارے چم خم ہیں یہ افرنگی تمدن کے، فضول

عشق بے باک اور خود سر، حسن عریانی پسند
اس جنوں کی بھیڑ میں، تو اپنے دامن کو ٹٹول

تو چراغ خانہ تھی، اب رونق محفل ہوئی
دے کے گوہر، کر لیے تو نے خزف ریزے قبول

اس قدر ارزاں نہ کر خود کو، تو ہے ایسی متاع
سہل ہے جس کی طلب، دشوار ہے جس کا حصول

عفت وناموس کا گہوارہ ہے، تیرا وجود
تو ہے اک خاتون مشرق، اس حقیقت کو نہ بھول

تجھ سے ہے سازینۂ ہستی میں پیدا زیر وبم
تجھ سے، فصل گل نے سیکھے! رنگ ونکہت کے اصول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اک تبسم ہے ترا، روحِ نشاطِ آب و گل
تو ہو افسردہ، تو فطرت بھی نظر آئے ملول

ہے ترے دم سے، توازن میں نظامِ کائنات
تو اگر ہو مضطرب، کونین کی ہل جائے چول

سادگی و عفت وایثار کا پیکر ہے تو
تیرے دامن پر ہے انوارِ سعادت کا نزول

چشمِ حورانِ بہشتی کے لیے سرمہ بنی
کیا کہوں، کیا شے ہے تیرے نازنیں قدموں کی دھول

تیرے ماتھے کا پسینہ ہے، کہ کوثر، سلسبیل
ہے بہارِ خلد وطوبیٰ، یا ترے آنچل کا پھول

پھوٹ نکلی، ایڑیوں کی ضرب سے، زمزم کی سوت
عرش سے پایا، دعاؤں نے تری، حسنِ قبول

زینب و مریم، تری آغوش کے اُجلے کنول
رابعہ بصری، تری تقدیس کے گلشن کا پھول

گود تیری، تربیت گاہِ جنید و بایزید
ہیں ترے فانوس کی شمعیں، پیمبر اور رسول

اس حقیقت سے نہیں شاید ابھی آگاہ تو
تجھ میں کوئی عائشہ ہے، اور کوئی زہرا بتول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہ رمضان اور خواتین

رمضان ہجری کیلنڈر کے مطابق نواں مہینہ ہے، یہ بڑا مقدس، مبارک، اور معظم مہینہ ہے، نزول قرآن، رحمت و مغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے، صدقات و خیرات، توبہ و استغفار اور دعاؤں کا مہینہ ہے، اس مہینے کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر ہے جس کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے، نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو اس مہینے کی آمد کی بشارت سناتے اور ماہ مبارک کی قدر کرنے کی تلقین کرتے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: **إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ، وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ** [سنن ابن ماجه: كِتَابُ الصِّيَامِ، بابٌ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ: ۱۶۴۴، حسن صحيح] یہ مہینہ آ گیا اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس سے محروم رہا وہ ہر طرح کے خیر (بھلائی) سے محروم رہا، اور اس کی بھلائی سے محروم وہی رہے گا جو (واقعی) محروم ہو۔

رمضان المبارک اللہ رب العالمین کی طرف سے گراں قدر تحفہ، عظیم نعمت اور سعادت ہے: اس نعمت عظمیٰ کو پا کر ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے تاکہ جب ماہ مبارک ہم سے رخصت ہو تو ہمارے گناہوں کی مغفرت ہو جائے، ورنہ اس نعمت کو پا کر اگر ہم اس کی قدر نہ کریں، اسے سال کے دیگر مہینوں کی طرح لہو ولعب میں گزار دیں تو ہم سے زیادہ بدنصیب کوئی نہیں ہوگا ارشاد نبوی ﷺ ہے: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: **احضُروا المنبرَ، فحضَرْنا، فلما ارتقى درجةً قال: آمين فلما ارتقى الدرجةَ الثانيةَ قال: آمينْ فلما ارتقى الدرجةَ الثالثةَ قال: آمينْ، فلما نزل قلنا: يا رسولَ اللهِ! لقد سمِعْنا منك اليومَ شيئًا ما كنا نسمعُه، قال: إنَّ جبريلَ عَرَض لي فقال: بَعُدَ من أدرك رمضانَ فلم يُغفَرْ له، قلتُ: (آمين)، فلما رَقيتُ الثانيةَ قال: بَعُدَ مَن ذُكِرتَ عندَه فلم يُصلِّ عليك. فقلتُ: (آمينْ)، فلما رقيتُ الثالثةَ قال: بَعُدَ من أدرك أبوَيه الكبرُ عندَه أو أحدَهما فلم يُدخِلاه الجنَّةَ. قلتُ: (آمين)**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۲۲۰/۷، والحاكم: ۲۵۶/۷، والبيهقي في شعب الإيمان: ۱۵۷۲، صحيح الترغيب: ۹۹۵، صحيح لغيره] منبر لاؤ، ہم منبر لے آئے، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین، پھر جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین، اسی طرح جب تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جناب جبریل میرے پاس آئے اور کہا: اس آدمی کے لیے ہلاکت ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی حاصل نہ کر سکا، اس کے جواب میں میں نے آمین کہی، پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جناب جبریل نے کہا: ہلاکت ہے اس آدمی کے لیے جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے، میں نے اس کے جواب میں آمین کہی، پھر جب تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جناب جبریل نے کہا: جس شخص نے اپنے ماں باپ دونوں یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی، اس کے لیے بھی ہلاکت ہے، اس کے جواب میں میں نے کہا: آمین۔

نیکیوں کا موسم بہار: اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نیکیوں کو آسان فرما دیتا ہے، گناہوں سے بچنا آسان ہوتا ہے، اس لیے کہ گناہوں پر آمادہ کرنے والے سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَنَادَى مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ** [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ: ۶۸۲، صحيح، سنن ابن ماجه: كِتَابُ الصِّيَامِ، بابٌ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ: ۱۶۴۲، صحيح] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جن زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی بھی دروازہ کھلا ہوا نہیں رہتا، جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا کوئی بھی دروازہ بند نہیں رہتا، منادی پکارتا ہے: اے بھلائی کے چاہنے والے! بھلائی کے کام پہ آگے بڑھ اور اے برائی کے چاہنے والے! اپنی برائی سے رک جا، کچھ لوگوں کو اللہ جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور یہ (رمضان کی) ہر رات کو ہوتا ہے۔

ہر ایک کا اپنا ایک موسم ہوتا ہے جس میں انسان خوب محنت کرتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتا ہے، ایک تاجر تجارت کے موسم میں شب و روز محنت کر کے خوب کمانے کی کوشش کرتا ہے، اسی طرح رمضان کا مہینہ اہل ایمان کے لیے نیکیاں کمانے کا موسم بہار ہے، خواتین کو چاہیے کہ اس مہینے کو غنیمت جان کر زیادہ سے زیادہ اعمال خیر انجام دے کر اپنے دامن کو نیکیوں سے بھر لیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت کرا لیں، اس احساس کے ساتھ اس مہینے کی مبارک ساعتوں کو گزاریں کہ کہیں یہ رمضان ہماری زندگی کا آخری رمضان نہ ہو، ہم غور کریں کہ گزشتہ رمضان میں کتنے ہمارے ایسے رشتے دار تھے جو ماہ رمضان ہمارے ساتھ گزارے مگر یہ رمضان آنے سے پہلے دنیا سے رخصت کر گئے، آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں، اس لیے ان قیمتی لحات کو غنیمت جان لیں اور موت سے پہلے اس دنیا کی زندگی میں سفر آخرت کے لیے اعمال صالحہ کا توشہ جمع کر لیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: اغْتَنِمْ خَمْسًا قبلَ خَمْسٍ: شَبابَك قبلَ هِرَمِك، وصِحَّتَك قبلَ سَقَمِك، وغِناك قبلَ فَقْرِك، وفَراغَك قبلَ شُغْلِك، وحَياتَك قبلَ مَوْتِك [أخرجه ابن أبي الدنيا في قصر الأمل: ١١١، والحاكم: ٧٨٤٦، والبيهقي في شعب الإيمان: ١٠٢٤٨، صحيح الترغيب: ٣٣٥٥] پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جان لو: جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، مال داری کو محتاجی سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔

یاد رکھیں کہ رمضان کے اعمال و عبادات مثلاً: نماز، روزہ، صدقات و خیرات، تراویح، اذکار، تلاوت قرآن مجید، دعا و مناجات وغیرہ جیسے مردوں کے لیے ہیں اسی طرح عورتوں کے لیے بھی ہیں، ان اعمال کی ادائیگی پر جس طرح مردوں کو اجر و ثواب ملتا ہے اسی طرح خواتین کو بھی ثواب حاصل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ [آل عمران: ١٩٥] پس ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کوخواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو، اس لیے وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے، میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کردوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

لیکن افسوس صد افسوس: بہت ساری خواتین رمضان کی عبادتوں سے غفلت اختیار کرتی ہیں، ان کے بیشتر اوقات گھریلو کام کاج، سحری وافطاری کی تیاری، شاپنگ اور موبائل فون کے استعمال میں گزرتے ہیں اور وہ کما حقہ مستفید نہیں ہو پاتیں، بعض خواتین کسی طرح روزے کا اہتمام کر لیتی ہیں باقی دیگر اعمال سے محروم رہتی ہیں، خواتین کو جان لینا چاہیے کہ فضیلت کے یہ ایام زندگی میں بار بار نصیب نہیں ہوتے، اعمال صالحہ کے لیے رب العالمین سے توفیق طلب کریں۔

ماہ رمضان میں بہت سارے نیک اعمال ہیں جنہیں ہم انجام دے کر اپنے گناہوں کی مغفرت کرا سکتے ہیں، بعض اہم اعمال کا تذکرہ ذیل کی سطور میں کیا جا رہا ہے:

روزہ:

روزہ بڑا مبارک اور عظیم الشان عمل ہے، ارکان خمسہ میں سے ایک رکن ہے [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ دُعَاؤُكُمْ، إِيمَانُكُمْ: ٨، صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابٌ بَيَانُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَدَعَائِمِهِ الْعِظَامِ: ١٦] ہر مسلمان، عاقل، بالغ، صحت مند، مقیم مرد و عورت پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ [البقرة: ١٨٣] اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ نیز فرمایا: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ [البقرة: ١٨٥] ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔ حدیث میں ہے: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ۔۔ الحديث [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ الزَّكَاةُ مِنَ الْإِسْلَامِ: ٤٦] نجد والوں میں ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، سر پریشان یعنی بال بکھرے ہوئے تھے، ہم اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنتے تھے اور ہم سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، یہاں تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا، جب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے، اس نے کہا بس اس کے سوا تو اور کوئی نماز مجھ پر نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل پڑھے (تو اور بات ہے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا، اس نے کہا اور تو کوئی روزہ مجھ پر نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل روزے رکھے (تو اور بات ہے)

روزہ داروں کا مقام:

روزہ بے مثال عمل: روزہ وہ مبارک عمل ہے کہ اجر و ثواب اور فضیلت میں اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں، حدیث نبوی ﷺ ہے: ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! مُرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ، فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ [سنن النسائي: كِتَابُ الصِّيَامِ، ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ: ٢٢٢١، صحيح، واللفظ له، وأحمد: ٢٢١٤٩] مجھے ایسی چیز کا حکم دیں جس سے اللہ مجھے فائدہ پہنچائے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم روزے کو لازم پکڑو کیوں کہ اس کے مثل کوئی دوسرا عمل نہیں۔

قیامت کے دن روزہ کی سفارش: روزہ اور قرآن قیامت کے دن سفارش کریں گے: ارشاد نبوی ﷺ ہے: الصِّيَامُ وَالقرآنُ يَشْفَعانِ للعبدِ، يقولُ الصِّيامُ: ربِّ إنِّي مَنَعْتُهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الطّعامَ والشّرابَ بِالنّهارِ، فَشَفِّعْنِي فيهِ، ويقولُ القُرآن: ربِّ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِالليلِ، فَشَفِّعْنِي فيهِ، فيشَفَّعانِ [أخرجه أحمد: ٦٦٢٦، والطبراني: ٧٢/١٤، ١٤٦٨٢، والحاكم: ٢٠٣٦ باختلاف يسير.، صحيح الترغيب: ١٤٢٩] روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور شہوت کے کام سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما، قرآن کہے گا اے رب! ہم نے اسے رات میں سونے سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں کی سفارش قبول فرمالے گا۔

مغفرت کا ذریعه هے: ارشاد نبوی ﷺ ہے: مَن صامَ رَمضانَ، إيمانًا واحتِسابًا، غُفِرَ له ما تَقدَّمَ مِن ذَنْبِهِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابٌ صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِنَ الْإِيمَانِ: ٣٨] جو شخص ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا گا اس کے ماقبل گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

گناهوں اور عذاب جهنم سے حفاظت: نبی ﷺ کا ارشاد ہے: الصّومُ جُنّةٌ [سنن النسائي: كِتَابُ الصِّيَامِ، ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ: ٢٢٢٤، صحيح] روزہ ڈھال ہے، دوسری حدیث میں ہے: الصَّومُ جُنَّةٌ مِنَ النّارِ، كجُنّةِ أحدِكم مِنَ القتالِ [سنن النسائي: كِتَابُ الصِّيَامِ، ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ: ٢٢٣٠، صحيح، ٢٢٣٠] روزہ آگ سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے جس طرح کہ تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں دشمن کے وار سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہوتی ہے۔

روزه داروں کے لیے بے حساب اجروثواب هے: ارشاد نبوی ﷺ ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ، وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الصِّيَامِ، بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ: ١١٥١] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر عمل آدمی کا دگنا ہوتا ہے، اس طرح کہ ایک نیکی دس تک ہو جاتی ہے یہاں تک کہ سات سو تک بڑھتی ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ مگر روزہ سو وہ خاص میرے لیے ہے اور میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوداس کا بدلہ دیتا ہوں اس لیے کہ میرا بندہ اپنی خواہشیں اور کھانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے، روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی اس کے افطار کے وقت، دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بوئے مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ پاکیزہ: حدیث نبوی ﷺ ہے: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الصِّيَامِ، بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ: ١١٥١] اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

روزہ دار صدیقین اور شہداء کے ساتھ: حدیث نبوی ﷺ ہے: جاء رجلٌ إلى النبيِّ ﷺ فقالَ يا رسولَ اللهِ أرأيتَ إن شَهِدتُ أنْ لا إلهَ إلّا اللهُ وأنَّك رَسولُ اللهِ وصلَّيتُ الصَّلواتِ الخمسِ وأدَّيتُ الزَّكاةَ وصُمتُ رمضانَ وقُمتُه فمِمَّنْ أنا؟ قال: من الصِّدِّيقينَ والشُّهداءِ [أخرجه أحمد كما في مجمع الزوائد للهيثمي: ١٥٠/٨، وابن خزيمة: ٢٢١٢، وابن حبان: ٣٤٣٨، واللفظ له، صحيح الترغيب: ٣٦١] ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتلائیں کہ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور پنجوقتہ نمازیں قائم کروں، زکاۃ دوں، رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں میں قیام کروں تو میرا شمار کن میں ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں۔

روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی: خواتین کو چاہیے کہ ماہ رمضان میں بکثرت دعاؤں کا اہتمام کریں، اس لیے کہ ماہ رمضان میں خصوصی طور پر دعاؤں کی تعلیم دی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ آیات صیام کے ضمن میں آیت دعا بھی وارد ہے، بالخصوص افطار اور سحر کے وقت کیوں کہ یہ دونوں دعا کی قبولیت کے اوقات ہیں، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ثلاثُ دَعواتٍ لا تُرَدُّ: دعوةُ الوالِدِ لِولَدِهِ، ودعوةُ الصائِمِ، ودعوةُ المسافِرِ [أخرجه البيهقي: ٦٦١٩، وابن عساكر في معجم الشيوخ: ٤٠٥، والضياء في الأحاديث المختارة: ٢٠٥٧، باختلاف يسير، صحيح الجامع: ٣٠٣٢] تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں: والدین کی دعا اولاد کے لیے، روزے دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔ وقت سحر اللہ تعالیٰ خود آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کا اعلان کرتا ہے،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّوْحِيدِ، بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ: ۷۴۹۴] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار بلند برکت والا ہے ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے، وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں۔

روزہ دار کو جنت کی بشارت: حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا [صحيح البخاري: كِتَاب الزَّكَاةُ بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ: ۱۳۹۷] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا کام بتلائیے جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر، اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ، دیہاتی نے کہا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ان عملوں پر میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا، جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو جنت والوں میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

صرف یہی نہیں بلکہ روزے داروں کی عزت وتکریم کے لیے جنت میں ایک خصوصی گیٹ ہے، جس سے وہ داخل ہوں گے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ: الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ [صحيح البخاري: كِتَاب الصَّوْمِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَاب الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ: ۱۸۹۶] سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہوگا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جا سکے گا۔

مذکورہ بالا نصوص کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا مہتم بالشان عمل ہے اور روزہ داروں کے لیے آخرت میں بڑی بشارتیں ہیں، لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ روزوں کا اہتمام کریں اور بلا عذر شرعی روزہ ترک کرنے سے بچیں، کیوں کہ بلا عذر شرعی روزہ ترک کرنا سخت کبیرہ گناہ ہے اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذابات ہیں، جیسا کہ امام ذہبی اور امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے [الكبائر: ۶۲، أعلام الموقعين: ۴/ ۴۰۱]

روزہ خوروں کا عبرتناک انجام: حدیث میں ہے: ابوامامۃ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور میرے بازو پکڑ کر مجھے سخت اور دشوار گزار پہاڑ کے پاس لائے اور کہنے لگے: اس پر چڑھیے، میں نے انہیں کہا کہ مجھ میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں، وہ دونوں کہنے لگے ہم آپ کے لیے اسے آسان کر دیں گے، تو میں اس پہاڑ پر چڑھ گیا جب اوپر پہنچا تو وہاں شدید قسم کی آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا یہ آوازیں کیسی ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ جہنمیوں کی آہ و بکا ہے، پھر وہ مجھے آگے لے گئے جہاں پر کچھ لوگ کونچوں کے بل لٹک رہے تھے اور ان کی باچھیں کٹی ہوئی تھیں اور ان کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا، میں نے کہا یہ لوگ کون ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے قبل ہی اپنے روزے افطار کر لیا کرتے تھے [أخرجه النسائي في السنن الكبري: ۳۲۸۶، واللفظ له، وابن خزيمة: ۱۹۸۶، وابن حبان: ۷۴۹۱، مطولاً، صحيح الترغيب: ۱۰۰۵] علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ فرماتے ہیں: أقول: هذه عقوبة من صام ثم أفطر عمدا قبل حلول وقت الإفطار، فكيف يكون حال من لا يصوم أصلا؟! نسأل الله السلامة والعافية في الدنيا والآخرة [الصحيحة: ۳۹۵۱] یہ اس شخص کی سزا ہے جو روزہ رکھنے کے بعد افطاری سے قبل ہی عمداً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی جان بوجھ کر روزہ افطار کردے، تو اب بتائیں کہ جو بالکل ہی روزہ نہ رکھے اس کی سزا کیا ہوگی؟ ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں سلامتی و عافیت کے طلبگار رہیں۔

بچوں کو روزہ رکھنے کی تربیت دیں:

خواتین کو چاہیے کہ وہ خود روزہ رکھیں اور اپنے بچوں کو بھی روزہ کی عادت ڈالیں، روزہ کی اہمیت و فضیلت بتائیں، خاص طور پر وہ بچے جو بلوغت کے قریب ہوں اور روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں، ویسے تو رمضان کا روزہ بالغ مرد و عورت پر فرض ہے، بچوں پر روزہ فرض نہیں ہے، مگر ان کے لیے مشق اور تربیت ہوگی، بلوغت کے بعد ان کے لیے روزہ رکھنا آسان ہوگا، روزہ کی عظمت ان کے دل میں بیٹھ جائے گی، اسلاف امت اپنے بچوں کو بچپن ہی سے دیگر عبادات کی طرح روزہ کی بھی تربیت دیتے تھے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں کتاب الصوم میں باب قائم کیا ہے: باب صوم الصبیان، بچوں کے روزہ کا بیان، اس باب کے تحت یہ حدیث ذکر کی ہے: عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ: مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ، قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا، وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ: ١٩٦٠] ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عاشورہ کی صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے محلوں میں کہلا بھیجا کہ صبح جس نے کھا پی لیا ہو وہ دن کا باقی حصہ (روزہ دار کی طرح) پورے کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ روزے سے رہے، ربیع نے کہا کہ پھر بعد میں بھی (رمضان کے روزے کی فرضیت کے بعد) ہم اس دن روزہ رکھتے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے، انہیں ہم اون کا ایک کھلونا دے کر بہلائے رکھتے، جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہی دے دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا۔

اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قول تعلیقا ذکر کیا ہے: وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِنَشْوَانٍ فِي رَمَضَانَ: وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ فَضَرَبَهُ [صحيح البخاري: كِتَاب الصَّوم: بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ] اور عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نشہ باز سے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، تو نے رمضان میں بھی شراب پی رکھی ہے حالانکہ ہمارے بچے تک بھی روزے سے ہیں، پھر آپ نے اس پر حد قائم کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تراویح کا اہتمام:

ماہ رمضان میں پنجوقتہ نمازوں کے ساتھ نماز تراویح کا اہتمام کریں، یہ بھی ایک عظیم عمل ہے اور اس سے سابقہ گناہ معاف ہوتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَن قامَ رَمضانَ إيمانًا واحتِسابًا، غُفِرَ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابٌ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الإِيمَانِ: ٣٧] جس نے رمضان میں قیام کیا ایمان کے ساتھ اور اجر وثواب کی نیت سے تو اس کے ماقبل گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ اور اگر با جماعت نماز تراویح ادا کرنے کی سہولت ہو تو اس کا اہتمام کریں کیوں کہ اس سے پوری رات قیام کا ثواب حاصل ہوگا، فرمان نبوی ﷺ ہے: إنَّهُ من قامَ معَ الإمامِ حتى ينصرِفَ كُتِبَ لَه قيامُ ليلةٍ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ: ٨٠٦، صحيح] جس نے امام کے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھا جائے گا۔ اگر سال کے دوسرے ایام میں قیام اللیل کا اہتمام مشکل ہو تو کم از کم ماہ رمضان میں اس کی پابندی کر لینی چاہیے کیوں کہ عموماً ماہ رمضان میں رات کے اول حصے میں با جماعت تراویح کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ادائیگی آسان ہے اور باعث اجر بھی، البتہ خواتین جب مساجد کے لیے گھر سے نکلیں تو تمام شرعی آداب کا خیال رکھیں۔

ماہ رمضان ماہ قرآن:

ماہ رمضان کا قرآن مجید سے گہرا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ نے رمضان کا تعارف قرآن سے کرایا ہے، ارشاد ربانی ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ [البقرة: ١٨٥] ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق وباطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔ حدیث میں بھی روزے کے ساتھ قرآن کا ذکر کیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: الصِّيامُ والقرآنُ يَشْفعانِ للعبدِ، يقولُ الصِّيامُ: ربِّ إنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعامَ والشَّرابَ بالنَّهارِ، فَشَفِّعْنِي فيهِ، ويقولُ القُرآنُ: ربِّ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بالليلِ، فَشَفِّعْنِي فيهِ، فيشَفَّعانِ [أخرجه أحمد: ٦٦٢٦، والطبراني: ١٤/٧٢، ١٤٦٧٢، والحاكم: ٢٠٣٦، باختلاف يسير، صحيح الترغيب: ١٤٢٩] وزہ اور قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور شہوت کے کام سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما، قرآن کہے گا اے رب! ہم نے اسے رات میں سونے سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں کی سفارش قبول فرمالے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کو جو عظمت حاصل ہے وہ قرآن کی طرف سے، کیوں کہ قرآن مجید بڑی عظیم کتاب ہے، جس کا بھی اس قرآن سے تعلق ہو گیا اس کا مقام بلند ہو گیا، نبی ﷺ ہر سال رمضان میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے تھے، جیسا کہ حدیث نبوی ہے: إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وإنَّه عارَضَنِي العامَ مَرَّتَيْنِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ: ٣٦٢٤] جبرائیل علیہ السلام ہر سال قرآن مجید کا ایک دور کیا کرتے تھے، لیکن اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے۔

ائمہ سلف کے پاس بھی اس کا خصوصی اہتمام پایا جاتا تھا، امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **إنما هو تلاوة القرآن وإطعام الطعام**، یہ مہینہ تلاوت قرآن اور کھانا کھلانے کا مہینہ ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ درس وتدریس سب بند کر کے قرآن کے پیچھے لگ جاتے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ عموماً ہفتے میں ایک مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے لیکن رمضان میں ہفتے میں دو مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جب رمضان آتا تو تمام عبادتیں ترک کر دیتے اور خصوصی طور پر قرأت قرآن پر توجہ دیتے۔

لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ اس ماہ مبارک میں ہر طرح سے قرآن مجید سے جڑ جائیں، جنہیں ناظرہ قرآن پڑھنا نہیں آتا وہ کوشش کریں اور رمضان میں ناظرہ قرآن سیکھیں، جنہیں ناظرہ قرآن آتا ہے وہ تلاوت قرآن کے ساتھ ترجمہ قرآن پر توجہ دیں، قرآن مجید کے الفاظ ومعانی میں غور وفکر کریں، تلاوت قرآن کے ساتھ سماعت قرآن کا بھی اہتمام کریں، یہ بھی باعث اجر وثواب عمل ہے، البتہ سماعت قرآن کے وقت توجہ، دلجمعی اور ادب واحترام ضروری ہے۔

تلاوت قرآن کے فوائد: ماہ رمضان میں کثرت سے تلاوت قرآن کا اہتمام کریں، چند فضائل درج ذیل ہیں:

ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکی: حدیث میں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: الم حَرْفٌ، وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيمٌ حَرْفٌ [سنن الترمذي: أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَابٌ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الْأَجْرِ: ٢٩١٠، صحيح] جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی ملے گی، اور ایک نیکی دس گنا بڑھا دی جائے گی، میں نہیں کہتا الم ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

ماہر قرآن معزز فرشتوں کے ساتھ: حدیث میں ہے: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعُ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ الْمَاهِرِ فِي الْقُرْآنِ وَالَّذِي يَتَتَعْتَعُ فِيهِ: ٧٩٨] عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن کا ماہر (قیامت کے دن) بزرگ، نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹکتا ہے اور اس کو مشقت ہوتی ہے، اس کو دوگنا ثواب ہے۔

تلاوت قرآن نفع بخش تجارت: قرآن مجید کی تلاوت ایسی تجارت ہے جس میں کبھی خسارہ نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ [فاطر: ٢٩-٣٠] جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔ تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے، بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔

اللہ اور اس کے رسول کی محبت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: من سرّہ أن یحبَّ اللهَ و رسولَه، فلْيقرأْ في المصحفِ [أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء: ٧/٢٠٩، واللفظ له، والبيهقي في شعب الإيمان: ٢٢١٩، صحيح الجامع: ٦٢٨٩، حسن] جو شخص اللہ اور اس رسول سے محبت کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ قرآن پڑھے۔

عذاب قبر سے حفاظت: حدیث میں ہے: وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ رَبُّك؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُك؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولَانِ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ [سنن أبي داود: أَوَّلُ كِتَابِ السُّنَّةِ، بَابٌ فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ: ٤٧٥٣، صحيح] پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا رب (معبود) کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے، میرا رب (معبود) اللہ ہے، پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر پوچھتے ہیں: یہ کون ہیں جو تم میں بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، پھر وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: تمہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ دوسری حدیث میں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: يُؤتى الرجلُ في قبره فإذا أُتِيَ من قِبَلِ رأسِه دفعَتْه تلاوةُ القرآنِ وإذا أُتِيَ من قِبَلِ يدَيه دفعَتْه الصدقةُ وإذا أُتِيَ من قِبَلِ رِجلَيه دَفَعَه مَشيُه إلى المساجِدِ [صحيح الترغيب: ٣٥٦١، حسن] جب آدمی قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو عذاب دینے کے لیے فرشتہ اس کے سر کی طرف سے آتا ہے تو قرآن مجید کی تلاوت اسے دور کر دیتی ہے اور جب اس کے سامنے سے آتا ہے تو صدقہ اور خیرات اسے دور کر دیتے ہیں اور جب اس کے قدموں کی طرف سے آتا ہے تو مساجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔

سماعت قرآن کے فوائد: جس طرح قرآن مجید کی تلاوت باعث اجر وثواب ہے اسی طرح قرآن مجید کی سماعت بھی باعث خیر وبرکت ہے، بشرطیکہ تدبر اور غور وفکر کے ساتھ عبادت کی نیت سے سماعت کیا جائے۔ ذیل کے سطور میں سماعت قرآن کے چند فوائد ذکر کیے جا رہے ہیں:

ہدایت کا ذریعہ: قرآن مجید کی سماعت انس وجن کی ہدایت کا ذریعہ ہے، بہت سارے کفار و مشرکین کی ہدایت کا سبب سماعت قرآن ہے، جنوں کی ایک جماعت قرآن مجید سن کر ایمان لے آئی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ① يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا [الجن: ١-٢] (اے محمد ﷺ) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔ جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے، ہم اس پر ایمان لا چکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔

ایمان میں اضافہ: قرآن مجید کی سماعت سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ [الأنفال: ٢] بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں ان پر پڑھ کر سنائی جاتیں ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

حصول رحمت کا ذریعہ ہے: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ [الأعراف: ٢٠٤] اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو امید ہے کہ تم پر رحمت ہو۔

دلوں کی نرمی کا ذریعہ ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ [الزمر: ٢٣] اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کے ذریعہ جسے چاہے راہ راست پر لگا دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ ہی راہ بھلا دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔ اور فرمایا: وَاِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰۤی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ [المائدة: ٨٣] اور جب وہ رسول کی طرف نازل کردہ (کلام) کو سنتے ہیں تو آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لے جو تصدیق کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ اور قرآن کی سماعت: یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ پر قرآن مجید کا نزول ہونے کے باوجود بسا اوقات آپ دوسروں سے قرآن سنتے تھے، جیسا کہ حدیث میں ہے: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ عَلَيَّ، قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي [صحيح البخاري: كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ: بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ: ۵۰۵۶] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں دوسروں سے سننا چاہتا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے: چنانچہ میں نے آپ کو سورۃ نساء سنانی شروع کی، جب میں آیت فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا پر پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے [صحيح البخاري: كِتَابُ التَّفْسِيرِ، سُورَةُ النِّسَاءِ، بَابٌ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ: ۴۵۸۲]

ملائکہ اور قرآن کی سماعت: اسی طرح ملائکہ بھی قرآن کی سماعت پسند کرتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے: اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات کے وقت وہ سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا ان کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو انہوں نے تلاوت بند کر دی تو گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر انہوں نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب انہوں نے تلاوت بند کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ انہوں نے تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ ان کے بیٹے یحییٰ چونکہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لیے اس ڈر سے کہ کہیں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ انہوں نے تلاوت بند کر دی اور بچے کو وہاں سے ہٹا دیا پھر اوپر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے تلاوت بند نہ کرتے (تو بہتر تھا) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا میرے بچے یحییٰ کو نہ کچل ڈالے، وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں سر اوپر اٹھایا اور پھر یحییٰ کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری سی نظر آئی جس میں روشن چراغ تھے۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو میں نے اسے نہیں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ اسید نے عرض کیا: نہیں۔ نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ [صحيح البخاري: كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ، بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ: ۵۰۱۸] وہ فرشتے تھے تمہاری آواز سننے کے لیے قریب ہورہے تھے اگر تم رات بھر پڑھتے رہتے تو صبح تک اور لوگ بھی انہیں دیکھتے وہ لوگوں سے چھپتے نہیں۔

خواتین میں سماعت قرآن کا شوق: حدیث میں ہے: عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي [سنن ابن ماجه: كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةُ فِيهَا، بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ: ۱۳۴۹، حسن صحيح] ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت اپنے گھر کی چھت پہ لیٹی ہوئی سنتی رہتی تھی۔

دوسری حدیث میں ہے: عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا، سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ، وَمَا أَخَذْتُ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ) إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَؤُهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ: ۸۷۳] ام ہشام رضی اللہ عنہا بنت حارثہ بن نعمان نے کہا کہ ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تنور ایک ہی تھا، دو برس یا ایک برس اور کچھ ماہ تک۔ اور میں نے سورۂ ق حفظ نہیں کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو ہر جمعہ میں منبر پر پڑھتے تھے، جب لوگوں کو خطبہ دیتے۔

ایک اور حدیث میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ، وَهُوَ يَقْرَأُ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا)، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الصَّلَاةِ: بَابُ الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ: ۴۶۲] ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سورہ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا پڑھتے سنا تو کہا: بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھ کو یہ سورت یاد دلا دیا۔ سب سے آخر میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سورت سنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی نماز میں اسے پڑھا تھا۔

آج سماج میں گانے اور میوزک سننا عام ہوگیا ہے، ٹائم پاس کے نام پر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں گانا سنتی ہیں، جب کہ گانا سننا باعث تباہی ہے، دلوں کو مردہ کردیتا ہے، عذاب الٰہی کو دعوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے، لہٰذا مرد وخواتین کو چاہیے کہ گانا سننے کے بجائے قرآن مجید سنیں، اس میں اجر وثواب بھی ہے اور خیر وبرکت بھی، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدقات وخیرات:

رمضان کے اعمال میں صدقہ وخیرات بھی ہے، بلکہ رمضان میں صدقہ مہینے کی عظمت کی وجہ سے افضل صدقہ شمار کیا جاتا ہے، یہی وجہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ رمضان میں زیادہ سخاوت وفیاضی سے کام لیتے تھے، حدیث میں ہے: كانَ النبيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أجوَدَ النّاسِ بالخَيرِ، و كانَ أجوَدُ ما يَكونُ في رَمَضانَ حِينَ يَلْقاهُ جِبرِيلُ، و كانَ جِبرِيلُ عليه السَّلامُ يَلْقاهُ كُلَّ لَيلَةٍ في رَمَضانَ، حتّى يَنْسَلِخَ، يَعرِضُ عليه النبيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم القُرآنَ، فإذا لَقِيَهُ جِبرِيلُ عليه السَّلامُ، كانَ أجوَدَ بالخَيرِ مِنَ الرِّيحِ المُرسَلَةِ [صحيح البخاري: كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابٌ أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ: ۱۹۰۲] عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخاوت اور خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت اس وقت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی جب جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رمضان میں ملتے، جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رمضان کی ہر رات میں ملتے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرائیل علیہ السلام سے قرآن کا دور کرتے تھے، جب جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے لگتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہو جایا کرتے تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواتین کو عذاب جہنم سے نجات کے لیے خصوصی طور پر صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: يا مَعْشَرَ النِّساءِ، تَصَدَّقْنَ وأَكْثِرْنَ الاسْتِغْفارَ، فإنِّي رَأَيْتُكُنَّ أكْثَرَ أهْلِ النّارِ [صحيح مسلم: كِتَابُ الْإِيمَانُ، بَابٌ نُقْصَانُ الْإِيمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ: ۷۹] اے خواتین کی جماعت صدقہ کرو اور کثرت سے استغفار کرو، اس لیے کہ مجھے جہنمیوں میں تمہیں سب سے زیادہ دکھایا گیا ہے۔

خواتین کا اپنا ذاتی مال ہے تو اس میں سے صدقہ کریں اور اگر اپنا مال نہیں ہے تو شوہر کے مال سے جو بھی وہ بھلائی کے ساتھ خرچ کریں گی تو وہ بھی اجر وثواب کی مستحق ہوں گی اور ان کے شوہر بھی، عورت خرچ کرنے کی وجہ سے اور شوہر کمانے کی وجہ سے، جیسا کہ حدیث میں ہے: إذا تَصَدَّقَتِ المَرْأَةُ مِن طَعامِ زَوْجِها غيرَ مُفْسِدَةٍ كانَ لها أجْرُها، ولِزَوْجِها بما كَسَبَ، ولِلْخازِنِ مِثْلُ ذلك [صحيح البخاري: كِتَابُ الزَّكَاةُ، بَابٌ أَجْرِ الْخَادِمِ: ۱۴۳۷] عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بیوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے خاوند کے کھانے میں سے کچھ صدقہ کرے اور اس کی نیت اسے برباد کرنے کی نہیں ہوتی تو اسے بھی اس کا ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا ثواب ملتا ہے، اسی طرح خزانچی کو بھی اس کا ثواب ملتا ہے۔

عمرہ کی ادائیگی:

اگر اللہ تعالیٰ نے طاقت دی ہے تو ماہ رمضان میں عمرہ کی ادائیگی کرنی چاہیے، کیوں کہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کے برابر ہے، حدیث میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ، قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ؟ قَالَتْ: أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا، كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا، قَالَ: إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً، أَوْ حَجَّةً مَعِي [صحيح البخاري: بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَنَحْوِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ، بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ: ١٨٦٣] ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ تو حج کرنے نہیں گئی؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں کے باپ یعنی میرے خاوند کے پاس دو اونٹ پانی پلانے کے تھے، ایک پر تو خود حج کو چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ: (رمضان میں عمرہ کر لینا، کیوں کہ) رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

کتنی بڑی سعادت اور شرف کی بات ہے کہ ہم رمضان المبارک کا افضل اور مقدس مہینہ حرم میں عبادتوں میں گزاریں، اس طرح ہمیں زمان اور مکان دونوں کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

عشرہ اخیر میں خصوصی اہتمام: ویسے تو رمضان کا پورا مہینہ رحمت، مغفرت، برکت اور فضیلت والا مہینہ ہے مگر آخری عشرہ کی خاص فضیلت ہے اور آخری عشرہ میں طاق راتوں کی اور فضیلت ہے، کیونکہ طاق راتوں میں لیلۃ القدر ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری عشرہ کا خود اہتمام کرتے تھے، راتوں کو جاگ کر عبادتوں میں مصروف رہتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے، حدیث میں ہے: كَانَ النبيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إذا دَخَلَ العَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وأَحْيَا لَيْلَهُ، وأَيْقَظَ أهْلَهُ [صحيح البخاري: كِتَابٌ فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ: ٢٠٢٤] عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا تہبند مضبوط باندھتے (یعنی اپنی کمر پوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح کس لیتے) اوران راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اوراپنے گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے۔

اعتکاف:

آخری عشرہ کا اعتکاف مسنون عمل ہے، معتکف آخری عشرہ کے فضائل وبرکات کو حاصل کرسکتا ہے، نبی کریم ﷺ جب تک باحیات رہے اعتکاف کیے اورازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا، حدیث میں ہے: أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأواخِرَ مِن رَمَضانَ حتى توَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أزْواجُهُ مِن بَعْدِهِ [صحيح البخاري: أَبْوابُ الِاعْتِكَاف، بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ: ٢٠٢٦] عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے اورآپ ﷺ کے بعدآپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں، اگر مسجد میں خواتین کے لیے انتظامات اورسہولیات ہیں تو انہیں اعتکاف کرنا چاہیے، یادرہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد شرط ہے، گھروں میں اعتکاف نہیں کیا جاسکتا، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعتکاف کو مسجد سے مشروط کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ [البقرة:١٨٧] اوران سے مباشرت مت کرو جب کہ تم مسجدوں میں معتکف ہو۔

اخلاقی تربیت:

ماہ رمضان اخلاقی تربیت کا مہینہ ہے، اس ماہ میں ہم روزہ رکھتے ہوئے اپنی تربیت پر توجہ دیں، کیوں کہ روزہ صرف کھانا، پینا چھوڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ اصل روزہ فحش کلامی، گالی گلوچ، جھوٹی باتیں اورشہوانی عادتوں کو چھوڑنے کا نام ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَن لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ والعَمَلَ بهِ، فليسَ لِلَّهِ حاجَةٌ في أنْ يَدَعَ طَعامَهُ وشَرابَهُ [صحيح البخاري: كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ: ١٩٠٣] اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا (روزے رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ دوسری حدیث میں ہے: كلُّ عَمَلِ ابنِ آدمَ لهُ، إلّا الصَّومُ، فإنَّهُ لي، وأنا أجزي بهِ، والصِّيامُ جُنَّةٌ، فإذا كان يومُ صِيامِ أحدِكُم فلا يَرفُثْ، ولا يَصخَبْ، فإنْ سابَّهُ أحدٌ أوْ قاتَلهُ فلْيَقُلْ: إنِّي صائِمٌ، إنِّي صائِمٌ [صحيح البخاري: كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابٌ هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ: ١٩٠٤] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: انسان کا ہر نیک عمل خود اسی کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ گناہوں کی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈھال ہے، اگر کوئی روزے سے ہو تو وہ فحش گوئی نہ کرے اور نہ شور مچائے، اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں، میں روزے دار ہوں۔

افسوس کہ آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم ایک طرف روزہ رکھتے ہیں دوسری طرف جھوٹ بولتے ہیں، گالی گلوچ کرتے ہیں، لعن طعن کرتے ہیں، گانے سنتے ہیں، فلمیں، سیریل اور ڈرامے دیکھتے ہیں، یاد رکھیں کہ اگر ہم نے اپنے اعضاء کی حفاظت نہ کی تو ایسے روزوں سے کوئی فائدہ نہیں، سوائے بھوک پیاس کے، حدیث میں ہے: **کَم من صائمٍ لیسَ لهُ من صیامِهِ إلّا الظَّمأُ، وَ کَم من قائمٍ لیسَ لهُ من قیامِهِ إلّا السَّهر** [أخرجه النسائي في السنن الكبرى: ۳۲۴۹، وابن ماجه: ۱۶۹۰، وأحمد: ۹۶۸۵، باختلاف يسير، والدارمي: ۲۷۲۰، واللفظ له، صحيح] بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں حاصل ہوتا اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ ان کو اپنے قیام سے جاگنے کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

تنظیم اوقات:

عام طور پر خواتین کے لیے رمضان کا پورا مہینہ گھریلو مصروفیات اور پکوان کی تیاریوں میں گزر جاتا ہے، اکثر خواتین رمضان کی فضیلتوں اور برکتوں سے مستفید نہیں ہو پاتیں، لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ رمضان آنے سے پہلے اپنے اوقات کو منظم و مرتب کر لیں، گھریلو ذمہ داریوں کو سامنے رکھ کر ٹائم ٹیبل بنا لیں اور اسی کے مطابق رمضان گزاریں، تاکہ گھریلو ذمہ داریاں بھی ادا ہو جائیں اور رمضان کی برکتوں سے مالا مال بھی ہو جائیں، کیوں کہ ہر شخص کا عمل اسی کے لیے ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ [فصلت: ۴۶] جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کے لیے اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ اور یہ لائحہ عمل ہر مسلمان کو تیار کرنا چاہیے، تاکہ کاروبار، ملازمتیں اور دیگر دنیوی مصروفیات ہمیں رمضان کی عبادتوں سے غافل نہ کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک توفیق عطا فرمائے اور ماہ رمضان کی قدر کرنے اور اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہِ رمضان (ایک نظم)

ازقلم: ڈاکٹر عبدالغفار زاہد سلفی، بنارس

چہرے پہ آئیں خوشیاں رمضان آ گیا ہے
رحمت کی آئیں گھڑیاں رمضان آ گیا ہے

وقتِ سحر یہ دیکھو سحری کا کیا مزا ہے
سنت ہے اِس کا کھانا برکت کی یہ غذا ہے

مومن کا صبر دیکھو دن بھر ہے بھوکا پیاسا
سوکھا حلق ہے لیکن کچھ بھی نہ منھ میں ڈالا

مومن کو رب کا ڈر ہے کچھ بھی نہیں ہے کھاتا
تقویٰ کا درس دے کر روزہ ہے یہ سکھاتا

دیکھو وہ سوئے مغرب سورج ہے ڈوبنے کو
مومن بھی منتظر ہے اب روزہ کھولنے کو

گونجی اذانِ مغرب مومن نے کھولا روزہ
رب کی عنایتوں سے پورا ہوا ہے روزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر سمت نیکیوں کی پُر نور اک فضا ہے
رب ہی یہ جانتا ہے روزے کی کیا جزا ہے

کل تک جو بے نمازی آوارہ گھومتے تھے
وقتِ نماز گانے گا گا کے جھومتے تھے

کرتے ہیں آج وہ بھی رب کے حضور سجدہ
رمضان کی ہے برکت رحمت کا ہے یہ مژدہ

دیکھو قیامِ رمضاں کا دل نشیں یہ منظر
سب سن رہے ہیں قرآں کیا خوب ہے یہ منظر

ہر سمت نیکیوں کی برکھا برس رہی ہے
رحمت برس رہی ہے برکت برس رہی ہے

برکت کا ہے مہینہ رحمت کے در کھُلے ہیں
شیطاں ہوئے مقید، بے بس پڑے ہوئے ہیں

جو خیر کا ہے طالب بے خوف کر لے نیکی
بخشش کا اپنے ساماں کر لے وہ جلدی جلدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برکت کا یہ مہینہ جو پا کے کچھ نہ پائے
لعنت کا مستحق ہے پھٹکار اس پہ چھائے

اس ماہ میں ایک شب ہے اُس میں جو کر لے نیکی
برسوں عبادتوں سے بہتر ہے اُس کی نیکی

آؤ گناہ گارو! توبہ کا در کھلا ہے
موقع یہ قیمتی ہے قسمت سے مل گیا ہے

اب کر لو سچی توبہ رو روکے اپنے رب سے
ہم کو تو معاف کر دے یہ کہہ دو اپنے رب سے

گنتی کے چند دن ہیں جانو انہیں غنیمت
محروم جو بھی ہوگا پھوٹے گی اس کی قسمت

رمضان جاتے جاتے زاہدؔ یہ کہہ گیا ہے
بخشش کا ایک موقع آیا ہے اور گیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

علامہ سید اسماعیل سلفی رائیدرگی رحمہ اللہ کی کوششوں کا ثمرہ، نونہالان قوم کے حصول تعلیم کا ایک بہترین مرکز

جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ

امتیازات وخصوصیات

- ☆ باصلاحیت وتجربہ کار اساتذہ کی نگرانی
- ☆ دینی تعلیم کے ساتھ عصری علوم کی تدریس
- ☆ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اور دیگر ہندوستانی یونیورسٹیوں سے الحاق
- ☆ قیام وطعام، علاج ومعالجہ اور ریاضت کا بہترین انتظام
- ☆ منہج سلف کے مطابق معیاری تعلیم وتربیت
- ☆ وسیع میدان، کھلی فضا اور پرسکون ماحول

آئینۂ جامعہ

سن تاسیس : 1926ء	**مؤسس** : علامہ سید اسماعیل سلفی رائیدرگی رحمہ اللہ
سکریٹری : سید امیر حمزہ عباس حفظہ اللہ	**ناظم** : ابوحمدان اشرف فیضی حفظہ اللہ
تعلیم : حفظ قرآن مجید وابتدائی تا فضیلت	**تدریسی عملہ**: 22
تعداد طلبہ : 469	**غیر تدریسی عملہ** : 12

JAMIA MUHAMMADIA ARABIA

Affiliated to : S.K. University Anantapur,

Maulana Azad National Urdu University & Islamic University of Madina

Kanekal Road, Rayadurg - 515 865. Anantapuramu Dist. (A.P.) India.

Cell No. : +91 9440665648 / 09533448071, 9347967042.

email: jmarabia5@gmail.com, **Website:** www.jamiamohammadia.org